

Vol. II
No. 19



Wednesday
7th October, 1953

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

**PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN
QUESTIONS AND ANSWERS**

CONTENTS



THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Wednesday, 7th October, 1953.

The House met at Half Past Two of the Clock

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

Questions And Answers.

(See Part I)

Motion for Adjournment re: Satyagraha by the Members of Scheduled Caste Federation.

مسٹر اسپیکر - میرے پاس انڈرٹیمٹ موشن کے بارے میں ایک نوٹس آئی ہے۔ مجھے اس کے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے مگر آنریبل ممبر چاہیں تو میں پڑھتا ہوں۔ وہ یہ کہتے ہیں۔

This House do adjourn to discuss a matter of definite public importance, namely,—

Lands that were allotted to the Schedule Caste members prior to the year 1949 and after are now being taken back by the Government. In protest of such an action the Marathwada Scheduled Castes Federation have started a satyagraha. In this connection a Satyagraha centre has been established at Ondoangaon, taluk Silod, district Aurangabad. On 4-10-1953 police assaulted the public and arrested 400 persons belonging to schedule Caste who had come there to register their names to offer Satyagraha. The Police have confiscated the portrait of Dr. Ambedkar and also arrested the General Secretary of Schedule Caste Federation of Aurangabad district without detention order or warrant of arrest. Further the Police take the high-handedness of hand-cuffing the Satyagrahis and march them around in the form of a procession with band and music. The Police authorities are harrasing and thrashing the people in the district in extremity. Such an action of the Police may kindly be discussed in the Assembly in the interests of public safety and thus justice be meted out.

لیکن اس نوٹس میں خود انہوں نے ارجنٹ نہیں بتلایا ہے۔ ہمارے رول کے لحاظ سے صاف ظاہر ہے کہ (It must be urgent) یہ ڈے ٹو ڈے میٹر (day to day matter) ہے۔ عام طور پر آرڈینی ایڈمنسٹریشن آف لا

(Ordinary administration of law) کے تحت لوگ گرفتار ہوتے ہیں اور ان کے مقابلہ میں کارروائی کی جاتی ہے۔ اس وجہ سے میں اس کو اہم نہیں سمجھتا۔

شری مادھو راؤ نرلیکر (ہنگولی - محفوظ) میں نے پہلے ہی اس انچارجمنٹ موشن کے امپارٹنس (Importance) کو بتلایا ہے۔ اس طریقہ سے یہ موشن نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ شیڈولڈ کاسٹ کے لوگوں کو سنہ ۱۹۴۷ء کے پہلے اور اس کے بعد جو زمینات دی گئی تھیں اور ان پر لوگ جو فچہ چھ سات سات سال سے قابض تھے اب گورنمنٹ ان کو فارسٹ یا گائرانڈ کے نام پر واپس لے رہی ہے۔ اس کے احتجاج میں مرہٹواڑہ شیڈولڈ کاسٹس فیڈریشن نے ستیہ گرہ شروع کی جو عدم تشدد کے اصول پر شروع ہوئی۔ دس دن سے ستیہ گرہ جاری ہے۔ اور ستیہ گرہی پرامن طریقہ پر ستیہ گرہ کر رہے ہیں۔ لیکن حیدرآباد کی حکومت کی پولیس جو ہمیشہ ظلم کرنے کی عادی ہے ستیہ گرہیوں پر ظلم کر رہی ہے۔ مجھے مرہٹواڑہ شیڈولڈ کاسٹس فیڈریشن کے صدر کی جانب سے کل رات ہی میں ایک لیٹر وصول ہوا ہے اس میں انہوں نے صاف لکھا ہے کہ انڈل گاؤں تعلقہ سلور میں جو ستیہ گرہیوں کا سنٹر ہے چار سو ستیہ گرہی لوگ آگئے ہیں.....

مسٹر اسپیکر - آپ نے یہ سب بتلا دیا ہے۔

شری مادھو راؤ نرلیکر - یہ مسئلہ اہم ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس مسئلہ پر یہاں ڈسکشن ہو اور اس پر گورنمنٹ کی پالیسی معلوم ہو تا کہ ستیہ گرہ کے بارے میں دوسرے ضلعوں میں کیا عمل ہونا چاہیئے اس پر غور کیا جاسکے۔ اس لئے یہ موشن لایا گیا ہے۔ پولس نے صرف اتنا ہی نہیں کیا بلکہ ڈاکٹر امبیڈکر کی جو فوٹو رکھی گئی تھی اس کو بھی ضبط کر لیا۔ اور ستیہ گرہیوں پر مار پیٹ کی۔ ان کے سر پر بیگار رکھ کر دھڑے بجا کر انہیں گاؤں میں پھرایا گیا۔ یہ مرہٹواڑہ کا ہی مسئلہ نہیں بلکہ حیدرآباد کی ۲۲ لاکھ اچھوت عوام کا مسئلہ ہے اس کے لئے عوام چیخ پکار کر رہے ہیں زمینات واپس لی جا رہی ہیں۔ اس سلسلے میں خود ریونینو منسٹر سے ملا تھا۔ ڈاکٹر امبیڈکر نے بھی جولائی میں ایک لیٹر لکھا تھا لیکن گورنمنٹ کی جانب سے جواب نہیں آیا اور ستیہ گرہ شروع ہوئی۔

مجھے امید ہے کہ ان حالات میں ڈسکشن کی اجازت دی جائیگی۔

مسٹر اسپیکر - آپ نے ۲۸ - ستمبر کو بھی اس بارے میں سوال پوچھا تھا اگر آپ کو اس سے بھی اطمینان نہیں ہوا تو ڈسکشن کے لئے درخواست دیجئے غور کیا جائیگا۔

شری وی۔ ڈی۔ دتھیاٹلے (اپا گوڑہ) گو آپ نے رولنگ دیدی ہے۔ لیکن یہ مسئلہ ڈے۔ ٹوئے اڈمنسٹریشن کا نہیں ہے۔ زمین لینے کی کوشش کی جا رہی ہے اس بارے میں ڈاکٹر امبیڈکر نے بھی حکومت سے پوچھا ہے۔ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ پورے لسٹڈ میں اس کے پھیل جانے کا امکان ہے۔ اگر ہاؤز میں بحث ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی ہیج نہیں ہے ڈپارٹمنٹ کو اپنی پالیسی طے کرنے میں سہولت ہو سکتی ہے۔

مسٹر اسپیکر - اس بارے میں آدھ گنٹھ ڈسکشن کے لئے درخواست دیں تو اس پر غور کیا جائیگا -

L. A. Bill No. XV of 1953, the Hyderabad Agricultural Debtors relief Bill.

Minister for Rural Reconstruction and Education (Shri Devi Singh Chauhan) : Sir, I beg to move :

"That L. A. Bill No. XV of 1953, a Bill to consolidate and amend the Law for the Relief of Agricultural Debtors in the State of Hyderabad, be referred to a Select Committee, consisting of

1. Shri Govindrao More.
2. Shri Pulla Reddy.
3. Shri Virupakshappa.
4. Shri Srihari.
5. Shri Jagannatharao Chanderki.
6. Shri Sipatrao Newasekar.
7. Shri G. Raja Ram.
8. Shri Ankushrao Ghare.
9. Shri B. D. Deshmukh.
10. Shri K. Ananth Ram Rao, and
11. the Mover of the Bill with instructions to report by 30th November, 1953.

Mr. Speaker : The question is :

"That L. A. Bill No. XV of 1953, a Bill to consolidate and amend the Law for the Relief of Agricultural Debtors in the State of Hyderabad, be referred to a Select Committee, consisting of--

1. Shri Govindrao More.
2. Shri Pulla Reddy.
3. Shri Virupakshappa.
4. Shri Srihari.
5. Shri Jaganatharao Chanderki
6. Shri Sipatrao Newasekar.
7. Shri G. Raja Ram.
8. Shri Ankushrao Ghare.
9. Shri K. Ananth Ram Rao.
10. Shri B. D. Deshmukh, and
11. the mover of the Bill with instructions to report by 30th November, 1953".

The Motion was adopted.

L. A. Bill No. XXIX of 1953, the Hyderabad Leprosy Bill, 1953.

Minister for Public Works, Medical & Public Health
(Shri Mehdi Nawaz Jung) : Sir, I beg to move :

“That L. A. Bill No. XXIX of 1953, a Bill to provide for the segregation and medical treatment of pauper infectious leprosy patients and the control of all infectious leprosy patients, be read a first time”.

Mr. Speaker : Motion moved

* شری مہدی نواز جنگ - اسپیکر - جذام جیسے خراب مرض کے بارے میں یہ محسوس کیا جا رہا تھا کہ یہ حیدرآباد اسٹیٹ کے بعض اضلاع میں بری طرح پھیل رہا ہے۔ خصوصاً اضلاع عثمان آباد - نظام آباد بیڑ اور عادل آباد کے کچھ حصے بہت زیادہ اس مرض سے متاثر ہیں۔ اس مرض کے مفلس بیمار اس مرض کو اپنا ذریعہ آمدنی بناتے ہیں اور وہ تدابیر ملحوظ نہیں رکھتے جو اس مرض کو نہ پھیلانے کے لئے ملحوظ رکھنے چاہئیں۔ علاوہ ازیں وہ ادھر ادھر شہر میں گھوم کر ایسے مناظر پیدا کرتے ہیں جو کسی دوسرے مہذب ملک میں نظر نہیں آتے۔ دیگر مقامات پر بھی اس کے لئے قوانین ہیں۔ ان پر پابندیاں ہیں۔ انہیں ملحوظ رکھتے ہوئے اور مقامی حالات کے پیش نظر یہ مسودہ قانون بنایا گیا ہے۔ امید ہے کہ یہ مسودہ قانون بغیر کسی بحث و مباحثہ کے منظور کر لیا جائیگا۔

[MR. DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

شری سی ایچ۔ وینکٹ رام راؤ - (کریم نگر) آرہیل منسٹر فار مڈیکل اینڈ ہلتھ نے جو لپریسی بیل (Leprosy Bill) پیش کیا ہے میں کہوں گا کہ وہ بہت اچھا ہے۔ مگر ایسے کئی ایکٹس ہیں جنہیں ہر ڈپارٹمنٹ نے منظور تو کروایا ہے نظام کے زمانے میں بھی ایسے کئی پراگریسو ایکٹس لائے گئے یہ کہنا کوئی مبالغہ نہیں۔ قانون تولداری جس پر آج کافی بحث و مباحثہ ہو رہا ہے وہ بھی اسی زمانہ کا رام راج ہے۔ نظام کو اپنے زمانے میں اسٹیٹیوٹری بک میں نئے نئے قوانین رکھنے کی عادت سی تھی۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ اس پر کہاں تک عمل ہوا۔ وہ اپنی جگہ پڑے ہوئے ہیں۔ عوام کو عملاً کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ وہ صرف کاغذ پر رہتے ہیں۔ متعلقہ منسٹر سے پوچھتے ہیں تو بتلاتے ہیں کہ یہ کارگزاری کی گئی وہ کی گئی۔ میں مونیٹل مڈیکل یونٹس کا حوالہ دوں گا۔ یہ ۸ یونٹس ہیں۔ ۸ ٹنٹرکٹس میں ایک ایک ہے۔ اگر اسکو صحیح طریقہ پر چلایا جائے تو غیر معمولی فائدہ ہو سکتا ہے۔ لیکن دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ حقیقت میں عوام کو اس سے کتنا فائدہ ہوا۔ اس میں ایک ڈاکٹر اور ایک ہلتھ انسپکٹر ہوتا ہے۔ ضلع میں دو ڈھائی سو دیہات ہوتے ہیں۔ وہ یونٹ ۱ دن دور کر کے بتلا دیتا ہے کہ

شری مہدی نواز جنگ - پوائنٹ آف آرڈر - اسپیکر - یہ بحث اس قانون سے غیر متعلق ہے۔ اس اندیشہ کے تحت کہ اس قانون پر عمل نہ ہوگا یہ کہنا کہ یہ قانون بیکار ہے صحیح بحث نہیں۔ جو قانون آب کے سامنے پیش ہوا ہے اسکو منظور یا نہ منظور کیا جاسکتا ہے یا اسمیں ترمیم کی جا سکتی ہے لیکن یہ اندیشہ ظاہر کرنا کہ اس پر عمل نہیں ہوگا یہ قبل از وقت ہے۔

شری سی ایچ۔ وینکٹ رام راؤ - اسپیکر - یہ ایک لپریسی بل ہے۔ اسکے ضمن میں یہ مثال دی جاسکتی ہے کہ جس طرح فلاں اسکیم پر عمل نہیں ہوا اسی طرح اس پر عمل نہ ہو تو یہ ایکٹ بیکار ہو سکتا ہے۔ میں جو کہ رہا ہوں وہ بحث کے دائرہ میں ہے۔ اس کے موقع ملنا چاہئے۔ میں مانتا ہوں کہ منسٹر صاحب سے جب کبھی کسی معاملہ میں ریفرنیشن کیا جاتا ہے تو وہ حد سے زیادہ ہمدردی سے پیش آتے ہیں۔ لیکن تکنیکل معاملات میں اگر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کا ہوتو ہارڈیکر صاحب اور ہیلٹھ کا ہوتو کھتری صاحب سے رجوع کر دینا اور تکنیکل کہہ کر آگے بڑھادینا مناسب نہیں ہے۔ ایک ایکٹ بنایا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں یہ بحث کی جاسکتی ہے۔ ایوان کے سامنے میں ایک دوسری اسکیم کے بارے میں اپنے تجربات لارہا ہوں۔ موبائیل مڈیکل یونٹس کے ضمن میں اس سے پہلے بھی میں نے آپکے سامنے اظہار کیا تھا تو کہا گیا تھا کہ موبائیل مڈیکل یونٹس نے پندرہ دن میں دورہ کر کے اتنے ہزار پیشکش (Patients) کا علاج کیا ہے۔ جب ہم اسکے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ کہاں کہاں علاج کیا گیا تو پتہ نہیں چلتا۔ یہ چیزیں صرف پیپر (Paper) پر رہتی ہیں۔ جس طرح یہ پیپر پر رہتی ہیں اسی طرح فیلڈس (Fields) پر بھی رہیں تو اچھا ہے۔ دیکھو سال پہلے میں نے لپریسی (Leprosy) کے انسداد کے لئے کہا تھا کہ کئی لوگ جو اس میں مبتلا ہیں بازاروں میں پھرتے ہیں ندی نالوں میں نہاتے ہیں ان چیزوں کو روکنے کا انتظام کیا جائے تو جواب دیا گیا کہ لپریسی کلینک کے لئے ہر ضلع میں ایک کمپاؤنڈر کو دس روپیہ الونس دیکر اس مرض کے علاج کا انتظام کیا گیا ہے۔ لیکن جب میں نے اس بارے میں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سب کاغذات پر ہی ہے حقیقت میں ایسا انتظام تو نہیں ہے۔ میں بعض مثالیں اسلئے دیرھا ہوں کہ کس حد تک انتظام کیا گیا ہے اور حقیقت حال کیا ہے معلوم ہو۔ اگر صرف کاغذی اسٹائٹسکس پیش کرنا مقصود ہے تو اور بات ہے۔ اس بل میں میں اسٹڈ منٹ پیش کر رہا ہوں اس وقت اس بل کا تفصیلی جائزہ لوٹگا۔ بہر حال یہ ایک ایسا مرضی ہے جسکو جلد سے جلد روکنا چاہئے۔ یہ مرض ایسا ہے کہ اس میں لاکھوں نہیں تو ہزاروں لوگ مبتلا ہیں اور بازاروں میں کھلم کھلا پھرتے ہیں اور ندی نالوں میں لٹھن کرتے ہیں اسلئے اس چیز کو روکنا ضروری ہے۔ اس بارے میں ایکٹ لانے پر میں موجودہ منسٹر کو مبارکباد دوں گا لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کروں گا کہ اسکو عملی جامہ پہنانے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ برتیں ورنہ بل کا ہونا نہونے میں داخل ہوگا۔

श्री. गोपालनाथजी देव (मुंबई)

माननीय अध्यक्ष महोदय, आज यह जो लेप्रसी अक्ट आवाम के सामने आ रहा है वह आना बहुत जरूरी था। और आज अक्ट के सामने यह कानून लाया जा रहा है इसके लिये मैं ऑनरेबल मिनिस्टर साहबको धन्यवाद देता हूं और अन्होंने यह कानून आज यहां लाया इसके लिये मैं उनका शुक्रगुजार हूं। बहुत दिनों में अिम तरह का अंक लेप्रसी अक्ट आज यहां आ रहा है। अुमकी अंक खाम पादर्वभूमि है। अुस्मानावाद में लेप्रसी बहुत बढ रही है। विदर में भी अिस रोग में बढनी हो रही है। मैं अने तान्देड कि हदनक तो कह सकता हूं कि तान्देड जिले के देगलुर के आमपाम के मत्राजियां में अिम लेप्रसी से काफी लोग मुत्तासिर हो रहे हैं। और अिन स्थानों में लेप्रसी बढ रही है। मैं अंक आयुर्वेद का जानकार हूं और अिसलिये मैं आयुर्वेद या मेडिकल नुक्तेनगर में यह कह सकना हूं कि यह अंक चोर विमारी है। यह विमारी चोरी छिपे आती है। बहुतसे लोग अैमे होने हैं जो कि अपनी विमारी छिपाते हैं और अैसे लोग समाज में आने के लिये भी बहुत हिचकिचाते हैं। अैसी अंक यह विमारी है जो दूसरे लोगों को लगती है यह बात अुनकी समझ में नहीं आती। और अिसलिये वह अपनी बीमारी छिपाने की कोशिश करते हैं।

अिम बीमारी के दो हिस्से होते हैं। अंक हिस्सा अैसा होता है कि अिस में सांसर्गिकता नहीं होता है। यह लोग समाज में घुमते हैं तो भी समाज में अुनकी बीमारी फैलती नहीं है। अैसी जो बीमारी रहती है अुमसे समाज मुत्तसर नहीं होता है। अंक की बीमारी अिसमें दूसरे को नहीं लगती है। लेकिन दूसरा हिस्सा अैसा होता है जो कि संसर्ग जन्य होता है। दूसरे लोगों के संपर्क में आने से यह बीमारी ज्यादा बढती है। ज्यादा तर अैसी बीमारी यात्रा आदि स्थानों में बढती है। जहां यात्रा रहती है या मदरसे रहते हैं या सिनेमा आदि रहते हैं, जहां ज्यादा तर लोग अिकठठा हुआ करते हैं अैसे स्थानों में अिस बीमारी के बढनेका ज्यादा डर रहता है। अैसी जगह यदि यह लेप्रसी के लोग जाने हैं तो यह बीमारी बढनेका अंदेशा रहता है। अुस्मानावाद जिलेमें तो २० हजार लोग अिस बीमारी से मुत्तासिर हो रहे हैं। विदर में भी आजकल यह बीमारी काफी बढ रही है। यह मसला तो आज अंक अहम मसला हो गया है। जल्द यह अक्ट न लाया जाता और अिसके लिये जल्द कोशिश न हो तो डर है कि यह बीमारी काफी तेजीसे बढेगी। निजामाबाद में डिचपल्ली नामका अंक स्थान है जहां पर यह बीमारी काफी बढ रही है। यह बढती हुआ बीमारी को रोकने के लिये अिस अक्ट की बहुत जरूरत है। और अिस बात को महसूस कर के यह बिल लाया गया यह बड़ी अच्छी बात हुजी।

अिस कानून की जरूरत अिसलिये है कि अगर कोजी लेपर जो अिस बीमारी से लगा हुआ हो मकान में रहे तो अुसको जबरदस्ती लेप्रसी के केंद्र में डालने के लिये अैसा कोजी कानून अबतक हमारे सामने नहीं था। मैं अंक आयुर्वेदिक का सेवक हूं। मैं जानता हूं कि यह बीमारी किस तरह बढती है। यदि अैसा बिमार आता है तो अुसे लेपरसी केंद्र में रखना ज्यादा अच्छा होता है और अिस तरह यदि घर के लोगों को अुस बीमार को कहा जाय कि तुम्हें चिकित्सा केंद्र में रहना चाहिये और घर में नहीं रहना चाहिये तो लोग अिसको नहीं मानते हैं। बीमार अैसा नहीं समझता है कि मेरे अिस तरह रहने से दूसरों को बीमारी होनी। वह अिस बात को महसूस ही नहीं

करता है और खुशी के साथ मकान में रहता है। यात्रा, देवल, बाजार, सभी स्थानों में जाता है जहां और लोग भी अिकठ्ठा हुआ करते हैं, जहां पानीका संबंध आता है। वहां ज्यादा तर यह बीमारी बढ़ती है। यह सब देखते हुए ही ऐसे अँकट की जरूरत है। ऐसे मरीजों को लाजमी तौर पर अलग केंद्र में पहुंचाया जाय। और उनके लिये दिलकुल अलग केंद्र हो। और वहां पर उनकी सब तरह की व्यवस्था हो। यह बीमारी क्यों ज्यादा बढ़नी है अिनके बारे में अलग अलग राय है। कोअी डॉक्टर कहते हैं सरकार जो गन्ना देती है और जो गन्ना अिन्तेमाल करनी है उसके खाने से यह रोग बढ़ता है।

अिस रोग की यह खासियत है कि छोटेछोटे नवजवान अिनकी अुम्र १५ साल से कम है ऐसे लोगों को यह बीमारी ज्यादा तर होती है। और अिस में जो मन्गर्जन्ध रोग है वह नो बहुत ही जल्द बढ़ता है। हमारे ऐसे बहु तसारे बीमार समाज में घुसा करने है अुनके लिये यह अँकट लाना बहुत जरूरी है। और अुसके साथ साथ अिनकी अच्छी व्यवस्था भी होनी चाहिये। क्योंकि यह रोग दया के काबिल है। अिस रोग में बहुत कष्ट होता है। हाथ पावों की अुंगलियां टूटती है। शरीर की अंगार होती है बहुत जलन होती है। शरीर की अंगार होती है और ऐसे आदमी मरने के लिये तय्यर हो जाते हैं। मेरे अेक संपादक मित्र हैं जिन्हें यह रोग हो गया था। वे अिम रोग से बहुत परेशान थे। अुनको बहुत तकलीफ हो रही थी। वे समाज में मिलने तक नहीं थे। वे अेक नदी के पास अकेले ही रहते थे। समाज अुनको अपने पास नहीं आने देता था। अुनके दो मित्र थे जो अुनकी सेवा किया करते थे। ऐसे लोग दया के पात्र होते हैं। हम सब लोगों को ऐसे लोगों की सेवा करनी चाहिये। आप तो जानतेही हैं कि महात्मा गांधी जी के पास अेक वास्त्री रहा करते थे और वे अिस रोग से ग्रस्थ थे। महात्मा गांधी बराबर अुनकी सेवा किया करते थे।

अिसी कारण से यह अँकट लाने की जरूरत है अिनकी सेवा अच्छी तरह हो सके और यह रोग ज्यादा फैल न सके। अिसमें यह भी होना चाहिये कि अिनके लिये स्वतंत्र केंद्र खोले जाने चाहिये। यदि अिस रोग से कोअी ग्रस्त हो तो अुमे लाजमी तौर पर अिस केंद्र में शरीक करके अुसके दवादारू का अित जाम किया जाना चाहिये। अितना कहते हुए मैं अपनी तकरीर खतम करता हूं।

శ్రీ గోపిడి గంగారెడ్డి (పిర్మిట్-జనరల్) :-

పూజనీయ అధ్యక్షా, స్పీకర్,

ఇప్పుడు ఒక్కొక్కసారి వారివారి స్థానాలకు సంబంధించినటువంటి బిల్లులను తెస్తున్నాడు. ఒకరిచేయూ ఒకరికి ఉత్సాహం కలుపుతోంది. అది మేలేగానీ, కీకేగానీ ఒక మంత్రి తనకు సంబంధించినటువంటి బిల్లును తెస్తే, ఇంకొక మంత్రి “నేనుకూడా ఒక బిల్లు ఎందుకు తీసుక రాకూడదు?” అని ఉత్సాహం కలిగి, బిల్లు తెస్తున్నాడు. ఈ బిల్లులు అనువాదము చేయించి యిష్టమంటారేగాని అంగ్లీషీలో బిల్లులు ఇచ్చినప్పుడు అనువాదము కూడా చేయించి యిష్టమను చేయ. ఇక్కడ ఎప్పుడైతే బిల్లులు అంగ్లీషీలో యిష్టారో అప్పుడే అనువాదముకూడా చేయించి యివ్వాలి.

“చున్నేవానికి ధూమి” ఇచ్చామన్నారు—మంజుమంత్రిగారు. “గీసేవాళ్ళకే చెట్లను ఇస్తాము” అన్నారు—హోమ్ మంత్రిగారు. “అప్పులు వస్తవాళ్ళకు తేకుండా చేస్తాము” అన్నారు నిన్ను గ్రామ పురపీఠాదు మంత్రిగారు. “రోగము వస్తవాళ్ళకు, రోగంతేకుండా చేస్తాము” అంటున్నారు ఇప్పుడు మంత్రిగారు. ఎంతయును అయిపోయిందో చూడండి. (నవ్వు) కాని ఇది తీసుకురావడం గానానే ప్రస్తుతగాని “పేరు లక్షమన్న, పంటితో గట్టితాలకంపు” అన్నట్లుంది.

“नांव मोनावाशी, गळ्यामध्ये गुंडू नाही.”

సిస్ట్రీ బుగముల రికార్డులకి ఒక ఫోన్మాను, ఇవ్వాలి అనారోగ్య నివారణకని ఒక ఫోన్మాను తెచ్చారు. కాని దీనిలో కట్టుబాటు ఎంత కనబడుతున్నదో, అంతకన్న ఎక్కువ సవ్వం ఈ కానూను లో చూస్తున్నాము. ఈ భావాల అనువాదము చేసి ఇవ్వచుండున, అంగ్లేజీలో చదివించాము మాకు అనువాదం చేయించి ఇస్తే తేలిక. తేలిచో అంగ్లేజీ తేలిచిన ఒకరిదగ్గరకు పోవాలి. వారు అందులో చున్నది తెలుసుకొని మాకు చెప్పాలి. ఈ కానూనువలన కట్టుబాటు ఎంతవున్నదో, దానికన్న సవ్వము ఎక్కువ వున్నది. సవ్వము ౯౦ వంతులు, కట్టుబాటు ౧౦ వంతులున్నది. ఈ కుమ్మరోగులలో అప్పు కుమ్మలున్నారు. చర్మకుమ్మ, గళితకుమ్మ మొదలగు రకముల అప్పుకుమ్మలున్నారు. ఎరకు కుమ్మరోగిని తీసుకు వెళ్ళేది దీనిలో చెప్పలేదు. ఇది అంటు రోగమా? ఇది ఎందుకు కుంకు తున్నదో దాని విషయం ఏమీ ఆలోచన చేయలేదు. కాని పోలీసుకు దుర్బన్ వుంటే కుమ్మరోగి అని అనుమానం కలిగిందని బీతావారంటు గిరఫార్మచేసి తీసుకుపోతాడు. ఎక్కడో జీర్ణాకు ఒక ఇన్స్పెక్టరుంటాడు. కుమ్మరోగి అని అనుమానించి బీతావారంటు గిరఫార్మచేసి తీసుకుపోతే ఇన్స్పెక్టరు చూచి మేజిస్ట్రేటు వద్దకు పంపుతారా అతను రోగిని ఇన్స్పెక్టరు చేదితే, అది అబద్ధమని రోగి అన్నట్లుంటే అదొల్తలో పేషిం. నడుస్తాంటాయి. రోగిని తేదని పోలిచేస్తే రోగిని విడుదల చేస్తారు. పేషిం నడుస్తున్నప్పుడు బమానల్ పొడకూడా పదిలపెట్టవచ్చునని ఈ భావనలో వున్నది. కాని మొట్టమొదట గిరఫార్మ చేసేప్పుడే బమానల్ కు నోకా ఎందుకు ఇవ్వరు? పోలీసు బీతావారంటు గిరఫార్మ చేసి తీసుకుపోయి క్రూరాచోపేదతాడు. అక్కడ ఇతర ఖైదీలు కూడా వుంటారు. అప్పుడు ఈ రోగి ఒకపేర్లుంటు చూడం ఉంటే అక్కడ ఖైదీలు ఎక్కడకు పోవాలి? వాళ్ళు బస్సు లలో ఎక్కితే జార్జానా పేస్తామన్నాడు. వాళ్ళను గిరఫార్మచేసి బస్సులో తీసుకుపోతే దానికి ఏమి జార్జానా వుంది? అదొల్తకు తీసుకుపోయి మేజిస్ట్రేటు ముందు పెడితే, రోగియొక్క గాలివల్ల, చెయివల్ల అది అంటురోగమే అయితే, ఇతరులకు వ్యాపించవచ్చును. రోగినిగురించి పేషిం మేజిస్ట్రేటు ముందు, తప్పుకుండా చేయవలసియున్నది. కాట్టి రోగాన్ని దూరం చేసే ప్రయత్నం ఇందులో ఎక్కువ కనపడుతులేదు. పోలీసులు మాత్రం ఇష్టంవచ్చినవారిని బీతావారంటు గిరఫార్మచేసి తీసుకు పోవచ్చును. ముఖ్యవారోగి అని చెప్పి తీసుకుపోతారు. పోలి తేకపోతే అరుచునించి ఆరోగ్యచేకామని అంటారు. కాట్టి ఈ కానూనులో రోగమును దూరము చేయడానికి ఎక్కువ ప్రయత్నం కనపడుతులేదు. ఇందులో సజా, జార్జానాకూడవుంటే మళ్ళీ పేషిం చేయడానికి నోకా వుంది. అసలు కుమ్మరోగం వున్నవానికి బమానల్ ఇవ్వడం ఎందుకు? ఇంటివద్ద వుండుకుంటామని, వర్ణవద్ద తిరుగనివ్వము—అని బమానల్ ఇచ్చి తీసుకు పోతారు. మా రూర్బలో చూస్తున్నాము. కుమ్మరోగిని ఒక గదిలో వుంచుతారు, ఇంటి

తోనివాళ్ళు అడవికి ఒడుటికీపోతే, కుష్టురోగి తాళము తీసుకొని లోపలికి పోయి కుండలుముట్టుకొని అన్నము తింటాడు. ఇంటిలోనివాళ్ళు జమానల్ వేయలేస్తే, ఆ రోగి ఆ కుటుంబములో తిరుగుతూవుంటే ఆ ఇంటిలోనివారికి, తరువాత గ్రామస్థులకు ఆ రోగమువ్యాపించి అందరినీ కుష్టురోగులను చేయుటకు తోడ్పడుతుంది. కాబట్టి అంటుసంబంధం వున్న రోగిని జమానల్ మీద వదలిపెడతామంటే ఏమౌతుంది? ఈ కానూనులో కుష్టురోగ నివారణకు ఎక్కువ ప్రయత్నం కనబడదు. దీనిలో ఇంకా కటి, బేరొజుగారివారికి ఒక రోజుగారి అని ఒడులు పెడుతుంది. ఎప్పుడైతే ఇన్స్పెక్టరు ఎదుట కుష్టురోగము వున్నదని సాబీత్ అవుతుందో అప్పుడు మళ్ళీ మేజిస్ట్రేట్ వద్దకు ఎందుకు తీసుకుపోవాలి? కుష్టురోగియని సాబీత్ అయితే అక్కడనుంచే దానికి ఇంజక్షన్ వున్నట్లుకు రోగిని పంపాలి గాని, మేజిస్ట్రేటు వద్దకు ఎందుకు? ఆరలు కుష్టురోగము వున్నది తేలిందీ పరీక్షించేందుకు దూతలను నియమించాలి. గీటప్టర్ చేసుకుంటానే మొట్టమొదటనే, వానికి రోగము వున్నది తేలిందీ పరీక్షించేందుకుగాను, అటువంటి విద్య వాళ్ళకు కలుజేస్తే మంచిది. అంతేగాని పోలీసుకు ఏమి తెలుస్తుంది? పోలీసుకు దుప్పన్ గనక వుంటే, అతనిని జిహావాడంటు గీటప్టర్ చేసి తీసుకుపోతాడు. ఒకపేళ్ళ కుష్టురోగము లేదని సాబీత్ అయితే ఆ పోలీసుకు జరిమానా, సజ్జా తేను. “మాకు కుష్టురోగము కనిపించింది. మేము పట్టుకు పోయాము” అంటారు. బస్సులవద్ద కూడా చూస్తున్నాము. కుష్టురోగులు అక్కడే వుంటారు. బస్సులపెంజడి, బస్సు పెళ్ళేవాళ్ళలో పోతుంటారు. ఒక ఆయన నాకు తెలుసును. కుష్టురోగము అతనికి వుండేదీ. పేళ్ళ పూడిపోయినా కుష్టురోగము ఇంకా కళ్ళకు కలగదని పుస్తకాల్లో చదివాము. అంటు సంబంధం వుంటేనే కలగతుందని పైద్యులనోట విన్నాము.

ఈ కానూనులో పేరే కుష్టు మలిపి చూస్తే పేరే స్టేట్సులోపల ఇటువంటి కానూను చేశారని మేముకూడా చెప్పున్నామనీ చెప్పారు. కాని ఇతర రాష్ట్రములవారికి వారు చేసిన చట్టము వలన ఎంత అనుభవం వచ్చింది? ఎంతవరకు అక్కడ కల్సుబాటు అయినదీ చెప్పలేదు. అక్కడ ౧౦౦ మందికి రోగం వుంటే ౨౫ మందికైనా తగ్గినట్లు చూపించలేదు. అక్కడ కానూను వుందీ కాబట్టి ఇక్కడకూడా చెప్పున్నామంటారు. ఉద్దేశముయితే మంచిదే ఇటువంటి రోగాల నివారణ కావలసినదే. దరిద్రం దూరం అయిపోవాలి. మేలు కలగాలి—అని ప్రతి మానవుడు అనుకుంటాడు. నిజంగా ఈ కుష్టురోగము నివారణ కావాలంటే మొట్టమొదట, ఆయనకు జమానల్ తేకుండా చేయాలి. ఎప్పుడైతే ఇన్స్పెక్టరు అతనికి కుష్టురోగము, వుందనిగ్రహించు తాడో అప్పుడు ఆరోగికి జమానల్ యిచ్చి విడచిపెట్టే అవకాశం యివ్వకూడదు. అటువంటి రోగిని విడిచిపెడితే ఇంటికిపోయి వాళ్ళందరిలో కలిసే సంబంధం వుంటుంది. ఆ ఇంటి యజమానికే ఆ రోగము కలిగితే చిన్నవారు జమానల్ ఇచ్చి—బజారులో తిరగనివ్వమని మా ఇంటిలోనే వుంచు కుంటాము అని చెప్పి తీసుకు పోయినా, అది ఇతరులకు తగలవచ్చుటకీ, కుటుంబములోనివారికి తగులుతుంది.

కుష్టురోగుల విషయమై వాళ్ళు వుండడానికి ఇంజక్షన్ పేరేచోటు నిర్మాణము చేసే ప్రయత్నము ప్రభుత్వం చేయాలి. అంతేగాని వాళ్ళను జమానల్ మీద వదలిపెడితే “ఈచేరిలో ఇచ్చాడు—ఆ చేరిలో తీనేశాడు” అన్న విధంగా అవుతుంది.

ಎನ್ನುವು ಈ ವಿಲ್ಲು ಶಿರುಕುವದ್ದಿರ ದೌರಿ ವಿಷಯವು ಈ ಮಂತ್ರಿಗಾರಿಗೆ ಕಾಣಿಸಿಕೊಳ್ಳುವುದು
ಅರಿವಿನಿಂದ. ಈ ವಿಲ್ಲು ಕು ಅನುವಾದವು: ಕೆಲವು ಮಾತು ಎನ್ನುವರು. ಅದಿ ವಿಷಯವು ಎನ್ನುವರು,
ಸಮರಣವು ಎನ್ನುವರು ಎನ್ನುವರು ಮಾತು ತಿಳಿಯಬಲ್ಲದು. ಸಮರಣವು ವಿಷಯವು ಮಾತು ಮೌಖಿಕ ವುನ್ನು
ತೆನೆದಿ ತಿಳಿಯಬಲ್ಲದು. ದಫಾಲಿನಿಂದ ಸಮರಣವು ಪೆಟ್ಟಿನವು ವಾಟಿವಿಂದ ಕುಟ್ಟುವುದು: ಮೌಖಿಕವು
ತಾನು. ಎನ್ನುವು ವಾ ಭಾಷಣ ಸಮಾಪ್ತವು: ಕೆನ್ನುವುದು.

ಶ್ರೀಮತೀ ಆಶಾತಾಜಿ ವಾಳಮಾರೆ (ವೆಂಜಾಪುರ):—ಅಧ್ಯಕ್ಷ ಮಹಾರಾಜ, ಮೀ ಪ್ರಥಮ ಹಾ ಕಾಯದಾ
ಆಣವ್ಯಾವದ್ದು ಆರೋಗ್ಯ ಮಂತ್ರಾಂಚೆ ಆಶಾಚೆ ಮಾನತೆ. ಕಾರಣ ಆತಾಪರ್ಯಂತೆ ಆಸಾ ಮಹಾರೋಗ ನಿವಾರಣ ಕಾಯದಾ
ಅಮಲಾಂತೆ ಆಲಾ ನವ್ಹತಾ. ಆಣಿ ಆಜ ಹಾ ಕಾಯದಾ ಮಂತ್ರಾಂಚಿ ಆಣಲಾ ಆಹೆ ಹೀ ಫಾರ ಆಂತದಾಚಿ
ಗೋಟೆ ಆಹೆ.

ಆತಾಪರ್ಯಂತೆ ಕಾಯದಾಚೆ ಜಿ ಟಿಕಾ ಕೆಲೊ ಆಹೆ ತ್ಯಾಲಾ ಮಾಚೆ ಅಸೆ ಮ್ಹಣಣೆ ಆಹೆ ಕಿಂ, ಸರ್ಕಾರ್ಚೆ
ಕಾಯದಾ ಕರಾವಯಾಚಾ ಆಸತೊ ಆಣಿ ಜನತೆನೆ ತೊ ರಾವವಾವಯಾಚಾ ಆಸತೊ. ಪ್ರತ್ಯೆಕ ಗೋಟೆ ಸರ್ಕಾರ್ಚೆ
ಕರಾವಯಾಚಿ ನಸತೆ. ಯಾ ಕಾಯದಾಚಾ ಬರೊಬರ ಅಪಯೋಗ ಕರ್ಣ ವೆಪ್ಪಾಚಿ ದಕ್ಷತಾ ಸಮಾಜ ಸುಧಾರಕಾಂಚಿ
ಧ್ಯಾವಯಾಲಾ ಪಾಹಿಜೆ.

ಹ್ಯಾ ಮಹಾರೋಗಾ ಮುಂತ್ರಿ ಸ್ತ್ರಿಯಾಂಚಾ ಕೆವ್ಹಾಂ ಕೆವ್ಹಾಂ ಫಾರ ತ್ರಾಸ ಹೊತೊ. ಕಾರಣ ಘರಾಂತಿಲಾ ಕೋಣತ್ಯಾಹಿ ಮಾಣ-
ಸಾಲಾ ರೋಗ ಜಾಲಾ ತರ ತಿಲಾ ತ್ಯಾಚಿ ಸುಖ್ಯಾ, ಮಾತಾ ಮ್ಹಣುನ್ ಕಿವಾ ಪತ್ನಿ ಮ್ಹಣುನ್ ಕಿವಾ ಬಹಿಣ ಮ್ಹಣುನ್
ಕರಾವಿಂಚೆ ಲಾಗತೆ. ತಸೆಂಚೆ ಆಕಾಡಾ ಸ್ತ್ರೀಲಾ ಹಾ ರೋಗ ಜಾಲಾ ತರ ತ್ಯಾ ಪಾಸುನ್ ಸುಡ್ಹಾಂ ಫಾರ ಘೋಕಾ ಆಸತೊ
ಕಾರಣ ತೊ ಘರಚ್ಯಾ ಸರ್ವೆ ಲೋಕಾಂಚಾ ಲಾಗವ್ಯಾಚಾ ಸಂಭವ ಆಸತೊ.

ಹ್ಯಾ ರೋಗಾಚಾ ದೋಷ ಮ್ಹಣಜೆ ಹಾ ರೋಗ ಅಶಿಕ್ಷಿತ ಲೋಕ ಲಪವುನ್ ಹಾ ರೋಗ ಜಾಲಾ ಅಸೆ ತೊ ಭಾಸುನ್ ದೆತ
ನಾಹೊಂ. ತಸೆಂಚೆ ಮುಖಿಸಿತ ಲೋಕ ಸುಡ್ಹಾಂ ಹಾ ರೋಗ ಲಪವುನ್ ಠೆವತಾತ. ನಾಹೊಂ ಅಸೆ ನಾಹೊಂ. ಕಾರಣ ಮೀ ಅಶಿಂ
ಕಿತ್ತೊತರೊ ಬುದ್ಧಿಹರಣೆ ದಾಖಬ್ ಶುಕತೆ ಕಿಂ, ಜೆ ಲೋಕ ಚಾಂಗಲೆ ಬಿ.ಆಸಸಿ. ಆಣಿ ಬಿ.ಆ. ಆಹೆಂ ತ್ಯಾಂಚಾ ಹಾ
ರೋಗ ಜಾಲಾ ಆಸತಾಂ ತ್ಯಾಂಚಿ ಲಪವುನ್ ಠೆವಲಾ. ರೋಗ ಲಪವುನ್ ಠೆವಲಾ ಮ್ಹಣಜೆ ಹ್ಯಾ ರೋಗಾಚಾ ಕೊಲಾಪ್ಪಾಟಾಂಚೆ
ಹೊಪ್ಪಾಚಾ ಸಂಭವ ಆಸತೊ. ಮ್ಹಣುನ್ ಸರ್ಕಾರ್ಚೆ ಹಾ ಕಾಯದಾ ಕರ್ಣ ಅಶಾ ರೋಗಾಂಚಿ ವ್ಯವಸ್ಥಾ ಕೆಲಿ ತರ ಹಾ
ರೋಗ ಬರಾಬ ಕಮಿ ಹೊಜಿಲ. ಶಿವಾಜಿ ಸರ್ಕಾರ್ಚೆ ಮೀಕೆ ಮಾಣಾಂಚ್ಯಾ ಮಹಾರೋಗಾಂಚಿ ವ್ಯವಸ್ಥಾ ಕೆಲಿ ತರ
ಹಾ ರೋಗಾಚಾ ಕೊಲಾಪ್ಪಾಟಾಂಚೆ ಬರಾಬ ಕಮಿ ಹೊಜಿಲ.

ಹಾ ಕಾಯದಾಚಿ ಅಮಲಬಜಾವಣಿ ಆತಾಂಚೆ ಆಕಾ ಆನ್ರೇಬಲ್ ಮೆಂಬರ್ಚೆ ಸಾಂಗಿತಲ್ಯಾ ಪ್ರಮಾಣೆಂ ಸಕ್ತಿಂ
ಜಾಲೊ ಪಾಹಿಜೆ. ಮೊ ತರ ಯಾ ಪುಣೆಹಿ ಜಾವುನ್ ಅಸೆಹಿ ಮ್ಹಣೆಂ ಕಿಂ, ಯಾ ಮಹಾರೋಗಾಂಚಾ ಮಹಾರೋಗಿ ಗೃಹಮಧ್ಯೆ
ಠೆವಾಚೆ ವ ತ್ಯಾಚ್ಯಾಬರ ತೆಚೆ ರಾಹವ್ಯಾಚಿ ಸಕ್ತಿ ಕೆಲಿ ಪಾಹಿಜೆ. ಆಣಿ ತ್ಯಾಂಚ್ಯಾಬರ ಜಿತ್ತರನ್ ಫಿರಪ್ಯಾಚಿ
ಬಂದಿ ಪಾಟಲಿ ಪಾಹಿಜೆ. ಸರ್ಕಾರ್ಚೆ ಜವಾಬ್ದಾರಿ ಮಹಾರೋಗಾಂಚಿ ನಂದೆ ಆಸತೆಂಚೆ. ಕಾರಣ ಖಾನ್ಸುಮಾರಿಚ್ಯಾ ವೆಡೆಲಾ
ಚಾ ಮೊಟೊಂಚಿ ನಂದೆ ಹೊಂ ಆಸತೆ. ತ್ಯಾವುನ್ ಅಶಾ ರೋಗಾಂಚಾ ಶೋಧುನ್ ಕಾಡುನ್ ಅಶಾ ಗೃಹಮಧ್ಯೆ ಠೆವಲೆ ಜಾವೆ.
ತ್ಯಾಂಚಿ ತೆಚೆ ಸುಖ್ಯಾ ಕೆಲಿ ಜಾವಿ ಆಣಿ ತ್ಯಾಂಚಾ ತೆಚೆಂ ಪರ್ಯಂತೆ ಠೆವಲೆ ಜಾವೆ ಜೊ ಪರ್ಯಂತೆ ಡಾಕ್ಟರ್ ತ್ಯಾಂಚಾ
ರೋಗಾಂಚೆ ಸರ್ವಿಸ್ ಡೆಪಾರ್ ನಾಹೊಂ.

ಹಾ ಕಾಯದಾ ಆಣವ್ಯಾವದ್ದು ಆರೋಗ್ಯ ಮಂತ್ರಾಂಚಾ ಪುಣ್ಹಾ ಆಕಾಡಾ ವ್ಯವಸ್ಥಾ ದೆವುನ್ ದ ಹಾ ಕಾಯದ
ಅಮಲತೊ ಆವಕಾರ ಜಾವುನ್ ಕರಾವ್ಯಾವದ್ದು ತ್ಯಾಂಚಾ ವಿನಂತಿ ಕರ್ಣ ಮೀ ಆಪಲೆ ಮಾಪಣ ಸಂಪದಿ.

श्री. माधवराव घुंशीकर (जुदगीर-जनरल)

स्पीकर सर, यह जो लेप्रसी का बिल सभागृह में आया है मैं समझता हूँ कि हैदराबाद गवर्नमेंट का यह पहला अंकदाम है और बहुत छोटा अंकदाम है। मैं इसके लिये गवर्नमेंट को मुबारकबाद देने के पहले कुछ हालात पर तसकीरा करना चाहता हूँ। मैं जिस जिले के में रहता हूँ उसको अगर लेप्रसी का जिला कहा जाय तो कुछ गलत नहीं होगा। बल्कि मैं जिम मौजे में रहता हूँ उसकी आबादी ११०० है जिसमें महारोगियों की तादाद ३०० है। यह गलत नहीं कह रहा हूँ। लेप्रसी मिनिस्टर और इसके सब से बड़े ओहदेदार यहां मौजूद है अन्के पास सब रिपोर्टें हैं। अतना ही नहीं मैंने खुद इसके बारे में १३५२ फसली में गवर्नमेंट के पास अंक रिपोर्ट पेज की थी उसकी बिना पर हमारे हैदराबाद की आजादी के बाद माजी मंत्री श्री फूलचंद गांधी के जमाने में मेरे छोटे से गांव में अंक लेप्रसी क्लिनिक कायम हुआ है। वहां पर सर्वे किया गया तो ३६१ आदमी महारोग में मुस्तिला हैं। इस छोटे से क्लिनिक के अंदर दो हजार की तादाद में महारोगी जेरे अलाज हैं और घुंसी मौजे के आस पास के मवाजियात में तफसीली सर्वे किया गया है, वहां बड़ी भारी तादाद लेप्रसी के बीमारों की मिली है। अंक मौजा कोदली जिसकी लोकसंख्या साढ़े आठ सौ है उसमें १४७ महारोगी मौजूद हैं। जिस प्रकार लेप्रसी के जिले के अस्मानाबाद जिला और बीदर जिला ही नहीं, मैं विश्वास के साथ कहता हूँ कि हर जिले के में अिन बीमारों की तादाद बहुत ज्यादा प्रमाण में है। गवर्नमेंट ने सबसे बड़ी बीमारी जिसको कि तपेदिक कहा जाता है उसका सर्वे किया है। उसके संबंध में बड़ी बड़ी रिपोर्टें हैं और उस पर बहुत बड़ा सरमाया खर्च किया जाता है क्योंकि इस बीमारी के मरीज ज्यादातर बड़े बड़े शहरों में रहते हैं और शहर के लोग अलाज की तरफ ज्यादा मायल होते हैं और यह भी है कि शहर के लोग बहुत ज्यादा प्रोपागांडा करते हैं जिस-लिये गवर्नमेंट ने उनको तरफ ज्यादा ध्यान दिया है। करोड़ों रुपया उस पर खर्च किये जा रहे हैं। लेकिन मैं यकीनन कह सकता हूँ कि अिन तपेदिक के बीमारों से कभी गुना ज्यादा तादाद अिन महारोगियों की है जो बहुत दूर के फासले पर ग्रामों में रहते हैं। मैं संबंधित मिनिस्टर से प्रार्थना करता हूँ कि जिस सिलसिले में छोटे छोटे गांवों का और पूरे स्टेट भर का सर्वे करना जरूरी है। सर्वे करने के संबंध में मैं कहता हूँ कि हाअस के आनरेबल मेंबर्स और वहां के रहनेवाले पब्लिक के कारकूनों की सहायता की जरूरत है। जैसा मेरी बहन आशाताबी ने कहा कि यह अंक चोर बीमारी है, जिसका बीमार जिस बीमारी को चुराकर रखता है और वाकजी यह चुराकर रखने लायक बीमारी है क्योंकि अुनके जीवन का इससे संबंध होता है। अगर लोगों को पता चल जाय कि फलां आदमी जिस रोग में मुस्तिला है तो न कोजी आदमी उसको अपने पास बैठने देने के लिये तैयार होता है न कोजी उसको घर में रखने के लिये तैयार होता है। उस बेचारे की अितनी दुर्गती हो जाती है कि उसको घर में रहना या रास्तों पर फिरना भी मुश्किल हो जाता है और जब यह बीमारी आगे बढ़ती है तो वह काम करने के लायक भी नहीं रह जाता। वैसी हालत में मजबूरन यात्राओं में, रास्तों पर या मंदिरों के सामने भीख मांगने के लिये बैठना पड़ता है। और वह अपनी बीमारी फैलाने का उसके साथ साथ काम करता है। मैं तारीखवार रिपोर्ट अपने मौजे की दे सकता हूँ। १३२३ फसली की बात है जब मैं हमारे मौजे की उस जमाने की अंक छोटी सी पाठशाला में जाता था जब कि मेरी बुमर लगभग ग्यारह साल की होगी। उस वक्त मेरा अंक साथी था जिसके बाप का नाम बिरप्पा था। उस वक्त यह अंक ही अस्स वैसा था जो जिस महारोग में मुस्तिला था। उसके बाद १३६० फसली

में जब कि घुंसी मौजे का सर्वे किया जा चुका है करीब ३७ साल के दर्मियान में ३६३ बीमार इस रोग के हो गये हैं। इससे आप अंदाजा लगा सकते हैं कि किस तेज रफ्तार से यह रोग बढ़ता जा रहा है। लेकिन दुःख के साथ कहना पड़ता है कि देहातियों की जिस बीमारी की तरफ हमारी हुकुमत ने बहुत कम ध्यान दिया है और आज भी कोअी ज्यादा ध्यान दिया जायगा जिसकी अुम्मीद नहीं की जा सकती। इस बिल के जरिये से अेक तरह से हमारे स्टेट के अंदर यह घोषणा की जा रही है कि हम इस रोग को रोकने का प्रयत्न करेंगे। लेकिन इस बिल को देखने से मालूम होता है कि आज भी इस रोग को रोकने का माकूल अन्तजाम होनेवाला है नहीं है और न इस रोग के लोगों को दूसरे अच्छे लोगों से अलग रखनेका ठीक अन्तजाम किया जानेवाला है। बताया गया है कि सेंट्रल गवर्नमेंट का अेक अिसी तरह का बिल है अुसी को महज यहां अेक कागज पर पेश किया गया है। इसका अमल कुछ होनेवाला नहीं है अैसा मालूम होता है। क्योंकि जिसमें यह बताया गया है कि जहा किसी को यह मालूम हो जाय कि फठाना गक्स लेपर है तो अुसके बारे में डाक्टर को मालूम कराया जाय, फिर वह डाक्टर अुस बीमार को देखेगा और अगर वाकजी अुसको मालूम हो कि वह बीमार है तो फिर अुसको दवाखाने में भेजा जायगा। भेजने के बारे में भी सख्ती नहीं है। अगर वह बीमार महारोग के केंद्र में जाने के लिये राजी नहीं हुआ तो अुसको नहीं भेजेंगे। दूसरी बात यह है कि अेक तालुके में करीब २५० मवाजियात होते हैं और अुसके हेड क्वार्टर्स में अेक दवाखाना होता है जहां सिर्फ अेक डाक्टर रहता है। वही रोगियों को देखेगा, वही दवा देगा वही अिघर अिघर घूमेगा। मुबह से शाम तक वह डेढ सौ लोगों को दवा तक नहीं दे सकता। अैसी हालत में वह किम तरह से अिनने मवाजियात का सर्वे कर सकता है और किस तरह से अैसे मरीजों की मदद कर सकता है, यह अेक नामुमाकिन चीज है। अभी कुछ दिन पहले आरोग्य खाते के संचालक मेरे मौजे में आकर गये। अुन्होंने सारी चीजें देखी हैं। जितना ही नहीं अमेरिका के अेक बहुत बडे डाक्टर जिनको हैदराबाद गवर्नमेंट ने बुलाया था-अुनका नाम में अभी भूला जा रहा हूं वे भी मेरे मौजे में आये थे। अुम वक्त करीब ७०० मरीज अुनके सामने आये थे और हर तरह के बीमारों को अुन्होंने देखा है। इसमें शक नहीं कि आज इस सरकार मे गवर्नमेंट की तरफ से जो अिलाज किया जा रहा है वह बहुत ही बेहतरीन अिलाज है। मैं अुसके लिये गवर्नमेंट को धन्यवाद देने के लिये तैयार हूं। घुंसी केंद्र में जो ३६० बीमार थे अुनमें से तकरीबन सब के सब ठीक हो चुके हैं। यह अिलाज बहुत आसान है और बहुत अच्छा भी है। पहले कुछ अिन्जेक्शन दिया जाता था लेकिन अुससे बीमार डर जाते थे और अिन्जेक्शन लेकर जाते थे तो वापस नहीं आते थे। लेकिन आज जो अिलाज है अुसमें गोलियां दी जाती हैं। अपने घर बैठकर भी अिलाज किया जा सकता है। लेकिन यह अिलाज अैसा है जो बहुत लंबा है और जिससे मरीज अच्छा होने के लिये काफी अरसा लगता है। मैं खुद बीमारोंके अंदर रहता हूं, मुझे जिसका तजुर्बा है। अुस्मानाबाद और बीदर जिले में रहता हूं और खास कर अैसे मौजे में रहता हूं। जहां ११०० की आबादी में ३६० लोग इस बीमारी में मुब्तिला हैं। जब मैंने इस सिलसिले में घुंसी के आसपास के मवाजियात का सर्वे किया तो देखा कि लोग इस बीमारी को चुराकर रखते हैं। छोटे छोटे बच्चे या अैसे अवान जिनको अभी शादी हुआ है, जिनके जिस्म पर अेक दो जगह पर बच्चे हैं वे अुनको किसी को बताना नहीं चाहते क्योंकि अुन्हें डर रहता है कि अगर किसी को मालूम हो जाय तो कोअी अुनको पास ठहरने नहीं देगा। किसी शादी शुदा अवान लडके को यह बीमारी

हो जाय तो वह अपनी बीबी से भी छिपा कर रखता है। उसे यह डर मालूम होता है कि अगर बीबी को पता चल जाय तो वह भाग जायगी। लेकिन अिममें यह होता है कि अैमें लोगों की जो संतान होगी अुम् में यह बीमारी अपने आप आ जायगी और धीरे धीरे पूरा खानदान का खानदान अिम बीमारी में मुन्तिला हो जायगा। मैंने सब से पहले अिरप्पा का जिक्र किया था। अुम्को दो भाजीं थे। अिने तीनों भाजियोंकि औरतें थीं, दो भाजियों के बच्चे हुअें। करीब १७ आद-मियों का खानदान है। वे अच्छे जमींदार थे। अुम्के पास ८ नौकर थे। हमारी तरफ यह रिवाज है कि जो अच्छे नौकर होते हैं अुम्को हमेशा के लिये अपने घर में रखा जाता है। लेकिन अुन आठ लोगों के अुभी पूरे खानदान आज अिम मर्ज में मुन्तिला है। यह अेक बहुत भयानक और खतरनाक मर्ज है। अिसको रोकने की सख्त जरूरत है। अिस पर ज्यादा नुक्ताचर्चा तो न करते हुअे में अदबन गुजारिश कर्हंगा कि अिनके तमाम बीमारोंका सर्वे किया जाय और जां लॉग केंद्र में जाने के लिये तैयार नहीं हैं अुम्को अुम्के घर बैठे दवा दिलाने का अिन्तजाम किया जाय। जो गोर्लियां आपके पास आओ हैं वे अच्छी हैं, अुम्को घर घर में तकसिम करने का अिन्तजाम किया जाय। और अिनकी हालत बुरी हो चुकी है अुम्को वहां से फौरन मुन्तकिल किया जाय और अिस केंद्र में अुम्को रखा जायगा वहां अुम्के रहने, खाने और पाने के खर्च की जिम्मेदारी हुकुमत को लेनी चाहिये। मुमकिन है अिस पर गवर्नमेंट यह कहे कि आज हमारी फायनानशियल पोजीशन अैसी नहीं है कि हम अितने मरीजोंके लिये खर्च कर सके। लेकिन मैं यह कर्हंगा कि अिसके लिये आप चाहें तो ज्यादा टेक्सेशन करें, कोअी परवाह नहीं है मगर अिस बीमारी को रोका नहीं गया तो हमारे स्टेट में बहुत बुरी हालत पैदा होगी। मैं वस्तुस्थिति को आपके सामने अपने खुद के अनुभव के आधार पर रख रहा हूं। किसी रिपोर्ट की बिना पर मैं यह नहीं कह रहा हूं। अभी अभी चार महिने पहले अेक प्रेस नोट निकला था अिसमें यह बताया गया था कि हजार में सिर्फ पांच मरीज हैं वास्तव में १०० में पांच मरीज हैं। अिस तरह के रिपोर्ट बिल्कुल झूठ हैं क्योंकि अिन मवाजियात का अभी ठीक तरह से सर्वे नहीं हुआ है। छोटे छोटे गावों के अंदर यह बीमारी बहुत फैली हुअी है और अुसकी रोकथाम का माकूल अिन्तजाम नहीं है। अपने संसर्ग से दूसरों को बीमारी होगी अिसलिये किस तरह से बचकर रहना चाहिये अिसका भी बुन्हे ज्ञान नहीं है। किसी घर में अगर कोअी बूढ़ा महारोग से बीमार हो गया तो अुसके बच्चे तो अुसको घर से निकाल नहीं सकते। घर के मर्द और औरतें देहातों में खेतों पर काम करने के लिये जाते हैं यह बूढ़ा छोटे छोटे बच्चों को सम्हालता है और अिस तरह से अनजान में अपनी बीमारी का अुन पर भी असर करता है। दस पंचरा साल में वे बच्चे भी अिस बीमारी में मुन्तिला हो जाते हैं। मैं आनरेबल मिनिस्टर साहब से और अिस डिपार्टमेंट के मुख्य अधिकारियों से गुजारिश कर्हंगा कि वे तमाम देहातों का सर्वे करे और सच्ची हालत को पहले मालूम कर लें। जो प्रेस नोटस निकलते हैं वे बिल्कुल गलत होते हैं। मैंने बताया कि तपेदिक की बीमारी से भी यह बीमारी ज्यादा है। सिर्फ बिल बनाने से यह दूर होनेवाली नहीं है। कहा जाता है कि अिस बीमारी को दूर करने के लिये अिन्तजाम किया है गया है लेकिन देहातों में अिसकी रोकथाम के लिये कोअी कुछ नहीं करता। दिन ब दिन बीमारी बढ़ती ही जा रही है। आप यहीं की बात देखिये। हैदराबाद की सबकों पर महारोगी अीख मंत्रते हैं। अुम्के बारे में यहां यह कानून है कि कोअी पुलिस अफसर बुन्हे देखें तो अुम्को तुरंत महारोग केंद्र में भेज दिया जाय। लेकिन आज तक किसी भी पुलिस अफसरने

जिस पर अमल नहीं किया और जमीनी तरह से मेरा यह ख्याल है कि जिस बिल के जरिये भी कोअी डाक्टर अमल नहीं करेगा। हेल्थ डिपार्टमेंट की तरफ से जिसके लिये सर्व्यूअर भी जारी किया गया था, जिसके लिये जगह जगह जो डाक्टर और कंपौडर भी मुकर्रर थे उनको १५ रु. अलायुन्स भी दिया जाना है कि वे गांव गांव जाकर बाजारों में जहां कहीं ऐसे रोगी दिखें वहां उनको अिजकेशन दियें जाय। लेकिन मैंने देखा है कि कभी किसी डाक्टर या कंपौडर ने जिस तरह से अिजकेशन नहीं दिये हैं। लेकिन बाकायदा हर वकन जूठी रिपोर्टें लिखकर अपने पैमे गवर्नमेंट से वसूल करते हैं। जिसलिये मेरा यह मुझाब है कि जिसके लिये ज्यादा टेक्सेशन करना पड़े, ज्यादा खर्च करना पड़े लेकिन गांव गांव में महारोग केंद्र खोलने चाहिये। आज जो गोलियां निकली हैं उनकी वजह से हर जगह डाक्टर भी रखनेकी जरूरत नहीं है। गांव में किसी जिम्मेदार गस्स को गोलियां बांटने का काम दिया जा सकता है और महीने दो महीने के बाद अुम अिलाके के हेड क्वार्टर का डाक्टर वहां जाकर देख सकता है कि वहां के बीमारों को हालत कैसी है। मेरा यह तजुर्बा है कि कम से कम तीन साल तक अिलाज करना पड़ता है तब कहीं रोगी ठीक मालूम होता है। यह अेक बहुत लंबा अिलाज है जिस लिये देहातों में दूर दूर के फासले पर रहनेवाले कास्तकार आपके केंद्र में आकर काम धंधा छोड़कर रहने के लिये राजी नहीं हो सकते। वे कहते हैं कि अेक महीना हमने आपकी गोलियां खायीं लेकिन कुछ फर्क नहीं हुआ, तकदीर ही फूट गया है, हम कभी ठीक नहीं हो सकते जिस तरह से उनमें अेक तरह की निराशा पैदा हो जाती है। जिसलिये मेरा सुझाव है कि गांव गांव में केंद्र खोलकर गोलियां बांटने का अिन्तजाम किया जाना चाहिये और जो मुतासिर मरीज हैं उनको फौरन मुख्य केंद्रों में मुल्किल किया जाना चाहिये और जो मुतासिर मरीज हैं उनको फौरन मुख्य केंद्रों में मुल्किल किया जाना चाहिये। डिचपल्ली में अेक केंद्र है, उसके लिये गवर्नमेंट की तरफ से करीब ५० हजार रुपये सालाना डोनेशन दिया जाता है। तीन चार महीने बड़ी मुश्किल से लोग वहां रहते हैं और थोड़ा सा अिलाज हुआ न हुआ, वहां से वापस चले आते हैं। मेरा यह भी तजुर्बा है कि डिचपल्ली, अुस्मानाबाद और नारायणपेट में इसके केंद्र हैं लेकिन वहां परभी ठीक अिलाज नहीं किया जाता, कोअी डाक्टर मरीजों से हिलमिल कर, उनको अच्छी तरह से जांच कर दवा दारू करने के लिये तैयार नहीं होता। वे हमेशा डरते रहते हैं कि कहीं हमको ही यह बीमारी न हो जाय जिसलिये वे बीमारों से दूर रहने की कोशिश करते हैं। जिससे बीमारों में भी विश्वास पैदा नहीं होता। मेरे मीजे में जो अेक क्लिनिक है वहां अेक अिन्स्पेक्टर है, वही अेक जैसा सक्स मैंने देखा जो अच्छी तरह से काम करता है। डा. शामराव नामी अेक सज्जन हैं जो ख्याल पेसनर हैं, वे भी दिलचस्पी से काम करते हैं लेकिन आम तौर पर देखा जाता है कि कोअी डाक्टर किस में काम करने के लिये तैयार नहीं होते। डिपार्टमेंट से भी मैंने मालूम किया था लेकिन वे कहते हैं कि इसके लिये कोअी डाक्टर भी मिलना मुश्किल है। मरीजों के साथ बिल कर काम करनेवाले डाक्टर भी नहीं मिलते यह आज की मुश्किल है। जिस बिल को पास करने से इस रोग की रोकथाम होनेवाली नहीं है। जहीराबाद में एक केंद्र है, उस पर कोअी पैसा खर्च किया जाता है लेकिन कोई रोगी वहां नहीं जाते हैं और माकूल अितजाम भी वहां नहीं होता है। और मुसलसिल तीन साल तक कोई मरीज कास्तकार वहां रह भी नहीं सकता क्यों कि उसके खाने पीने का अितजाम वहां नहीं किया जा सकता। जब तक पूरा अितजाम नहीं किया जाता है वह बीमारी रुक नहीं सकती। और अगर रोकथाम नहीं की तो मुझे डर है अगले पचास

سال के अंदर इसका परसेंटज ७५ तक बढ़ जायगा। मां और बाप को यह बीमारी हो तो उनके बच्चों को भी पचीस तीस साल की उम्र तक यह बीमारी अपने आप हो जाती है। हिंदुस्तान के महान् वैद्यक धास्त्र आयुर्वेद में इसको इसीलिये महारोग कहा जाता है कि यह सब से भयानक रोग है, सारे रोगों का महाराजाधिराज है। यह इतनी आसानी से दूर नहीं हो सकता बल्कि एक खान-दान में यह रोग हो जाने के बाद वह सात पीढ़ियों तक चलता रहता है इतना यह भयंकर रोग है। इसके लिये दो चार हजार रुपये खर्च करने से या एक दो बिल बनाने से यह दूर नहीं किया जा सकता। गवर्नमेंट इसके लिये ज्यादा रुपये खर्च करे, आखिर अब्बाम के बहुत फायदे की यह चीज होगी। यह बीमारी ज्यादा से ज्यादा गरीबों में फैली हुई है और उनकी कोई सुनवाई नहीं होनी, वे ज्यादा प्रोपागंडा नहीं कर सकते, इनकी तरफ कोई ख्याल नहीं देते और उनकी कोई रिपोर्ट भी नहीं होनी। और आपकी रिपोर्ट पर हमारा भरोसा नहीं। अभी हैजा हुआ था तो मैंने देखा कि कितनी गलन रिपोर्ट दी जाती है। जहां २५० लोग मर गये वहां सिर्फ ७ लोग मरने की रिपोर्ट आती है। नांदेड में वझर नाम के गांव में ३६० लोग मर गये और रिपोर्ट आती है कि सिर्फ ११ लोग मर गये। कई जगह तो यह हुआ कि बावलियों में डालने के लिये डाक्टरों ने ब्लीचिंग पावडर दी। लोगों ने वह सब की सब डाल दी। नतीजा यह हुआ कि वह पानी पीकर ही बहुत से लोग मर गये। वझर में करीब ३६० आदमी यही ब्लीचिंग पावडर का पानी पीकर मर गये। आपके डाक्टरों ने यह ब्लीचिंग पावडर लोगों को क्यों दी और अगर दी तो उनको ठीक तरीका क्यों नहीं बतलाया। उदगीर में मैंने देखा कि वहां इन्स्पेक्टरों को गांव गांव में जाकर घर घर में टीका लगाने के लिये हुक्म दिये गये थे। मैंने गांवों में जाकर पूछ ताछ की तो कई जगह पता चला कि वे सिर्फ आये और वैसे ही चले गये। किसी को टीका नहीं लगाया और इवर रीपोर्ट भेजी जाती है इतने इतने लोगों को टीका लगाया गया। इस तरहसे बहुत गैरजिम्मेदाराना काम होता है और रिपोर्ट यहां आती हैं। उसकी तरफ ख्याल देने की जरूरत है। आखिर में मैं आनरेबल मिनिस्टर साहब से इस्तदुआ करूंगा कि इस महारोग की रोकथाम के लिये ज्यादा ध्यान देने की जरूरत है।

The House then adjourned for Recess till Five of the Clock

The House re-assembled after recess at Five of the Clock

[MR. DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

شری مٹی شانتاپائی (مکتھل آتما کور - عام) - اسپیکر - پریسی کا جو بل یہاں پیش ہوا ہے اس پر ہماری ماؤں بہنوں بھائیوں سب کو سوچنے کی ضرورت ہے - اس پر کسی کو اعتراض کی گنجائش نہیں ہے - آنریبل ممبر نورمل نے کہا کہ اس کے لئے فوجداری جانا پڑیگا - پولس میں جانا پڑیگا - لیکن اس میں تو ایسا نہیں ہے - کوئی زبردستی نہیں ہے - ہم دیکھتے ہیں کہ اس سے ہماری ماؤں بہنوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے - ہندو دھرم اور مسلم دھرم میں یہ ہے کہ میلک بیوی کو ایک جگہ رکھ کر سیوا کرنا پڑتا ہے - اس ایکٹ کے لحاظ سے یہ پابندی پریسی کے مریض پر لگائی جا رہی ہے کہ وہ ۱۰ - ۱۵ میل دور رکھ کر دواخانہ میں اپنا علاج کرائے - یہ بہت اچھا ہے -

میں اپنی کانسی ٹیونسی نارائن پیٹھ میں دیکھتی ہوں وہاں کی آبادی ۲۰ ہزار ہے وہاں گورنمنٹ نے اس کے لئے دواخانہ کھولا ہے۔ لیکن وہاں یہ شکایت ہے کہ مریضوں کو کٹانے پینے کے لئے برابر نہیں دیا جاتا۔ برابر اس کا انتظام نہیں ہے۔ میں کہونگی کہ دوسرے کھوں میں پیسے کم کر کے بلکہ اسمبلی کے خرچ کو گھٹا کر لپریسی کے علاج میں زیادہ پیسے دیکر اسکو بہتر بنایا جائے۔ نارائن پیٹھ میں ۲۰ ہزار آبادی ہے لیکن ۴۰-۵۰ مریضوں کا دوا خانہ ہے مریض ہزار دیکھ ہزار ہیں۔ وہ لوگ کہاں جائیں۔ ٹی۔ بی کے لئے وقار آباد میں یراگہ میں دوا خانے ہیں وہاں مریض کو علاج کے لئے دو تین سال رہکر علاج کرانا پڑتا ہے۔ اسی طرح اسکے علاج میں بھی وقت لگ سکتا ہے۔ اس بل کو جلد سے جلد منظور کرنے کے لئے میں اپوزیشن کے بھائیوں سے پرارتینا کرونگی۔ میں ٹی۔ بی ہسپتال میں وزیر کی حیثیت سے گئی تھی تو وہاں بیٹروں سے پوچھی کہ وہ کب سے ہیں انہوں نے بتایا کہ ۴-۵ سال سے وہ زیر علاج ہیں۔ آنریبل ممبر کہتے ہیں کہ ان علاجوں سے کون اچھا ہوتا ہے۔ میں کہونگی کہ اگر اچھے نہیں ہوتے تو کیا گورنمنٹ کو اسکی خوشی ہے کہ لوگوں کو بلا وجہ لاکر دواخانوں میں رکھ لیں۔ میں اپیل کرونگی کہ لپریسی کے لئے زیادہ سے زیادہ پیسہ خرچ کر کے اسکو روکنے کا انتظام فرمائیں۔ آنریبل ہلتھ منسٹر نے یہ ایکٹ لاکر خاص کر بھنوں پر بڑا اپکار کیا ہے کیونکہ انہیں اپنے بیٹے بھائی یا بی کی سیوا کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ مرض ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا آدمی مریض کے قریب رہے تو وہ بھی بیمار ہو جاتا ہے۔ ایک سے چار آدمی مبتلا ہو جاتے ہیں۔ میں ایک دفعہ محبوب نگر میں معلوم کر لی کہ یہ مرض کیسے بڑھتا ہے۔ اس مرض میں ایک کپڑا ہوتا ہے۔ اسلئے آنریبل ممبر شری مادھو راؤ نے جس طرح کہا ہے اس پر زیادہ پیسہ خرچ کریں بھی تو کوئی مضائقہ نہیں۔ دوا خانوں پر زیادہ خرچ کیا جائیگا تو زیادہ روگی اچھے ہونگے۔ اس میں جبر یا زبردستی کا کوئی معاملہ نہیں ہے۔ نہ مجسٹریٹ ہے نہ پولس ہے نہ فوجداری ہے۔ یہ بیماری تو خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے۔ جسم پر لال رنگ آ جاتا ہے سو جن آتی ہے اور معلوم ہو جاتا ہے۔ یہ مرض خود دشمن بنکر ظاہر ہو جاتا ہے۔ پولس کی رپورٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ اسلئے اس بل کو جلد سے جلد منظور کر لینے کی میں درخواست کرونگی۔ آنریبل منسٹر سے یہ کہونگی کہ نارائن پیٹھ میں زیادہ روگی ہیں وہاں زیادہ دواؤں اور انجکشنوں کے ذریعہ اس مرض کو دور کریں تو اچھا ہے۔

श्री. बाबनराव बेशमुख:—(मोमिनाबाद) अध्यक्ष महाराज, आरोग्य मंत्र्यांनी हे जे महारोग निवारण बिल बाबले आहे आणि ज्यावर ह्या हायसमध्ये चर्चा होत आहे त्या बद्दल जेक शोन कल्याणी सांगितले की या बिलाला विरोध करू नका. खरोखर हें बिल चांगले आहे पण त्याला काय बाबले करण्यासाठी सुचवून सभासदांचे कर्तव्य आहे म्हणून मी माझ्या कांहीं सूचना सभागृहापुढे मांडतो. मला वासा आहे की त्या माग्य होतील.

या बिलावर बाबल करताना कांहीं तज्ञ लोकांनीहि भाषणे केली आणि त्यांनी कांहीं सुचना केत्या आहेत. बाकीच्या ज्या बाबतक सुचना आहेत त्या मी आतां सांगणार आहे.

मुचता अशा का मावजांक ठिकाणी अशा रोग्यांना जऊं देऊं नये. शाळा द्याव्यात, न्हाव्याची दुकाने, उद्याने वगैरे ठिकाणी ते राहू नये. अशा रोग्यांच्या अमल्यामुळे त्यांचा फैलाव होतो. अस्मानावाद जिल्ह्यांत हा रोग जास्त प्रमाणात आहे. माव जावयाला काही आकडे देतो ते फार बुद्धिबळक आहे. अस्मानावाद जिल्ह्यात महाराष्ट्राचे प्रमाण १००० मावसांला ८ असे होते. आता गतवर्षीच्या खानेसुमारी प्रमाणे हे प्रमाण १००० मावसांला ११ असे आहे. या जिल्ह्यात याचा फैलाव जास्त कां झाला काही मावसां येत नाहीत. पण येथील लोक म्हणतात की या जनरल इलेक्शन नंतर हा रोग जास्त फैलावला आहे. ते असेही म्हणतात की आमचे दुर्दैव आहे की आमच्या जिल्ह्यातील माव मंत्री असून याचा काही बंधोवस्त करीत नाहीत आणि महाराष्ट्राच्या किड्यांना मंत्री मंडळातही प्रवेश केला आहे. माजी खात्री आहे की, आरोग्य मंत्री व कॅबिनेट मंत्री डॉक्टर ह्या किड्यांचा संपूर्ण नायनाट करतील. मागे निजामाने या रोगाकरिता प्रतिबंधक केंद्र डिचपल्ली येथे उघडले होते. माजी आरोग्य मंत्र्यांनीही नारायणपेठ व अस्मानावाद येथे दोन केंद्रे उघडली होती. या रोगाचा रोगी जर दवाखान्यात गेला तर त्याला बरोबर औषध देण्यात येत नाही व त्याला डॉक्टर मागतात की औषधे नाहीत. आतांच अंका ऑनरेबल मंत्र्यांनी सांगितले ते बरोबर आहे की आजकालचे डॉक्टर निव्वळ पैशाकडे पाहणारे आहेत. अस्मानावाद लेप्रसी दवाखान्यात रोग्यांना रेशन मिळत नाही व त्यांचेकडून कामे ही करून घेतली जातात. त्यांचे रक्ताने भगलेले हान असतात. त्यांच्या कडून त्यांचे मागे चपरासी ठेवून कामे करवून घेणे बरोबर नाही. तुम्ही प्रचाराच्या दृष्टीने हे बिल पास करीत आहात हा आमचा आरोप नाही पण मागच्या अनुभवाने तसे म्हणावे लागते. कंपलमरी प्रायमरी अज्युकेशन अॅक्ट (Compulsory Primary Education Act) पास केला पण बीड जिल्ह्यात तो फक्त पांचव्या गांवात लागू केला आहे यावरून काय म्हणावे ?

दुसरी सूचना अशी की जे दवाखाने आहेत तेथील डॉक्टरांना अशी ताकीद दिली पाहिजे की महाराष्ट्राच्या अज्युकेशन, गोळ्या बरोबर मिळाल्या पाहिजेत. कित्येक लोकांच्या अशा तक्रारी आहेत की त्यांना बरोबर औषध मिळत नाही. अशा तऱ्हेच्या तक्रारी या पुढे कायद्याने येऊ नयेत अशा खबरदारी घेतली पाहिजे. त्याच बरोबर औषधाच्या पेट्या काही तालुक्यांत निरनिराळ्या आहेत त्यांना चांगले (ट्रेनिंग) शिक्षण दिले पाहिजे आणि त्यांच्या जवळ योग्य औषधे दिली पाहिजेत व त्यांचे कडून उपचार करविले पाहिजेत. हेल्थ-अन्सपेक्टर ज्यावेळी ते खेड्यापाड्यातून दोरे करितात तेव्हा त्यांनी औषधे बरोबर बाळगून अशा रोग्यांना द्यावीत.

या कायद्याप्रमाणे पोलीसला काही अधिकार मिळावयाचे आहेत. मला वाटते ते त्यांचा दुसऱ्याय करतात. कारण पोलीसांना कोणत्याही अधिकाराचा दुरुपयोग करण्याची संवयच आहे याची आपल्याला चांगली कल्पना आहे. म्हणतातना की माकडाच्या हातात कोलात दिली आणि त्याला जर दाख पाजली तर ते जसे माकड चेष्टा करतात तसे हांणार आहे. अंखाद्या माणसाला देवीचे किंवा दुसरे साधे चट्टे दिसले तरी ते त्याला धमकी देऊन त्याच्याकडून दहा पांच रुपये वसूल केल्याशिवाय राहणार नाहीत.

• शेवटी मी आरोग्य मंत्र्यांना विनंती करतो की, त्यांनी हे बिल निव्वळ कागदी न राहू देता योग्य रितीने अमलात आणावे अंबडे सांगून मी आपले भाषण संपवितो.

श्री. तुलसीराम कांबळे (उ.प्र. महफुज) :—माननीय उपाध्यक्ष महोदय, आज इस हाउस के सामने जो विधेयक लाया गया है उसकी सारे स्टेट में बड़ी आवश्यकता थी। यह ज़ेक बहुतही महत्वपूर्ण बिल है यह बिल देरी में ही क्यों न हो लेकिन आज इस असेंबली के सामने लाया गया है इसलिये मैं ऑनरेबल मिनिस्टर साहब को धन्यवाद देते हुए बिल का स्वागत करता हूँ। सिर्फ़ उस्मानाबाद जिले में ही नहीं बल्कि सारे हैदराबाद स्टेट में यह रोग बहुत तेजी से बढ़ रहा है। इसके कुछ आंकड़े मैं आपके सामने रखना चाहता हूँ दस वर्ष पूर्व उस्मानाबाद जिले में एक हजार जन संख्या में इस रोग में पीड़ित लोगोंका प्रतिशत प्रमाण आठ था वह आज दस साल बाद एक हजार जनसंख्या में ग्यारह हो गया है। विदर् जिले में यह प्रमाण प्रति हजार ६ था अब प्रति हजार ८॥ हुआ है। इसमें यह बात जाहिर होती है कि गये दस साल में इसका प्रमाण कम होने के बजाय ज्यादा बढ़ रहा है। अगर इसको न रोका जाये तो प्रतिसैंकडा १० या उससे भी ज्यादा बढ़ जायगा इसको रोकना अत्यंत आवश्यक है। यह एक संसर्गजन्यरोग है। और हॉटेल आदि सार्वजनिक स्थानों में यह लोग जाते हैं तो रोग बढ़ने का ज्यादा संभव होता है। क्योंकि इस रोग के कीटाणु गरीर में बहुत जल्द प्रवेश करते हैं। और यह रोग बड़ी तेजी से इस रोग का प्रतिबंध कैसे किया जाय इसके बारे में मैं आपने कुछ सजेशन, सूचनायें मिनिस्टर साहब के सामने रखना चाहता हूँ। इसके बढ़ने के दो प्रकार हैं, एक तो यह रोग अनुवंशिक हो सकता है जो कि माता या पिता से आता है और और दूसरे संसर्ग से होता है। माता-पिता को यदि यह रोग है तो वह उनके बच्चों में भी आता है। ज्यादा तर यह रोग नवयुवकों और बच्चों ज्यादा तेजीसे बढ़ता है इस लिये शादी से पहले उनकी डॉक्टरों जांच होना बहुत जरूरी है। और यदि किसी में इस रोग के जंतु पाये जाय तो उसे शादी करने से कानून न रोकना चाहिये जैसे आदमी ने शादी की तो वह एक पारिवारिक रोग हो जाता है और उन से होनेवाली संतान को निश्चित रूप में रोग से ग्रसित होना पड़ता है। हमारे स्टेट में १९६ दवाखाने हैं। इन सब दवाखानों में यदि इन सब महारोगियों को दाखिल किया जाय तो फिर सब के लिये वहां जगह ही नहीं होगी। इतने ज्यादा रोगी हैं इस लिये इनके स्वतंत्र अस्पताल खोलने चाहिये और बाहर भी खानगी दवाखानों में इलाज की व्यवस्था करनी चाहिये। वनी वसी जो इस रोग पर एक नई दवा निकली है 'सल्फोनइज' वह दी जाय तो यह रोग जल्द वन्ध हो सकता है। उसके लिये खानगी दवाखानों में भी उसका इंतजाम किया जाना चाहिये।

और भी इसके बाद में एक सजेशन ऑनरेबल मिनिस्टर साहब को देना चाहता हूँ वह यह है कि जर्मनी में बहुत वर्ष पहले इस रोग का बहुत ज्यादा फैलाव हुआ था उस समय वहां के हेल्थ मिनिस्टर ने एक बड़ा उपाय किया था कि जिन लोगों को ऐसा रोग है उन्हें संतान न हो इसके लिये उन्होंने उस नस का ऑपरेशन किया जिस से ऐसे लोगों को फिर कभी संतति न हो। अगर हमारे यहां भी इसी तरह का कोई उपाय किया जायेगा तो यह रोग ज्यादा नहीं बढ़ेगा इस लिये ऐसे इलाज का प्रबंध करना चाहिये।

फिरसे इस बिलका स्वागत करते हुए कहूंगा कि मैंने इस बिल के बारे में ऑनरेबल मिनिस्टर साहब को दो तीन सजेशन (सूचनायें) दी हैं उसको मंत्री महोदय इस कानून में प्रविष्ट करने का प्रयत्न करेंगे ऐसी आशा है। इतना कहते हुये मैं अपना भाषण समाप्त करता हूँ।

ఇంకా హైదరాబాదు ప్రేటులో డబ్బు ఉన్న ధనవంతులు ఉంటారు. వాళ్ళకు కూడా యీ జబ్బు వుండే చెవులు ఉబ్బిపోతే రూమాలనుట్టు కొంటారు. కాళ్ళకుగాని చేతులకుకాని యీ జబ్బు వుంటే పైజామాలు తొడుక్కొని యీ జబ్బులను దాచుకొంటారు. కాబట్టి యీ జబ్బులున్న వ్యక్తివారిని తీసుకుపోవాలి. ఇటుమంటివారిని నిర్బంధంగా తీసుకువెళ్ళడానికి భానుమవ్వ కోవడంకాదు, సంఘం కూడా వచ్చుకోవాలి. కొందరు సభ్యులు ఏమంటున్నారు. టీ రెవెన్యూబోర్డు వారు భూములిప్పిస్తామని చెప్పి ఏదైతే కాచానుతెచ్చి భూములు లేకుండా చేశారో, ఆర్లాగ్ యీ ముత్తీరు యీ ఖానును తెచ్చి మందులు లేకుండాచేసి మనుష్యులను చంపుతారని అంటున్నారు. అలా అనడానికి వీలులేదు. ఈ కుష్టురోగులను గురించిన బిల్లును అందరూ సహకరించి, దీనిని ఒక్కరుకూడా వ్యతిరేకించకుండా దీనిని అమలులో పెట్టించడానికి మనం అందరం ఒప్పుకోవాలని మనవి చేస్తున్నాను. కాబట్టి కుష్టురోగులలో పాటు అవయవాల్ని లేనివారిని గూడా సంఘంలో లేకుండా చేసి, వాళ్ళను డోళ్ళో లేకుండా చేసి వాళ్ళందరినీ ఒకేచోట ఎక్కడో ఒక చోట దూరంగా వుంచాలని కోరుతున్నాను. దీనిని గురించికూడా ఒక ప్రొవిజన్ బిల్లులో ఏర్పరచాలని కోరుతున్నాను. గర్బిణీస్త్రీలు సామాన్యంగా ఇటువంటి అవయవాలు లేనివారినిచూస్తే తమకుకూడా అటువంటి సంతానము కలుగుతుందని అంటారు. అందుచేత గర్బిణీస్త్రీలు వీరిని చూస్తే అపరిమితంగా భయపడుతుంటారు. ఇది చాలా భయంకరమైన విషయం కాబట్టి, యీ అవయవాలులేని వాళ్ళందరినీ కూడా సంఘంలో లేకుండా చేయాలని కోరుతూ నా ఉపవాగ్దాన్ని ముగిస్తున్నాను.

* **శ్రీ. పివబసవనగౌడ (సింధనూరు) :**— మాన్య అధ్యక్షరే,

ఈ రోజుగవు గవర్నమెంట్ రోజుగగళాద “ గనోరియ” ఇత్యాది రోజుగగళ చ్యేశి ఒందు ఎందు ననగి శిధిద మట్టిగి బోలబట్టి. జనరు హల్లిగళల్లి ఇంతక రోజుగగళింద

ಬಹಳವಾಗಿ ಸರಳುತ್ತಿದ್ದಾರೆ. ಆರೋಗ್ಯವಂತರನ್ನಾಗಿ ಮಾಡುವುದು ಸರ್ಕಾರದ ಅದ್ವೈತ ಕರ್ತವ್ಯವಾಗಿದೆ. ಇದನ್ನು ಪ್ರತಿಬಂಧಿಸಲು ಸರ್ಕಾರವು ಕ್ರಮಗಳನ್ನು ಕೈಕೊಂಡು ಅಲ್ಲಲ್ಲಿ ರಕ್ಷಣಾ ಕೇಂದ್ರಗಳನ್ನು ಎರ್ಪಡಿಸುವುದು ಅತಿ ಮುಖ್ಯವಾದುದೆಂದು ನಾನು ತಿಳಿಸಬಯಸುತ್ತೇನೆ. ನನ್ನ ವಿಚಾರದಲ್ಲಿ ಪ್ರತಿ ಜಿಲ್ಲೆಗೂ ಕನಿಷ್ಠ ಎಂದರೆ ಒಂದು ಕೇಂದ್ರವಿದ್ದರೆ ಈ ರೋಗದ ನಿವಾರಣೆ ಸರಿಯಾಗಿ ಆಗುತ್ತದೆಂದು ನನ್ನ ಅಭಿಪ್ರಾಯ. ನಾವು ನೋಡುವುದರಲ್ಲಿ ಅಲ್ಲಲ್ಲಿ ರೋಗಗಳಿವೆ. ಮತ್ತು ಸ್ವಲ್ಪರೂ ನೋಡುತ್ತಲೇ ಇದ್ದಾರೆ. ಇಂತಹ ರೋಗಗಳನ್ನು ಸರಿಯಾದ ಕೇಂದ್ರಗಳಿಗೆ ಸೇರಿಸುವ ಕ್ರಮ ಕೈಗೊಳ್ಳುವುದರಿಂದ ಬಹಳ ಅನುಕೂಲವಾಗುತ್ತದೆ. ಈಗ ಸಾರ್ವಜನಿಕರು ಎಷ್ಟೋ ಕಡೆ ಹೀಗೆ ಪಾಡುಪಡುತ್ತಿದ್ದಾರೆ ಈ ರೋಗವು ಎಲ್ಲೆಲ್ಲಿರುವುದೋ ಅಲ್ಲಿ ಸಾರ್ವಜನಿಕರ ಸಹಾಯದಿಂದ ಇಂತಹ ಕೇಂದ್ರಗಳಿಗೆ ಕಳುಹಿಸಲು ಆಗುತ್ತದೆ. ಆದರೆ ಮನಃಪೂರ್ವಕವಾಗಿ ಯಾರು ಇತ್ತ ಕಡೆ ಗಮನ ಕೊಡದಿರುವುದು ಬಹಳ ಶೋಚನೀಯದ ಸಂಗತಿ. ಆರೋಗ್ಯ ಕೇಂದ್ರಗಳಿಗೆ ಇಂತಹ ರೋಗಗಳನ್ನು ಕಳುಹಿಸಿ ಈ ರೋಗವನ್ನು ತಡೆಗಟ್ಟುವುದು ಬಹು ಮುಖ್ಯ ವಿಷಯ. ಈ ರೋಗದ ಚಿಕಿತ್ಸೆ. Allopathy Doctor ಗಳಿಂದ ನಡೆಯುತ್ತಿದೆ. ಇದೊಂದೇ ಚಿಕಿತ್ಸೆ ಸಾಲದೆಂದು ನನ್ನ ವಿಚಾರ. ಆಯುರ್ವೇದ ವೈದ್ಯರುಗಳಿಗೂ ಕೂಡ ಸರಿಯಾದ ಅನುಕೂಲತೆಗಳನ್ನು ಒದಗಿಸಿ ಕೊಡುವುದು ಅವಶ್ಯವೆಂದು ನಾನು ಸೂಚಿಸುತ್ತೇನೆ. ನಮ್ಮ ಆಯುರ್ವೇದದಲ್ಲಿಯೂ ಕೂಡ ಅನೇಕ ಯೋಗ್ಯರಾದ ವೈದ್ಯರುಗಳು, ಈ ರೋಗವನ್ನು ತಡೆಯುವುದಕ್ಕೆ ತಕ್ಕರಾಗಿದ್ದಾರೆಂದು ನನಗೆ ತಿಳಿದು ಬಂದಿದೆ. ಆದರೆ ನಮ್ಮ ಸರ್ಕಾರದವರು ಇತ್ತ ಕಡೆ ಗಮನ ಕೊಟ್ಟಂತೆ ತೋರುವುದಿಲ್ಲ. ಅವರಿಗೆ ಸರಿಯಾದ ಅನುಕೂಲತೆಗಳನ್ನು ಒದಗಿಸಿ ಕೊಡದಿರುವುದರಿಂದ ಈ ರೋಗವನ್ನು ತಡೆಯಲು ಸಾಧ್ಯವಾಗಿಲ್ಲ. ಇದ ಕ್ಲೋಸ್ಟರವಾಗಿ ಆಯುರ್ವೇದ ವೈದ್ಯರಿಗೆ ಇದರ ವಿಷಯವಾಗಿ ಬಹುಮಾನಗಳನ್ನು ಕೊಡುವುದು ಸೂತನ ಶೋಧನೆಗಳನ್ನು ಮಾಡುವುದಕ್ಕೆ ಅವರಿಗೆ ಅನುಕೂಲತೆಗಳನ್ನು ಕಲ್ಪಿಸಿಕೊಡಬೇಕೆಂದು ನಾನು ಸಂಬಂಧಪಟ್ಟ ಮಂತ್ರಿಗಳಿಗೆ ವಿಜ್ಞಾಪನೆ ಮಾಡಿಕೊಳ್ಳುತ್ತೇನೆ. ಮತ್ತು ಇದರ ಬಗ್ಗೆ ಸರ್ಕಾರವು ಇದಕ್ಕೆ ಬಡ್ಡಿ ಟ್ರಸ್ಟ್ ಕೊಡತೆಯನ್ನು ಮುಂದು ಮಾಡಬಾರದೆಂದು ನನ್ನ ವಿಜ್ಞಾಪನೆ. ಏಕೆಂದರೆ, ನಮಲ್ಲಿ ಅನೇಕ ಕೊಡಗೈದಾತರು, ಧನವಂತರೂ ಇದ್ದಾರೆ. ಸರ್ಕಾರವು ಇವರನ್ನು ಅಪೇಕ್ಷಿಸಿದರೆ ಇದಕ್ಕಾಗಿ ಹಣವನ್ನು ಕೊಡಲು ಮುಂದೆ ಬರುವರು. ಆದರಿಂದ ಎಷ್ಟೋ ಕೇಂದ್ರಗಳು ಸ್ಥಾಪಿಸಲ್ಪಟ್ಟು ಈ ರೋಗ ನಿವಾರಣೆಗೆ ಸಾಧ್ಯವಾಗುವುದು. ಮತ್ತು ಎಷ್ಟೋ ಕೊಡಗೈದಾತರು ಇಂತಹ ರೋಗನಿವಾರಣೆಗೆ ಹಣವನ್ನು ತಾವಾಗಿಯೇ ಕೊಡಲು ಮುಂದು ಬರುವರು. ಮತ್ತು ರೋಗಗಳನ್ನು ರಕ್ಷಣಾಕೇಂದ್ರಗಳಿಗೆ ಸೇರಿಸಲು ಜನರೂ ಕೂಡ ಸಹಕರಿಸಬೇಕು.

ಮತ್ತೊಂದು ಸೂಚನೆ. ಏನೆಂದರೆ, ಅನೇಕರು ಇಂತಹ ರೋಗಗಳಿಂದ ತಮ್ಮ ಜೀವನದಲ್ಲಿ ಬೇಸತ್ತುರುವರು. ಇಂತಹವರನ್ನು ಕೇಂದ್ರಗಳಿಗೆ ತೆಗೆದುಕೊಂಡು ಹೋಗಿ ಅಲ್ಲಿ ಚಿಕಿತ್ಸೆಮಾಡಿ, ಇಂತಹ ರೋಗಗಳು ಹರಡದಂತೆ ಕ್ರಮಗಳನ್ನು ಕೈಗೊಳ್ಳಬೇಕು. Plague ಗಾಗಿ ಇಲಿಗಳನ್ನು ನಾವು ಸಂಹರಿಸುವುದಿಲ್ಲವೇ ಇಂತಹ ತತ್ವವನ್ನು ಇಲ್ಲಿಯೂ ಅನುಸರಿಸಿ ಈ ರೋಗವು ಹರಡದಂತೆ ಮಾಡಬಹುದೆಂತ ನನ್ನ ಸಲಹೆ. ಈ ರೀತಿ ಹಿಂಸಾ ತತ್ವದಿಂದ ಅಕ್ಟೋನೂ ತೊಂದರೆಯಾಗುವುದಿಲ್ಲವೆಂತ ಕಾಣುತ್ತೆ. ಒಂದು ಪಕ್ಷ ಎಲ್ಲ ಜೀವಗಳಲ್ಲಿಯೂ “ಜೀವಾತ್ಮ” ಎಂಬುದಿದೆ. ಅದಕ್ಕೆ ನಮ್ಮ ಒಂದು ಪ್ರಯೋಗವಿದ್ದರೆ ಇಲಿಗಳಲ್ಲಿಯೂ ಏಕೆ ತಾವು ಹಿಂಗೆ ವಿರ್ಪಡಿಸಬೇಕು ಎಂಬುದು ನನ್ನ ವಿಚಾರ.

ಅವರಿ ಈ ವಿಷಯ ಬಲ್ಲವರು ಸರ್ಕಾರದ ಮುಖ್ಯ ಅಧಿಕಾರಿಗಳು, ಇದರ ವಿಷಯವಾಗಿ ಗಮನ ಕೊಡಬೇಕು.

ಇಷ್ಟು ನನ್ನ ಸೂಚನೆಗಳನ್ನು ಮಾಡಿ ಸಸ್ಸ ಭಾಷಣ ವನ್ನು ಮುಕ್ತಾಯ ಗೊಳಿಸುತ್ತೇನೆ.

* **شری اناجی راؤ گوانے** (برینی) **مسر اسپکر سر -** آج جو قانون "ہاؤز کے سامنے" ہے اس کے لئے آنریبل منسٹر کنسرنڈ (Hon. Minister concerned) کو ضرور مبارکباد دینا چاہیئے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ جیسا کہ کئی آنریبل ممبروں نے اس بل کے ایمپلمینٹیشن (Implementation) کے متعلق شبہات ظاہر کئے ہیں میں بھی اپنے خیالات رکھنا چاہتا ہوں۔ ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ اس بل کی وجہ سے ان متعدد لوگوں کو جو مرض جذام میں مبتلا ہوں ارسٹ (Arrest) کرنے کے متعلق گورنمنٹ نے پولیس کو اختیار دیا ہے۔ ان کو ارسٹ کیا جا کر ایسے انسٹی ٹیوشنس (Institutions) میں جو اس کے لئے قائم کئے جائیں گے ان لوگوں کو رکھا جا کر ان کا علاج کیا جائیگا۔ یہ ایک اچھی چیز ضرور ہے اور خاص طور پر ایسے لوگوں کے لئے بھی وہاں انتظام کیا جائیگا جو پاپر لیپراسی پیشنٹ (Pauper Leprosy patients) ہوں یعنی غریب ہوں جو افورڈ (Afford) نہیں کر سکتے جو اپنا علاج نہیں کر سکتے اور حیدرآباد اسٹیٹ میں درپردہ بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا بھی وہاں انتظام ہوگا۔ یہ ایک اچھی چیز ہے لیکن میڈیکل ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ہم لوگوں کو جو تجربہ ہوا ہے وہ برا ہے اور دن بدن ایسا تجربہ ہوتا ہی جا رہا ہے۔ یہاں میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ ہر ڈسٹرکٹ اور تعلقہ کے ڈسپنسریز (Dispensaries) میں غریب لوگوں کو مفت دوائیں دینے اور ان کے کھانے پینے کا انتظام کیا گیا ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹروں کو جو تنخواہیں ملتی ہیں وہ کافی نہیں ہوتیں کیونکہ یہ لوگ پور فنڈ (Poor Fund) کے پیسوں کو بھی جو ان غریبوں کے کھانے وغیرہ کے لئے ہوتا ہے بجا طور پر استعمال کرتے ہیں۔ یہاں بھی کرپشن (Corruption) ہوتا ہے۔ اس قسم کی شکایتیں ہوئی ہیں ان شکایتوں کو دور کرنے کے لئے جب کبھی توجہ دلائی جاتی ہے تو وہی ہوتا ہے جو آج تک ہوتا آیا ہے۔ اس واسطے میں خاص طور پر آنریبل منسٹر صاحب سے یہ دریافت کرنے پر مجبور ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ ہمارا میڈیکل ڈیپارٹمنٹ جو سیوا کا ڈیپارٹمنٹ ہے اور جہاں پر ہیومنیٹیرین پائنٹ آف ویو (Humanitarian point of view) سے کام کرنا چاہیئے وہاں کے ڈاکٹر اور نرسس اور کام کرنے والوں میں ایسا مادہ کیوں نہیں ہے؟ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ان لوگوں کو تنخواہیں کم ہیں یا ان کو پیٹ بھر کھانا نہیں ملتا جس کی وجہ سے وہ چور بازاری کرتے ہیں۔ دواخانوں میں جو دوائیں ہوتی ہیں وہ دوسرے لوگوں کو بیچی جاتی ہیں اور ہم لوگوں کو جیالیاں دئے جاتے ہیں کہ دوا نہیں ہے۔ خاص طور پر میں برہمنی ضلع کے ڈاکٹروں کے جوابات سنانا چاہتا ہوں جو انہوں نے دئے تھے۔ جب کالا (Cholera) پھیل گیا تھا تو ان غریبوں کو جن پر کالا

کا ایک (Attack) ہوا تھا ہم نے اپنے بیسوں سے انہیں دواخانہ پہنچایا تو ہم کو جواب دیا گیا کہ ہمارے پاس دوائیں نہیں ہیں۔ آپ دوائیں اور ان کے کھانے پینے کا انتظام کیجئے تو یہاں رکھا جاسکتا ہے۔ ہم لوگوں کو اس سلسلہ میں چندہ کرنا پڑا اور چندہ سے ہی ان لوگوں کا علاج کیا گیا لیکن دواخانہ سے دوائیں نہیں دی گئی ہیں پو پھنا چاہتا ہوں کہ حالات ایسے کیوں ہیں؟ اگر اسی طرح کے حالات رہیں تو پھر آپ جو قانون بنارہے ہیں اس کا یہ اثر ہوگا کہ جس طرح آج کر یہ غریب لوگ بھیک مانگتے پھر رہے ہیں اسی طرح دواخانوں میں بھی آدھا پیٹ کھنا کرایک دوسرے کو نوجوتے ہوئے اپنی زندگی بسر کریں گے۔ ہندوستان میں دوسرے بھی دواخانہ جات ہیں وہاں جو ہمارے بنائی دواخانے چلا رہے ہیں وہاں ہیومنٹیرین ہائیٹ آف ویو (Humanitarian Point of view) سے لوگوں کی سیوا کی جاتی ہے۔ وہاں ہر شخص خوش سے جاتا ہے۔ وہاں غریب امیر کا بھید (Distinction) نہیں رکھا جاتا۔ مگر ہمارے یہاں کے ڈاکٹرس یہ دیکھتے ہیں کہ امیر ہم کو کب گھر پر بلائیگا۔ کب ہم اس کی سیوا کریں گے کب (۱) رویہ فیس وہ ہمیں دیگا۔ جب یہ چیزیں اون کے دماغ میں ہیں تو پھر یہ جو بل لایا جا رہا ہے اس کا مقصد پورا نہیں ہوگا۔ کیونکہ جہاں انسانی ہمدردی ڈاکٹروں میں نہ ہو وہاں اچھی طرح علاج نہیں ہو سکیگا۔ گو میں مانتا ہوں کہ بہت سے ڈاکٹرس۔ ایم۔ بی۔ بی۔ سی۔ یف۔ آر۔ سی۔ ایس کی ڈگریاں لئے ہوں گے لیکن پیسہ کمانے کے سوا اون کو اور کوئی خیال نہیں ہے۔ یہ مڈیکل ڈپارٹمنٹ کے متعلق ہمارا تجربہ ہے۔

آنریبل منسٹر کو ان چیزوں کے روکنے کے لئے اس بل کے ساتھ ساتھ اور بھی تدابیر اختیار کرنا ضروری ہے۔ ڈاکٹروں کو جب تک آپ خانگی طور پر پرائکٹس (Practice) کرنے کی ممانعت نہیں کریں گے اس وقت تک ان لوگوں کے دماغ پیسہ کی طرف کھینچنے آپ اچھا قانون لائے ہیں لیکن اس قانون کی اسپرٹ کو حائے والوں کی بھی ضرورت ہے۔ جب تک اس پر صحیح طریقہ سے عمل نہ کیا جائے۔ صحیح طور پر اس بل کا امپلمینٹیشن نہیں ہو سکتا۔ بہت سے غریب لوگوں کو آپ پکڑ کر لیجائیں گے اور انہیں دوا خانہ میں رکھا جائیگا لیکن جب تک انکو ہمدردی سے کھانا دینے والے۔ دوا دینے والے اور دیکھ بھال کرنے والے لوگ نہ ہوں کوئی اچھا اثر نہیں ہو سکتا۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ خانگی دوا خانوں کے ملازمین سے اچھی تنخواہیں ہمارے پاس دیجاتی ہیں لیکن انکی ذہنیت کیوں نہیں بدلتی۔ اس پر ہمارے آنریبل منسٹر کو غور کرنا چاہئے۔ اس بل پر غور کرنے ہوئے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ مڈیکل ڈپارٹمنٹ پر بھی تنقید کریں تاکہ ڈاکٹرس ہیومنٹیرین پوائنٹ آف ویو سے عمل کریں۔ اسنے آنریبل منسٹر سے میں یہ استدعا کروں گا کہ جو اچھا قانون آپ لارہے ہیں اس کے لئے ہاؤز آپ کو مبارکباد دیگا لیکن آج تک مڈیکل ڈپارٹمنٹ جس طرح کام کرتا آ رہا ہے ویسا نہ کرے ورنہ اس بل کا کوئی فائدہ نہ ہوگا بلکہ ایک اور درد سر بڑھ جائیگا۔ میری یہی استدعا ہے کہ مڈیکل ڈپارٹمنٹ میں جو خامیاں ہیں انہیں دور کیا جائے تاکہ ایسے اچھے قوانین کا پھلک کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔

శ్రీ యల్. యల్. శాస్త్రి (బోధన్) :

అధ్యక్షమహాశయ,

ఇప్పుడు తైప్రానీ బిల్లు ఏవైతే ప్రవేశపెట్టబడిందో, ఆ తైప్రానీ బిల్లు రోగులయొక్క వ్యాధి నివారణకు గాని, రోగుల సౌకర్యముగూరించి గాని, ఆ విషయాలపై ఇందులో కనిపించవు. అదేగాక కేవలము తైప్రానీ ఇతరులకు సౌకర్యముగా, ఇతరులకు మాని కలుగుకుండా చేయడము, ఆ తైప్రానీని కంట్రాక్ట్ చేయడము మాత్రమే ఈ బిల్లు ముఖ్యోద్దేశముగా కనుపిస్తోంది. ఇప్పుడు యీ బిల్లు పెట్టి తైప్రానీని ఇతరులకు సౌకర్యముగా చేయడం చాలా మంచిదే. కాని అల్లా తైప్రానీని యితరులకు సౌకర్యముగా చేయాలంటే గవర్నమెంటువారు ఏమి చేయాలంటే, అందుకు లెగిస్లేషన్ హాస్పిటల్స్ ఏర్పాటుచేసి, అందుకు లెగిస్లేషన్ మందిని డాక్టర్లను, మందులను సర్జును చేయవలసి యుంటుంది. ఇవన్నీ చేసినట్లయితేనే మనం చేసినట్లువంటి బిల్లు ఉద్దేశం పూర్తి అవుతుందని నేను ఉద్దేశముపెట్టుచున్నాను.

తైప్రానీ గురించి నిజామాబాదు జిల్లాలోని డిప్లొమెంటరీ ఒక తైప్రానీ హాస్పిటల్ ఉన్నది. ఆ హాస్పిటల్ ఆమెరికన్ మిషన్ చేత నడపబడుచున్నది. గవర్నమెంటు ఆ హాస్పిటల్ కు ఖండు ఇస్తుంది. కాని రెండుమూడు సంవత్సరములనుండి గవర్నమెంటు ఆ హాస్పిటల్ కు ఖండు ఇవ్వడం మానిపేశారు. మొత్తం హైదరాబాదు స్టేటులో తైప్రానీ హాస్పిటల్ అదే ఒక్కటే పెద్ద హాస్పిటల్. గవర్నమెంటువారు దానికి ఇచ్చే ఖండు నిలిపిపేశారు. దానితోటి చాలామందికి కష్టము కలిగింది. డిప్లొమెంటరీ ఇదేవరకు ఎంతవరకు రోగులు ఉండే వారంటే, రెండుపేల మందిదాకా ఉండేవారు. ఇప్పుడు ఆ హాస్పిటల్ లో ఉండే రోగులు మూడు, నాలుగు వందలకుంటే ఎక్కువమంది లేరు. నేను ఒకసారి వెళ్ళి ఇంతమంది రోగులు మూత్రమే ఉన్నారేమి అని అంటే, “గవర్నమెంటువారు help ఇవ్వడంలేదు. మేము పెట్టిన డబ్బును గవర్నమెంటువారు ఇచ్చే help ను కలిపి ఇంతకాలము నడిపిస్తున్నాము. ఇప్పుడు గవర్నమెంటువారు ఇచ్చే help మానిపేయడంవల్ల ఇంతకుంటే ఎక్కువ పని చేయలేము” అని చెప్పారు.

కాబట్టి గవర్నమెంటువారు ముఖ్యంగా ప్రతి జిల్లాలోనూ ఒక హాస్పిటల్ పెట్టి, ఆ జిల్లాలో ఉన్నట్లువంటి రోగులు అందరినీకూడా పోలీసులచేతగాని, మరేవిధంగా గానీ, లేక ఈ బిల్లు ద్వారాగాని ఏ విధంగా అయినగాని ఆ రోగులందరినీ హాస్పిటల్ లులో చేర్చి వారికి తగిన చికిత్స చేయించినట్లయితే, ఆ జిల్లాలో ఉండే వారందరికీ కూడా చాలా సుఖకరంగా ఉంటుంది.

ఇక నేను చెప్పి రెండో విషయమేమంటే, ఈ తైప్రానీ బిల్లువల్ల తైప్రానీని ఇతరులకు సౌకర్యముగా కంట్రాక్టు చేయడానికే పనికి వస్తుందిగాని, కంట్రాక్టు చేసిన రిటనాబుల్, ఆ రోగులకు ఇవ్వవలసిన సౌకర్యాలు గురించిగాని, వారికి చేయవలసిన చికిత్సలను గురించి గాని ఏమీ ఈ బిల్లులో కనుపించడంలేదు. ఈ తైప్రానీని పూర్తిగా నిర్మాతలయొద్దేమో యీ బిల్లులో లేదు. ప్రతిపాటికూడా, ఈ తైప్రానీవ్యాధి మన హిందూజాతంలోనే చాలా ఎక్కువగా పెరిగి పోతోంది. అది అంత నియమములవల్ల అనుకోండేలేదో (క్లయిమేట్) వారంతరించువల్ల అనుకోంది, నీ

ఏ పరిస్థితులు అయినా యీ వ్యాధి చాలా తీవ్రంగా పెరిగి పోతోంది. సాధారణంగా యీ వ్యాధిని అరికట్టడానికి ఇంచుకూడా ఎక్కువ రీరచ్చి చేసినట్లు కనుపించదు. ఈ దేశంలో ప్రభుత్వ వ్యాధి, తైప్రా సివ్యాధి ఈ రెండు వ్యాధులు చాలా తీవ్రముగా దాటుస్తూ చాలామందికి సోకుతున్నాయి. హైదరాబాదు స్టేటులో ప్రత్యేకంగా కాన్సి జీతాల్లో యీ వ్యాధి ఎక్కువగా కనిపిస్తోంది. ఈ తైప్రా సివ్యాధి కుకూర్వాన్, తీతాల్లో ఎక్కువగా వున్నట్లు కనుపిస్తోంది. దీనికి కారణాలేమిటో తెలుసుకొని చగీరలుంటే రీరచ్చి చేసి, వాతావరణబట్టి వస్తోందా, ఎటువంటి పరిస్థితుల్లో ఈ వ్యాధులు వస్తున్నాయో—మొదలైన సందర్భములను గురించి గవర్నమెంటువారు పరీక్షిస్తే ఎక్కువ కనుపించుటలేదు. గవర్నమెంటువారు యీ తైప్రా సివ్యాధిని ఎక్కువగా పెరగనివ్వకుండా, అందుకు తగినటువంటి చర్యలు తీసుకొని రీరచ్చి చేసినట్లుయితే ఈ వ్యాధి నిలిచిపోయేందుకు ఈ బిల్లు ఉపకరిస్తుంది. ఈ బిల్లు తీసుకురావటంతోటి, యీ వ్యాధి పూర్తిగా నిర్మూలించబడుతుందనే ఆశావాంశమే కనుపించడములేదు.

ఈ విషయాలలో డాక్టర్లు కూడా ఎక్కువ శ్రద్ధవహించి పని చేయాలి. ఆ విధంగా పని చేయడం వారి విధి అయివున్నది. డాక్టర్లను గురించి కొందరు మిత్రులు విసుర్నించారు. డాక్టర్లలో కొంతమంది మంచివాళ్ళు ఉండవచ్చు. కొంతమంది చెడ్డవాళ్ళు ఉండవచ్చు. డాక్టర్లంతా చెడ్డవాళ్ళుగా ఉన్నారని చెప్పడానికి ఎటు లేదు. “డాక్టర్లందరూ చెడువారుగా వున్నారు; వాళ్ళు పేషంట్లను సరిగా చూడటంలేదు” అని అంటే అది చాలా అసమంజసముగా ఉంటుంది. ప్రతి విషయంలోనూ మంచి, చెడు వుంటుంది. డాక్టర్లలో కూడా మంచివారు వున్నారు. నిజామాబాదులో దోపాండే ఆఫీ ఒక సివిల్ సర్జన్ ఉన్నాడు. అతను కలరా వచ్చిందని రిపోర్టు చేయగానే ప్రతిచోటకు వెళ్ళి రాత్రులు గళ్ళు నిద్రపోకుండా పని చేశారు. అనేకమంది ప్రాణాలను రక్షించారు. ఇది ఒక ఉదాహరణగా చెబుతున్నాను. డాక్టర్లలో చెడువారు వుండరికాదు; మంచివారు వుండరికాదు. వాళ్ళలో మంచివారు వున్నారు. చెడువారు ఉన్నారు. కాని డాక్టర్లు అందరినీ కలిపి ఒకటిగా విమర్శించడం సమంజసముగా కనుపించడము లేదు. కుష్టురోగ నివారణకోసం ఇతరదేశాల్లో వెళ్ళితే ఉన్నారో, ఆ ఆమెరికన్ మిషన్ వారు యీ వ్యాధి నివారణకోసం ఎంతో శ్రద్ధ తీసుకొంటున్నారు. ఇటువంటి పరిస్థితులలో—యీ రోజున, మనకు వచ్చిన ఇండెండెమ్మను గురించి గూడ చూచుకొంటే, ఈ వ్యాధిని నివారించడానికి దానిపై ప్రక్కప శ్రద్ధ తీసుకుంటే యుంటుంది. ఇప్పుడు దేశాభివృద్ధికి ప్లానింగ్ ఎలా తయారుచేశారో, ప్లానింగులో కూడా యీ రోగ నివారణ చర్యలు తీసుకోడానికి ఏర్పాటు చేయాలని, మనకు man-power కావాలని కూడా ఉన్నది. కాబట్టి జనవస్థం కాకుండా ఉండేందుకు ఇటువంటి తైప్రా సివ్యాధుల వ్యాధుల నివారణకు ప్లానింగ్ తో డబ్బును ప్రత్యేకంగా కేటాయించాలని, ఆ విధంగా కేటాయించి యీ వ్యాధుల నివారణకు ఖర్చుచేసి, యీ తైప్రా సివ్యాధిని నిర్మూలించడానికి ప్రయత్నము చేయాలని కోరుతున్నాను.

***శ్రీ. కృష్ణచంద్ గాంధీ (బురగా) :**—माननीय अध्यक्ष महोदय, मैं जिस बिल का स्वागत करता हूँ। अब जिस पर बातें करना हैं तो बिल के जो मूलावयन रहते हैं वृत्त पर पहले बातें करना अच्छा होता। और किसी विधाय के जिस बिल के क्या मूल हैं और क्या अवयव हो सकते हैं वृत्त पर

में कुछ कहूंगा। बहुत दिनों से यहां की ही दूकूमत नहीं बल्कि बाहर की भी दूकूमतें यह चाहती थीं कि अिम महारोग का नियंत्रण करने के लिये या निवारण करने के लिये कुछ विधान बनाया जाय। हमारे कान्टीट्यूगन में व्यक्ति स्वातंत्र्य को माना गया है और बहुत मतवा अिम व्यक्ति-स्वातंत्र्य को महारोग की बाधा तो न हो जाय इसलिये बहुत लोग हिचकिचाते हैं कि अिमको कानून के बंधन में कैसा लाया जाय? यह जब मैंने देखा अुस वक्त यह मालुम हुआ कि कुछ न कुछ और अिसमें अंश किया गया है। संविधान के अनुसार व्यक्ति स्वातंत्र्य को कायम रखते हुअं हमारे हिंदुस्तान में यह जो महारोग अिघर अुघर कर रहा है, फैल रहा है अुसको कुछ न कुछ काबू में लाने के लिये, अुस पर नियंत्रण करने के लिये अिसमें यत्न किया गया है। महारोग में दो प्रकार के महारोगी हुआ करते हैं। अेक तो संसर्गजन्य और दूसरे संसर्गशून्य और त्रिम संसर्ग से बाधा होती है अुस मांसगिक बीमारों को या सांसगिक रोग को अिस बिल में काबू में रखने की कोशिश की गई है। अेक तो 'लेपर पेशंट' (Leper Patient) की तारीफ की गयी है और अेक 'पापर लेपर पेशंट' की तारीफ की गयी है। पापर लेपर पेशंट पर यह नियंत्रण रखा जाता है तो अिमका अिलाज यह नहीं समझना चाहिये कि जितने गरीब हैं अुन्हीं के लिये अिसमें रुकावट की जा रही है, अैसा नहीं है। पापर पेशंट की जो तारीफ की गयी है अुससे पता चलेगा कि जो बीमार महारोगी बाजारों में भोख मांगने के लिये घूमते हैं या अपने किसी जिस्म को जाहीर कर के अुससे रहम पैदा करके भोख मांगना चाहते हैं, जो किसी तरीके से आवारा घूमते हैं, अुनकी रोकथाम करने के लिये यहां कोशिश की गयी है। बहुत अच्छा होता दीगर जो बीमार रहते हैं चाहें वे पापर भी न हों, अुन पर भी कुछ नियंत्रण रखा जाता। लेकिन वह करना किसी भी कानून के लिये, किसी भी स्टेट के लिये बहुत मुश्किल समझा गया है और अेक दो स्टेटों में अिस बात की कोशिश भी की गयी है। लेकिन वे अुसमें कामयाब नहीं हुअे। अिसलिये यहां पापर पेशंट को ही शरीक किया गया है। लेपर पेशंट को बंधन में रखा गया है। लेकिन पापर पेशंट के लिये खास अिन्तजाम किया गया है। यह नहीं कि पापर पेशंट को अरेस्ट (Arrest) किया जाता है, अुसको जेल में रखा जायगा, अैसा नहीं। केवल दफा तीन के तहत यह अिन्तजाम किये जाने का तसव्वूर किया गया है कि जहां अैसे पेशंटस रखे जाने का अिन्तजाम होगा वहीं अैसे पापर पेशंटस को अरेस्ट किया जायगा। लब्ज 'अरेस्ट' को अिस्तेमाल में लाने की वजह से बहुत से लोगों को अिससे अिस्तलाफ हुआ। अैसा मालूम होता है। वे समझते हैं कि यह अरेस्ट क्यों? और फिर आपका अिम्प्लीमेंटेशन, कैसा जुल्म हो जायगा, अुस लिहाज से सब चीजें अुसमें आ जाती हैं। लेकिन यह सज ही है कि अिसके लिये जितनी ज्यादा से ज्यादा सक्ती की जाय कोअी हजं नहीं, नियंत्रण अच्छा ही होगा। सक्ती करते वक्त अैसा कि माननीय सदस्य फ़ार परमणी ने कहा क्या कहा होगा कहा नहीं जा सकता, अरेस्ट करने के बाद अैसा कि डाक्टर लोग कुछ मडबडी करते हैं, पैसे कमाते हैं अैसा ही कुछ अिसमें भी हो जायगा। लेकिन यह चीज बिल्कुल अलहदा है। अैसा नहीं हो सकता नहीं; कुछ हो सकेगा। ह्यूमेनिटेरियन व्यू (Humanitarian) गवर्नमेंट मशीनरी में डाक्टरों में होना या नहीं होना तो भी कहे प्रकार के डाक्टर हो सकते हैं, सभी अेकसां नहीं हो सकते। लेकिन जब विधान पर बहस करते हैं तो सिर्फ अेडमिस्ट्रेशन पर और बेने से फ़ायदा नहीं होगा। कुछ अनुभव के बाद ही कहा जा सकता है कि अिसके लिये जो अिन्तजाम किया गया है वह पूरी तौर पर असल में लाया जाता है या नहीं? विधान के दूसरे सेक्शन की तरफ देखा जाय तो जो पापर

लेपर पेण्टस नहीं हैं बल्कि सिर्फ लेपर पेण्टस हैं या ऐसे लेपर पेण्टस हैं जिनका रोग संसर्गजन्य है, उनको अब्बाम जहां जमा होनी है अमी जगहों पर घूमने से रोका गया है। जैसे हाटेल्स हैं, मोटर-गाडियां, मोटींज, सिनेमा अमी जगहों पर उनको घूमने के लिये अिसमें रोकथाम की गयी है। ऐसे रोगों को फैलने के लिये ऐसे ही तरीके हुआ करते हैं। वहां पर अमल करते वक्त अगर जरा सस्ती हो जाय तो कोजी हर्ब नहीं। लेकिन अिस वक्त यह जो जाहिर किया गया है कि दरहकीकत ऐसे बीमारों का आपरेगन होना चाहिये ताकि उनकी औलाद का पैदा न हो सके। आज तक दुनिया की किसी भी स्टेट में ऐसा नहीं किया गया है। लेकिन यह बीमारी ऐसी नहीं है कि सिर्फ औलाद पैदा न होने में काम खतम होगा। वे सांमगिक रोग होते हैं, अिसलिये यहां औलाद का संबंध न लाया जाय। केवल जेक दूसरे संसर्ग भी हो जाय तो यह बीमारी फैल जायगी। सिर्फ आपरेगन करने से यह बीमारी रुक जायगी ऐसा नहीं है। वह अेक चीज हो सकती है जो स्थाल में लायी जा सकती है। लेकिन हमारा जो प्रारंभ है वह बिल्कुल अस्व है। हमारे अिस प्रारंभिक अपक्रम के बाद हम अगे बढ़ सकेंगे, अिसमें कोजी शुकह नहीं। अि लिहाज से जो बिल आया है वह प्रारंभ के स्वस्थ में देख लिया जाय। मैं यह कहना चाहता हूं कि हमारे यहां बहुत से स्थालात के लोग हैं। हर कोजी यह चाहता है कि हर गांव में लेपर असीयलम (Asylum) लेपर होम (Leper Home) कायम किये जाय। दुक्रमत भी यह स्वाहिस करती है। लेकिन हमारे प्रदेश में कितने सेंकडों की तादाद में लेपर पेण्टस हैं, उनके लिये कितने ही असीयलम या लेपर होम्स निकाले जायें तो भी मुश्किल होगी। मैं अिसका स्पष्टीकरण करना चाहता हूं। लेपर होम्स अिस काम के लिये नहीं हैं कि जितने भी लीपर्स हमारे तालुके में या जिले में हैं उनको वहां जा कर रखा जाय। जैसे तो सेंकडों लोग होंगे। और अिस तरह से अगर कोसिस भी की जाय और ५० लीपर्स असीयलम या लेपर होम्स भी लोले जमें तो उन सब बीमारों को हम अूम में नहीं रख सकते। असीयलम लोले के लिये खर्च कितना हुआ करता है अिस की तरफ ध्यान देने से काम होनेवाला नहीं है। लेकिन अिसमें दूसरी भी बहुत सी धिकतें हुआ करती हैं। हमारे जैसे लोनों को कजी तरह की बीमारियां होती हैं, किसी को अर्बेडोसिडिटीस होता है। किसीको हार्निवा होता है, किसी को डायबिटिस होता है। वे तो सब बीमारियां अिन लीपर्स को भी हुआ करती हैं। और जब अुनको यह बीमारी होती है तो अुनके अिलाज के लिये अूम अुनको हस्पतालों में नहीं ले जा सकते। अुनके अिलाज के लिये लेपर असीयलम ही होना चाहिये। नहीं तो अैसा होना कि कितने लेपर असीयलम लोले और कितने लोनों को अुनमें बसावेंगे। लेपर असीयलम की बरज अिसी लिये होती है कि अुनकी दीवर बीमारियां भी होती हैं। सिर्फ लेपर को अैक करने के लिये कितने स्वास्थार्थों की भी अरूरत नहीं होती। सारी दुनिया में लेपर को अुस्त करने के लिये जेक सांमकोनमम को दवा मानी गयी है जो सर्व श्रेष्ठ दवा है। लेपर को बीमारी दूर करने के लिये सांमकोन द्रव्य वही जेक अिसिरी दवा है। अुनके लिये असीयलम में बैठने की कोजी अरूरत नहीं है। सांमकोन द्रव्य का अिनस्राप होना चाहिये और यह हो रहा है और वही लेपर को ट्रीट (Treat) करने के लिये और अुसकी रोकथाम के लिये काफी है। अंश्व से अुनको अ्पाया जाय तो और भी लेपर की बीमारी की रोकथाम हो सकती है। अिस अिहाज से मैं अर्थ करना चाहता हूं कि अिस अिसमें जो अाजिअम किये गये हैं कि पावर लेपर भी अाज और पर दवा लीप के लहत जो लेपर असीयलम कायम होंगे अूम में रक्ता और अाजली फेण्टस को भी अुनकी ही अुनकी अाजली में अने से रोकना है दोनों अीमें बहुत अाजली है और मैं अ्पसता हूं कि यह बहुत अाजली प्रारंभ है।

اگر کوئی ممکن ہے، کہی جا سکتی ہے کہ لیپر پینٹ ہو یا پاپر لیپر پینٹ ہو وہ اگر
بیمار سے دور ہے تو اس کو ایزولٹ کرنے کا کام پولیس پر سونپا گیا ہے۔ اسی حالت میں
موجود ہے کہ پولیس کرنے کو سونپا ہو جائے اس میں سے لیپر کو ایزولٹ نہ کرے۔ اس کے لئے
گورنمنٹ کو کچھ نہ کچھ سوچنا ہوگا کہ پولیس کو کیسی طرح سے ڈساینفیکٹ (Disinfect)
() کیا جائے تاکہ اس کو اینفیکشن نہ لگ جائے۔ اسی کوئی پریشانی کیے
بغیر کوئی بھی پولیس اگر لیپر کو ایزولٹ کرنے کے کام میں نہیں جائیگا۔ اس لئے اس میں
ڈپٹی میں گورنمنٹ کو کچھ نہ کچھ کرنا ہوگا۔ جو میڈیکل آفیسر ہوں وہ یہ فیصلہ کریں گے اس
طرح سے اس کو ڈساینفیکٹ کیا جا سکتا ہے، اس کو کچھ ڈساینفیکٹ کپڑے دیئے جائیں یا
اور کچھ اینٹی سیم کیا جائے جس سے اس کو آلودگی نہ پڑے۔ اس ڈپٹی میں اینٹی میں جو
پریشانی کیے گئے ہیں وہ اچھے ہیں۔ اس کا فوراً سوانگت کرنا چاہیے۔ اس کے اینٹی سیمینٹیشن
میں کچھ ملتا ہوگا تو بتانی چاہیے۔ لیکن پینل کوڈ بنانا ہے اور اس وقت اگر یہ
کہا جائے کہ پولیس گڈ وڈ کریں گے اس لئے پولیس پینل کوڈ ہی نہ بنایا جائے یہ تو غلط
ہوگا۔ باغ یا پتہ لگایا تو اسے جانور آکر آ جائیں گے اس میں سے اس کو لگانے میں کوئی
تھکاوٹ نہیں۔ یہ یقین کرتا ہوں کہ اس بیل کا سوانگت پوری طور پر ہو جائیگا اس
لیہاں سے اس بیل کا سوانگت کرنا आवश्यक ہو جاتا ہے۔

* شری شہجہاں بیگم (برکی) اسپیکر سر۔ میں آنریبل منسٹر کو اس بیل کے لئے
مبارکباد دیتی ہوں۔ یہ بیل ہمارے لئے بہت جلد آنا چاہیے تھا مگر شکر خدا کہ اب بھی
زیادہ دیر نہیں ہوئی۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ آپ کے لئے !

شری شہجہاں بیگم۔ میں معافی چاہتی ہوں میرا مطلب ہے ہمارے ملک کے لئے۔
بہت سے آنریبل ممبرس نے اس بیل کے لئے مبارکباد دی۔ بعض بھائیوں نے اعتراض
کیا کہ پولیس کے ذریعہ اسے مریضوں کو پکڑا جائیگا۔ جیل میں ڈال دیں گے۔ میں
سمجھتی ہوں کہ ایسی کوئی زیادتی نہیں ہوگی۔ میں بتاتی ہوں یہاں سے قریب ہی نکل
پر مدرسہ کے پاس ایک شخص جو اس مرض میں مبتلا ہے پیر میں لپک رہا ہے۔ مدرسے
کے بچے کو ان کے ماں باپ پیسے نہیں دیتے ہوں گے لیکن پھر بھی ضد کر کے پیسے
گھر سے لاتے ہیں۔ اور ایسے بیمار شخص سے پیر منہ خرید کر کھاتے ہیں۔ کیا آپ
سمجھتے ہیں کہ ہیڈ ماسٹر کے یا کسی اور کے کہنے سے وہ اپنا روزگار چھوڑ کر وہاں
سے چلا جائیگا۔ وہ نہیں جاتا۔ اندیشہ ہے کہ بچوں کو اس کی بیماری لگے۔ اس لئے کہ
خاص طور پر بچوں پر یہ مرض بہت جلد اترتا ہے۔ میں ایک اور واقعہ بتاتی ہوں کہ
کچھ دنوں پہلے غلہ کی ایک دکان پر جس کا نمبر (۱۴۴) ہے اس پر ایک صاحب جو
اس مرض میں مبتلا تھے بیٹھے تھے۔ میں نے ان کو وہاں سے ہٹا دیا۔ تو میں نے
پہلے میں نے دیکھا کہ وہ شخص ہوٹل میں کام کرتا ہے۔ وہاں سے میں اس شخص کو
چھٹی دیکر ڈاکٹر کرسچن کے پاس پہنچائی۔ انہوں نے چلایا کہ اس شخص کو یہ مرض

اتنا زبردست ہے کہ وہ جس جگہ بیٹھ کر اٹھے وہاں اگر دوسرا آدمی بیٹھ گیا تو اس کو بھی یہ مرض لگ جائیگا۔ بات یہ ہے کہ انسان اپنا پیٹ پالنے کے لئے جو کچھ بھی ہو کرنا چاہتا ہے۔ جب تک کہ ایسے مریضوں کو زبردستی لیجا یا نہ جائے وہ خود بخود دواخانے میں جا کر شریک ہونے والے نہیں۔ گویا ہمارے پاس میونسپالٹی نے ان کے لئے ایک دواخانہ بنایا ہے جس میں انہیں شریک کروانا چاہیئے لیکن کونسا پولیس والا ہے جو ذمہ داری لیکر یہ کام انجام دیتا ہے۔ کوئی بھی نہیں کرتا۔ میں کہوں گی آپ کیوں ڈرتے ہیں کہ پولیس زیادتی کریگی۔ زبردستی تہمت لگائیگی۔ پکڑ لیجائیگی۔ میں تو یہ کہوں گی کہ اگر تھوڑی بہت سختی بھی اس سلسلے میں کی جائے تو اس سے پیچھے نہ ہٹنا چاہئے۔ ایسے لوگوں کو جبراً دواخانوں میں شریک کروایا جانا چاہئے۔ آنریبل ممبرس کو معلوم ہونا چاہئے کہ حال ہی میں سوشل سروس کی طرف سے اندھوں کے لئے دواخانہ کھولا گیا۔ مجھے بتلائیے اس دواخانہ میں کتنے اندھے از خود جا کر شریک ہوئے اگر پولس کے ذریعہ ایسے اندھوں کو پکڑ کر اس دواخانوں میں شریک کیا جائے تو آپ دیکھینگے کہ کتنے اندھے ٹھیک ہوتے ہیں۔ بہر حال میرا مطلب یہ ہے کہ لوگ مرض میں مبتلا ہونے کے باوجود خود بخود جا کر دواخانہ میں شریک ہونا نہیں چاہتے۔ کچھ لوگ شرماتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ انہیں ہی گھر میں چھپ کر بیٹھے رہیں۔ لیکن اس سے بھی گھر والوں کو مرض لگنے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس لحاظ سے اس بل کی شدید ضرورت ہے۔

میں یہ بھی کہوں گی کہ جو دواخانے بنائے جائیں وہ چھوٹے یا محدود نہوں۔ بلکہ بڑے پیمانے پر ہوں تاکہ ”جگہ نہیں“ کی شکایت نہ رہے۔ کیونکہ عموماً یہ دیکھا جاتا ہے کہ ایسی شکایت ہوتی ہے۔ میں بہن شائنا بائی کی کانسی ٹیوشن میں گئی تھی۔ وہاں معلوم ہوا کہ ۱۰۰ میں سے ۸ آدمی اس مرض میں مبتلا ہیں۔ اگر ان سب کا علاج کروانا ہو تو ظاہر ہے کہ چھوٹے پیمانے پر دواخانے مفید نہیں ہو سکتے بڑا دواخانہ ہونا چاہئے۔

شری سی ایچ۔ وینکٹ رام راؤ۔ منسٹر صاحب تو ایک سے زیادہ کہہ رہے ہیں۔

شری شہ جہاں بیگم۔ یہ تو بڑی مہربانی ہوگی۔ آج فی۔ بی کی یہ حالت ہے کہ ۱۰ مکانوں میں سے دو مکانوں میں فی۔ بی کے مریض ملتے ہیں۔ میں نے ایسے مریضوں سے کہا کہ میں تمہارا علاج کرواتی ہوں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم پہلے ہی کوشش کر چکے ہیں اور ہمیں جواب ملا کہ ”جگہ نہیں“ بہر حال یہ ”جگہ نہیں“ کی بیماری کو دور کرنا چاہئے۔

شری وی۔ ٹی۔ دیشپانڈے۔ اس کے لئے ایک اور بل لانا چاہئے۔

شری شہ جہاں بیگم۔ جیسا کہ ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ ایک سے زیادہ دواخانے بننے والے ہیں خدا ان کی بہت بڑی عمر کرے گا کہ وہ ایسے بل لائیں۔ جو لوگ اس

مرض میں مبتلا ہوتے ہیں وہ ان لائیکڈ (unliked) عوجاتے ہیں اور مجبوراً بھیک مانگتے ہیں۔ اگر اس مرض کا شروع شروع ہی میں علاج برابر کیا جائے تو یہ اچھا ہو جاتا ہے۔ میں نے فوج پلی کے ڈاکٹر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ۱۰ فیصد مریض جو شروع ہی میں دواخانہ میں شریک ہو گئے تھے اچھے ہو گئے۔ تو یہ کہنا کہ اچھے ہی نہیں ہوتے یہ درست نہیں۔ اور پھر آج کل تو اس کے کامیاب علاج ایورڈڈ اور ایلو پی تھک میں بھی نکل چکے ہیں۔

میں امید کرتی ہوں کہ جو دواخانے کھولے جائیں گے وہ کافی پڑے ہوں گے اور یہ شکایت نہوگی کہ جگہ نہیں ہے۔ میں آنریبل منسٹر کو اس بل کے لانے پر مبارکباد دیتی ہوں۔

* شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ مسٹر اسپیکر سر۔ بہت سے ماہرین یہاں موجود ہیں۔ ان کی موجودگی میں نہیں چاہتا تھا کہ میں اس بل پر کچھ عرض کروں لیکن جو شکوک میری بہن نے ظاہر کئے ہیں ان کے بارے میں ان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس بل کے خلاف یہاں کوئی نہیں ہے۔ اس میں "ارٹ" کے جو الفاظ رکھے گئے ہیں وہ ٹھیک ہیں۔ ارٹ صرف ایسے لوگوں کو کیا جائیگا جو باپرس (Paupers) ہیں، جن کا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے۔ میں تو یہ کہنے کے لئے تیار ہوں کہ لیپریسی میں کوئی مبتلا ہو یا نہو تمام باپرس کے لئے بھی گورنمنٹ کوئی انتظام کرے تو برا نہیں ہے میں کہوں گا کہ جتنے باپرس ہیں ان کے لئے یہ سہولت ہونی چاہیئے کہ ان کے لئے بھی سنٹرس (Centres) قائم کئے جائیں۔ جس طرح بگرس ہوم (Beggars' Home) قائم کئے گئے ہیں۔ تاکہ ہزاروں بگرس جو آج سڑکوں پر اور محلوں میں پھر رہے ہیں وہ نظر نہ آئیں۔ میں عرض کروں گا کہ ملک کے اندر اس قانون کی سخت ضرورت تھی کہ ایسے مریضوں کے لئے دواخانوں کا انتظام ہو۔ ایسے انتظام کے نہ ہونے سے بڑی تکلیف تھی۔ خود ان مریضوں کو بھی تکلیف تھی اور عوام کو بھی تکلیف تھی۔ اس لئے میں آنریبل منسٹر کو قابل مبارکباد سمجھتا ہوں اور اس بل کی سواگت کرتا ہوں۔ یہ بھی سنئے میں آیا ہے کہ چند کانسیٹی ٹیونسز (Constituencies) میں اس مرض کی شدت بڑھ گئی ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو وہاں اس کے انسداد کا زیادہ انتظام ہونا چاہیئے۔ زیادہ دوائیں فراہم کرنی چاہئیں۔

شری مٹی شانتابائی۔ وہاں دوائیں نہیں مل رہی ہیں اس لئے مرض زیادہ ہو گیا ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ بہر حال کسی وجہ سے ہو اگر مرض بڑھ رہا ہے تو اس کا انسداد ہونا چاہیئے۔ میں اس بل کی سواگت کرتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ اس کو روکنے کے لئے یہ کام ایسے لوگوں کے سپرد کیا جائے اور اس ہدایت کے ساتھ کیا جائے کہ ارٹ کرتے وقت دھاوا یا جبر کا استعمال نہ کریں۔ برے طریقہ پر ارٹ نہ کریں۔ تاؤ ٹھیک نہ ہو تو اچھا ہے۔ یہ ایسا مرض ہے کہ اس پر کنٹرول ضروری ہے۔ خیر میں اس

بارے میں زیادہ عرض کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا کیونکہ یہاں ماہرین اور ڈاکٹرس موجود ہیں اور آنریری ڈاکٹرس بھی موجود ہیں۔ (Laughter)
بہرحال میں اپنی پارٹی کی جانب سے منسٹر صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں اور اس بل کا سواگت کرتا ہوں۔

* شری جسے - وینکٹیشم (حضور آباد - محفوظ) مسٹر اسپیکر سر - جو بل ایوان میں پیش کیا گیا ہے میں اس کا سواگت کرتے ہوئے چند باتیں کہنا چاہتا ہوں - آنریبل منسٹر نے جس طرح لیپریسی (Leprosy) کے بارے میں بل لایا ہے اسی طرح اون ڈاکٹروں کے اندرونی مرض کو دور کرنے کے لئے بھی ایک بل لائیں تو مناسب ہے جو کوالیفائیڈ ڈاکٹر ہیں لیکن ان میں ایسی بیماریاں پیدا ہو گئی ہیں جن کا دور کیا جانا ضروری ہے - اگر ایسا بل آنریبل منسٹر لائیں تو میں سواگت کروں گا - جو روگ ڈاکٹروں میں پیدا ہو گیا ہے وہ بہت برا روگ ہے - کہا جاتا ہے کہ لیپریسی کا مرض ایسا برا مرض ہے کہ اس کی طرف جا نہیں سکتے اس کی طرف دیکھ نہیں سکتے وہ جہاں بیٹھتا ہے وہاں بیٹھیں تو اس کی بیماری لگ جاتی ہے - اس بیماری کو دور کرنے کے لئے دواخانے کھولنا ہوگا لیکن اس کو کیا کیا جائے کہ جہاں ہسپتالس ہیں خود ہمارے جنرل ہسپتال کا کیا حال ہے - وہاں کے انتظام کا کیا حال ہے - آرڈینری ڈیسیز (Ordinary diseases) کیلئے ہمارا مڈیکل ڈپارٹمنٹ کوئی پراپر (Proper) انتظام نہیں کر سکتا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بل بھی پیپر (Paper) کی حد تک دھیگا - بل پیش کرنا آسان ہے لیکن پراکٹیکل (Practical) کام کرنا چاہیئے - ہم دیکھ رہے ہیں کہ جتنے ہسپتالس ہیں ان میں انتظامات ٹھیک نہیں ہیں - ہسپتالس میں بڈس (Beds) کا برابر انتظام نہیں ہے - بیماروں کے کھانے کا انتظام برابر نہیں ہے - صرف برٹش کے زمانے میں جو دواخانے بنائے گئے تھے وہی ہیں ہماری آزادی کے بعد ایسی کوئی چیز نظر نہیں آئی کہ ہسپتالس بنائے گئے ہوں - آنریبل منسٹر سے کہوں گا کہ حیدرآباد میں اگر ہسپتالس کے انتظامات اس طرح کے ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک وقت وہ آنے والا ہے جس طرح لکھنؤ میں اسٹرگل (Struggle) ہوا اور ڈاکٹروں پر حملہ کیا گیا تھا وہی حیدرآباد میں بھی ہوگا - ڈاکٹروں کی حالت یہ ہے کہ جو لوگ ان کے پاس پیسے لیکر جاتے ہیں ان کو دوائیں دیتی ہیں یا کسی کی سفاوش لیکر جاتیں تو دوا دیتی ہے - جو آنریری ڈاکٹرس ہیں وہ گورنمنٹ ہسپتالس کی دوائیں مریضوں کو پیسے لیکر دیتے ہیں - ایسی بہت سی مثالیں ہیں - ہسپتالس میں اس قسم کی جو بیماریاں ہیں ان کے لئے بہت سی دواؤں کی ضرورت ہے - بی ہسپتالس میں جیسی بلاک مارکیٹنگ ہو رہی ہے یہاں نہ ہونے پائے اس کا انتظام ہونا چاہیئے - جس کے پاس پیسہ ہے صرف اسی کا علاج کیا جائے اور غریبوں کی جانب توجہ نہ کی جائے ایسا نہیں ہونا چاہیئے بلکہ غریبوں کے لئے بھی انتظام ہونا چاہیئے - اگر قیاس کر لیں لیپریس کو یہ مرض ہوتا اس کو فیکٹری سے نکالا جائے گا - جیسا کہ بی - بی کے مریضوں کو نکالا جاتا ہے - لیکن یہاں کہنا

یہ ہے کہ اگر اس خراج مریضوں کو کسی مرض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے نکلا جائے اور اس کے مرض علاج سے دور ہو جائے اور پھر وہ فیکٹری کو آئے تو اس کو نوکری دیجاتی چاہیئے۔ ہاسپٹل کے بارے میں بہت سے لوگوں کو شکایت ہے۔ اگر ان تمام شکایتوں کو اپنی نظر سے دیکھنا ہو تو منسٹر صاحب خود منسٹر کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک سیزن (Citizen) کی حیثیت سے دواخانوں کو جائیں اور خصوصاً ہمارے عتہیہ جنرل ہاسپٹل کو جائیں اور دیکھیں کہ وہاں کی کیا حالت ہے۔ ایک دفعہ میں اپنے ایک دوست کو ٹیشور راؤ ٹریڈ یونین لیڈر کو دواخانہ لے گیا تھا وہ بیمار تھے انہیں ڈاکٹر کو بتایا۔ ان سے کیفیت بیان کی گئی وہ اچھے اخلاق کے ساتھ پیش نہیں آئے انہوں نے کہا کہ میں ڈاکٹر ہوں میں جانتا ہوں تم کو کیا معلوم۔ انہوں نے کیس کو ریفیوز (Refuse) کر دیا حالانکہ آدھ گھنٹہ تک مختلف سوالات کرتے رہے کہ کتنے دن سے بخار ہے۔ کہاں تکلیف ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس کے بعد بھی انہوں نے ریفیوز کر دیا۔ فارین ڈگری ہولڈر ڈاکٹرس (Foreign Degree-holder Doctors) کا یہ حال ہے اس کے بعد کو ٹیشور راؤ صاحب کو دوسرے ڈاکٹر کے پاس لیجانا پڑا۔ اگر یہ طریقہ رہے اور ہمارے ہاسپٹل کا ایسا آرینجمنٹ (Arrangement) رہے تو کیسے ہوگا۔ میں نے اسی وقت آریبل منسٹر صاحب کو ٹیلیفون کیا اور انہوں نے اون ڈاکٹر صاحب کو وارننگ (Warning) دی۔ انہوں نے کہا کہ بڈ (Bed) نہیں ہے تو منسٹر صاحب نے کہا کہ بڈ نہیں ہے تو بھی ان کو لیا جائے۔ اگر اس طرح چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے ہمیں منسٹر صاحب کے پاس جانا پڑے اور بڑے بڑے عہدہ داروں سے رجوع ہونا پڑے تو بڑی مشکل ہوگی۔ میں کہوں گا کہ جس طرح کوئی سب انسپکٹر غلطی کرتا ہے تو اس کو سسپنڈ (Suspend) کیا جاتا ہے اسی طرح ان ڈاکٹروں کے ساتھ بھی سلوک کرنا چاہیئے۔ جب تک ایسا نہ کیا جائے حالات ٹھیک نہیں ہو سکتے۔ فارین ڈگری ہولڈر ڈاکٹرس کی حالت یہ ہے کہ راتوں کو ان کے پاس جائیں تو نہیں ملتے۔ حالانکہ یہ ڈاکٹر اس لئے بنے ہیں کہ لوگوں کی مصیبت کے وقت ان کے دکھ درد کے وقت کام آئیں اور ان کی جان بچائیں۔ کلکتہ میں ہر ڈاکٹر کی ”کار“ پر ڈاکٹر لکھا ہوا ہوتا ہے۔ یہاں کے ڈاکٹروں کی حالت یہ ہے کہ وہ بڑی بڑی موٹروں میں بیٹھتے ہیں ریس کورس (Race Course) جاتے ہیں۔ پکچر ہاؤس (Picture House) جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم بھی بڑے ڈاکٹر ہیں جاگیردار ہیں پیسے والے ہیں۔ فارین (Foreign) جاکر ڈگری حاصل کرائے ہیں۔ لیکن لوگوں کے جان کی ان کو فائدہ نہیں ہے۔ ان کو پروا نہیں ہے۔ جرمنی میں جس طرح ہٹلر نے ان کے لئے بل لایا ہے اسی طرح کا بل یہاں بھی لانا چاہیئے۔ ابوری سکس مٹھس (Every six months) یا ایئرل (Yearly) ان کا اگر امینیشن ہونا چاہیئے کہ یہ ماہر ہیں یا نہیں۔ کیونکہ ڈاکٹروں کی حالت یہ ہے کہ وہ خود مرض کو نہیں پہچانتے۔ کیا ڈیسیز (Disease) ہے ان کو نہیں معلوم۔ ہلتھ ڈیپارٹمنٹ کی حالت یہ ہے کہ کونسا مرض کب پہنچے والا ہے ان کو نہیں معلوم مرض پھیلنے سے پہلے اس کی روک

*Discussion on the Motion
for Adjournment re: Riot
at Dharmasagar village.*

تہام کی تدبیریں اختیار نہیں کی جاتیں۔ آج ایوان کے سامنے لیپریسی بل آیا ہے ہوسکتا ہے کہ کل مجھے یہ پیاری ہو جائے ہوسکتا ہے کہ خود منسٹر صاحب کو ہو جائے اس لئے اس کی روک تھام کے کیا تدابیر ہوسکتے ہیں۔ اوس سے بچنے کے کیا اصول ہوسکتے ہیں ان کی پبلیسٹی (Publicity) ہونی چاہیئے کہ کس طرح وہ پیاری آتی ہے اور اس سے بچنے کا کیا طریقہ ہے۔ یہ ہمارے ہلتے ڈپارٹمنٹ کا کام ہے۔ لوگوں کی زندگیوں کا سواں ہے۔ میں منسٹر صاحب سے مکرر کہوں گا کہ ڈاکٹروں کے بارے میں ایسا بل لانا چاہیئے کہ ان کا اپوری سیکس منتہ یا ایوری ایر (Every year) (Examination) لیا جاسکے کہ وہ اس پیشے کے انجام دینے کے قابل ہیں یا نہیں نا کہ یہ ڈیپیکٹیز (Difficulties) دور ہوں۔ اگر ایسا کوئی بل آئے تو میں اس کا سواگت کروں گا۔ اس کے بعد میں یہ کہوں گا کہ اب جو بل لایا گیا ہے اس پر پراکٹیکللی (Practically) عمل ہونا چاہیئے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ کل جس ایڈجرنمنٹ موشن (Adjournment Motion) کو اڈمٹ (Admit) کیا گیا تھا اب اس پر ڈسکشن شروع ہوگا۔ قبل اس کے کہ اس پر ڈسکشن شروع ہو میں آنریبل ممبرس کے دھیان کو اسمبلی رولس کے رول نمبر (۱۰۳) کی جانب منعطف کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ کوئی آنریبل ممبر (۱۰۵) منٹ سے زیادہ اس مسئلہ پر تقریر نہیں کرسکتا۔

شری ملکیا کولور (شوراپور)۔ جو ایڈجرنمنٹ موشن پیش ہوا ہے اوس کے متعلق ہرممبر کی خواہش یہ ہے کہ اس پر تقریر کرے۔ ۱۰۵ منٹ جو دئے گئے ہیں وہ کافی نہیں ہوں گے اس لئے طریقہ یہ اختیار کیا جائے کہ اودھر کے ایک آنریبل ممبر تقریر کریں اور پھر ادھر کے ایک آنریبل ممبر۔ اس طرح دونوں طرف کے لوگوں کو تقریر کا موقع ملے گا اور ٹائم کچھ بڑھایا جائے تو مناسب ہے تاکہ.....

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ جو رولس ہیں اس کے خلاف جانا نہیں چاہتا۔ کوئی آنریبل ممبر ۱۰ منٹ سے زیادہ تقریر نہ کریں۔

Shri G. Sriramulu (Manthani): Mr. Speaker, Sir are we going to continue the first reading of the Leprosy Bill ?

Mr. Deputy Speaker : We will continue it tomorrow.

*Discussion on the Motion for Adjournment re: riot at
Dharmasagar village*

* شری وی۔ ڈی۔ دھسانڈے۔ مسٹر اسپیکر سر۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک سال کے بعد آج ہاؤس کو موقع ملا ہے کہ ایک اہم معاملہ پر ایڈجرنمنٹ موشن لا کر بحث کی جائے۔ میں نے جو ایڈجرنمنٹ موشن ہاؤس کے سامنے لایا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ وہاں جو واقعات

ہورہے ہیں اون کی جانب ہاؤز کو توجہ دلاؤں - لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس واقعہ سے میرے خاص طور پر تنگنہ کے اندر ایک نیا طریقہ ایک نئی تہمتی Tendency یا ایک نیا رجحان یہ پیدا ہو گیا ہے کہ انہی - سیاسی پارٹیوں کے خلاف تشدد کا استعمال کر کے اون کے کاروبار میں رکاوٹ - الٹے کی کوشش کی جائے - اور یہ رجحان پچھلے ایک سال سے پیدا ہو رہا ہے اس کے متعلق ہاؤز کو توجہ دلانا مقصود ہے - یہ واقعہ دھرم ساگر کے موضع میں پیش آیا جو ورنگر سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر ہے جس کی آبادی پانچ ہزار ہے - اس کی مزید تفصیلات میرے دوست جو گراؤر نرسوں وہاں جا کر آئے ہوئے ہیں یعنی کامرید لکشمی نرسہواں ریڈی وہ ہاؤز کے سامنے رکھینگے - میں مختصر طور پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس دیہات میں تین تاریخ کو گندھی جینتی کے نام پر ایک میٹنگ رکھی گئی تھی - ورنگر سے چند کانگریسی لیڈر جمع ہوئے اور سری ہیگروا چاری کو بھی بلایا گیا تھا - اس دیہات میں چھوٹا سا جلوس نکالا گیا جس وقت یہ جلوس کسان سبھا کے آفس کے سامنے آیا اوس وقت وہاں ہمارے کسان سبھا کے ایک ورکر شری لکشمی ریڈی موجود تھے - جب یہ جلوس وہاں آیا تو جلوس کے لوگوں نے کمیونسٹ پارٹی اور کسان سبھا کے خلاف نعرے لگائے - اور اشتعال انگیز حالات پیدا کرنے کی کوشش کی - جو ورکرس ہمارے آفس میں تھے انہوں نے بھی اپنی پارٹی کے نعرے لگائے - اس طرح ایک چھوٹا سا انسڈنٹ (Incident) صبح میں ہوا - اس کے بعد دوپہر میں اطراف کے دیہاتوں سے چند مسلح لوگوں نے برچھے بھالے اور بندوقیں لئے ہوئے اس دیہات سے ایک پروسیشن (Procession) نکالا - اس وقت ہمارے کسان سبھا کے ورکر لکشمی ریڈی اس گاؤں پہنچے - وہ ہنمکنہ سے آئے تھے - اون کو پکڑ کر ماریٹ کی گئی - یہ ہو رہا تھا کہ اس پروسیشن میں سے شیڈولڈ کاسٹ کا ایک شخص سامنے آکر کہا کہ ماریٹ نہ ہونی چاہیے - اس کے کہنے پر ماریٹ رک گئی اور وہیں تک وہ معاملہ رہا - پروسیشن میں ہیگروا چاری اور جو دوسرے لوگ تھے انہوں نے یہ مانگ کی کہ ہمارے ورکرس راج ریڈی اور دیگر لوگ جو ہیں اون سے وہ بات کرنا چاہتے ہیں - انہوں نے کہا حالات ٹھیک نہیں ہیں آپ خود ہم سے آکر ملئے - جب ہیگروا چاری اور دیگر لوگ ان لوگوں کے پاس گئے تو اون سے کہا گیا کہ اس طرح آپ تشدد کریں گے تو حالات خراب ہو جائیں گے اور یہ کہ جو ماریٹ ہوئی ہے وہ نہ ہونی چاہیے - لیکن ادھر ہیگروا چاری بات چیت کر رہے تھے اور اردھراس اثنا میں ایک شخص کو برچھے سے زخمی کر دیا گیا - چنانچہ خود ہیگروا چاری صاحب نے بھی کہا کہ وہ ایسی چیزوں کے خلاف ہیں ایسی چیزیں نہیں ہونا چاہیے وغیرہ وغیرہ ہمارے لوگوں نے کہا کہ ہمارے آدمی پر حملہ کر کے زخمی کیا گیا ہے اس سلسلہ میں اگر آپ مانتے ہیں تو ہم پروسٹ کریں گے اور پروسٹن نکالیں گے - انہوں نے کہا جس جگہ ہاری میٹنگ ہو رہی ہے اس طرف آپ لوگ نہ آئیں تو ہم کو اس پر اعتراض نہیں ہوگا - اون کی جانب سے یہ یقین ملنے کے بعد

کسان سبھا کے ورکرس نے زخمی آدمی کا پروسیشن نکلا۔ اس پروسیشن کو مین روڈ (Main Road) سے جانے نہیں دیا گیا تو ایک گلی میں سے یہ پروسیشن لیجایا جا رہا تھا۔ لیکن جہاں کانگریس کی میٹنگ ہو رہی تھی وہاں سے ایک پروسیشن اسی وقت آتا ہے اور اس پروسیشن کو روکنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور اس پروسیشن پر جب کہ وہ ایک موڑ سے گزر رہا تھا بندوقین چلائی گئیں میری اطلاع کے مطابق تین مہ تبہ بندوقین چلائی گئیں اور گاڑی کے اوپر جو زخمی شخص تھا وہ فوری ہلاک ہو گیا۔ اسکے ساتھ ایک دوسرا شخص بھی ہلاک ہو گیا۔ دوسرے لوگ جو نیچے ہو گئے تھے وہ بچ سکے۔ اس کے بعد اس پروسیشن نے گاؤں کے لوگوں پر حملہ کیا اور انہیں زخمی کیا۔ اسکی مزید تفصیلات وہ لوگ جو وہاں سے آئے ہیں ایوان کے سامنے رکھینگے۔ لیکن مجھے اتنا ہی عرض کرنا ہے کہ یہ واقعات وہاں پیش آئے ہیں۔ جان بوجھ کر پروسیشن پر حملہ ہوا ہے۔ اور مسلسل صبح سے شام تک تشدد جاری رہا اور نتیجتاً دو اشخاص ہلاک ہو گئے۔ یہ جو واقعات ہوئے اوس کے لئے کانگریسی لیڈر کس حد تک ذمہ دار ہیں اس کا جواب آنریبل ہوم منسٹر صاحب دے سکتے ہیں۔ لیکن اس واقعہ سے اس بات کا پتہ چل رہا ہے کہ کانگریس کا ایک سکشن جو وہاں گیا ہوا تھا اوس نے اور گاؤں کے دو چار لوگوں نے جان بوجھ کر یہ تشدد کیا ہے، اور کسان سبھا کے ورکرس کو ہلاک کرنے کی کوشش کی چنانچہ چند ہلاک بھی ہو گئے۔ اس سلسلہ میں حکومت کی جانب سے کیا کوشش کی گئی وہ آنریبل ہوم منسٹر ہاؤس کے سامنے رکھینگے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس جلوس کے سامنے پولیس تھی اور ایک محرر بھی تھا۔ جب بندوق چلائی جا رہی تھی تو اس محرر نے اوس کو روکنے کی کوشش کی لیکن اسکے ہاتھ پر مارا گیا اور اسکو بازو ہٹا کر بندوق چلائی گئی۔ اس طرح علانیہ طور پر پولیس کو بازو ہٹا کر اور اوس کو روک کر حملہ کیا گیا۔ دن دھاڑے یہ حملہ کیا گیا اور دو اشخاص ہلاک کئے گئے۔ یہ جو سنگین واقعہ ہوا ہے وہ مجھے تو اون واقعات کی ایک کڑی کے طور پر نظر آتا ہے جو پچھلے ایک سال سے تلنگانہ کے اندر۔ تلنگنہ میں بھونگر میں حضورنگر اور مریال گوڑہ اور دیگر مقامات پر مسلسل پیش آرہے ہیں۔ میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ ایک غنڈہ سکشن کانگریس کے اندر پیدا ہو گیا ہے۔ جو الکشن کے زمانے میں مختلف پارٹیوں کی میٹنگس کو توڑنے کے سلسلہ میں جب کسانوں اور زمینداروں کی لڑائی ہو رہی ہو تو قوبلداروں کو ختم کرنے کے لئے۔ بیٹی اور بیگار کے سلسلہ میں ہرجمنوں اور دوسرے لوگوں کے خلاف زمینداروں کی مدد کرنے کے لئے کانگریس کا نام لیکر۔ کانگریس کی سفید ٹوپیاں پہن کر تلنگانہ اور دوسرے مقامات پر غنڈہ گردی کر رہا ہے۔ پچھلے سال بھی ایک انڈرمنٹ موشن لاکر اسکے متعلق حکومت کو توجہ دلانے کی کوشش کی گئی تھی لیکن اوس وقت اس موشن کو پیش کرنے کی اجازت نہیں ملی۔ اگر اوس وقت اجازت ملی ہوئی اور حکومت ان واقعات کی گہرائی پر غور کی ہوتی تو یہ امید غلط نہ ہوتی کہ کانگریس پارٹی جو علم تشدد کی علم بردار ہے لیکن کانگریس پارٹی کے اندر جو

سکشن انسٹیٹیوٹ صریحاً اختیار کر رہا ہے اوس سے حکومت باخبر ہو جاتی - وکیل عوٹے کے لئے انریس منسٹر کے دماغ کے دماغ میں کہہنا میگنیکل ڈھانچہ ہے - وہ صرف یہی سوچتے ہیں کہ قانون کے اندر یہ چیز بیہوشی ہے یا نہیں - وہ کسی اور طرح نہیں سوچتے - اس کے نتیجہ یہ عورت ہے کہ قانون کے سپہا را لیکر ایک طرف کانگریس کا غنہ سکشن اور دوسری طرف سوسل سڈکشن کے اندر غنہ گردی کر رہی ہے - سپہا را لنگنڈ کی حد تک تو یہ چیز خاص طور پر سامنے لائی گئی تھی کہ ایک صاحب کے مکان میں بمبارا ہمارے آفس - جمعہ کیا گیا اور چند میونسپل کونسلرز (Municipal Councillors) کو مار پیٹ کی گئی - یہ تمام واقعات اون کے سامنے لائے گئے تھے لیکن ہمیشہ یہی جواب دیا جاتا رہا کہ آپ عدالت میں جائے - جب عدالت میں جاتے ہیں اور مقدمہ میں چنوت جاتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ ہوسکتا ہے شہادت نہ ملی ہوگی - لیکن اسکے معنی یہ ہیں کہ کچھ بھی نہیں ہوا - میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ قانون کی کتابیں ہماری ہی لکھی ہوئی ہیں - عدالتیں ہماری ہی بنائی ہوئی ہیں جب نارمل حالات تھے - اب ابا نارمل (Abnormal) حالات پیدا ہو گئے ہیں - ان بدلے ہوئے حالات میں حکومت اور اون تمام پارٹیوں کا جو جمہوریت قائم کرنا چاہتے ہیں یہ فرض ہو جاتا ہے کہ قانون کے اندر جو کوتاہی ہے اوسکو دور کرنے کے لئے راستہ نکالیں - جو رکاوٹیں ہیں اون کو دور کریں اور حکومت خود اپنے طور پر تحقیقات کرے اور دیکھے کہ گنہگار کون ہے - ایسے وقت جب کہ گنہگار لوگ جمہوریت کے خلاف محاذ بنا رہے ہیں حکومت کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ گہرائی میں اسکو دیکھے - میرا آنریبل ہوم منسٹر پر چارج ہے کہ وہ ہمیشہ میگنیکل طریقہ پر سوچتے ہیں - ایک یا تھرک طریقہ پر سوچتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ طریقہ صحیح ہے - لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اون کا یہ طریقہ اس ڈائنامک ورلڈ (Dynamic World) میں جس میں کہ ہر منٹ تبدیلیاں ہو رہی ہیں کاسیاب نہیں ہوسکتا - اون کے اس طریقہ کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ آج تلنگانہ کے اندر غنہ گردی بڑھ رہی ہے - ایسے واقعات تلنگنڈ بھونگیر - حضور نگر وغیرہ میں ہوئے ہیں - کامریڈ مخدوم اور آنریبل ممبر نارائن ریڈی پر حملے کئے گئے - جب میں اپنی کانسیٹی ٹیونس اپا گوڑہ کو گیا تو وہاں کے زمیندار نے (۲) آدمیوں کو شراب پلا کر تیار رکھا تاکہ ہم پر حملہ کیا جائے - میں نے سب انسپکٹر کو لیٹر لکھا کہ میں اپنی کانسیٹی ٹیونس میں آیا ہوں اور لوگوں کو اڈریس کرنا چاہتا ہوں - اس سلسلہ میں میں حفاظت چاہتا ہوں لیکن اسکے باوجود میں وہاں اوس رات نہیں جاسکا - کیونکہ لوگ شراب پی کر حملہ کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے تھے - دوسرے دن ہم اپنے ورکروں کو لیجا کر میٹنگ کرسکے - جب یہ واقعات پیش کئے جاتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ آپ عدالت میں جائے - کانگریس کا جو سنگھٹن ہے اور جو عدم تشدد پر یقین رکھتا ہے اوس کے اندر ایک اور سنگھٹن دن بدن بڑھتا جا رہا ہے جو گاندھی جی کے نام پر غنہ گردی کر رہا ہے - اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان طریقوں کا

نہ صرف ہم کو مقابلہ کرنا پڑیگا بلکہ کانگریس کے ان لوگوں کو بھی جو سمجھتے ہیں کہ تشدد نہیں ہونا چاہئے اور ان کو بھی ان طریقوں کا مقابلہ کرنا پڑیگا۔ میں انریبل ممبر منسٹر سے اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ جب آپ یہ کہتے ہیں کہ جمہوری طریقوں سے عوام کے سوالوں کو حل کیا جائیگا تو ایسے طریقے جو اوس میں رکاوٹ بننا کرتے ہیں اور ان کو بھی دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ شخصی تشدد کا کوئی بوجہ قائم نہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کوئی بھی بارٹی شخصی تشدد کی قائل نہیں ہے۔ میں یہ چیز بھی صاف کر دینا چاہتا ہوں کہ شخصی تشدد کو انقلاب کے ساتھ جوڑنا غلط ہے۔ انقلاب کن حالات میں آتا ہے۔ اوسکی کیا ذمہ داریاں ہیں۔ کیسے انڈرمنس سچویشن (Abnormal Situation) میں وہ آتا ہے ان تمام تفصیلات میں نہیں جاؤنگے۔ جن کانگریسی دوستوں کا یہ خیال ہے کہ اسی طرح مار پیٹ کر کے انکشن جیتینگے اور تلنگانہ کے اندر اون کا جو پرسٹیج (Prestige) ختم ہو گیا وہ پھر سے برقرار کرینگے تو میں یہ کہہونگا کہ یہ خیال غلط ہے۔ ان طریقوں سے کسی بھی پارٹی کا پرسٹیج قائم نہیں ہو سکتا۔ یہ وہ چند چیزیں ہیں جن کو میں ہاؤز کے سامنے لانا چاہتا تھا۔ مجھے خوشی ہے کہ کم از کم ایک سال کے بعد ہی کیوں نہ ہو ان تفصیلات کو پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔ میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پولیس کی طرف سے اس سلسلہ میں اسٹیس لئے جائے چاہئیں۔ وہاں لوگوں کے بیانات ہوئے لیکن ڈی۔ آئی۔ جی اور ڈی۔ یس۔ پی وغیرہ نے ان بیانات کو قلمبند نہیں کیا۔ صرف بیانات منے ہیں۔ جن لوگوں نے حملہ کیا اور ان کے خلاف برچہ چاک ہوا لیکن ان کے دوسرے ساتھی جو آس پاس کے دیہات سے آئے ان کے متعلق کوئی اسٹپ نہیں لیا گیا۔ اگر لیا گیا ہے تو ہوم منسٹر صاحب اسکو ہاؤز کے سامنے بیان کرینگے۔ اسلئے میں ہاؤز سے یہ اپیل کرونگا کہ جو طریقہ اختیار کیا جا رہا ہے وہ ہماری جمہوریت پر اور ہماری اس خواہش پر کہ عوامی نمائندوں کے ذریعہ حکومت قائم رکھیں جس میں آپکی اور ہماری سب کی بھلائی ہے۔ ایک بہت بڑی ضرب ہے جو طریقہ عوام کی آواز کو دبائے، کسانوں کو دبانے اور انہیں پریشان کرنے کے لئے اختیار کیا جا رہا ہے اسکو ختم کرنا چاہئے۔

* شری ایل۔ این ریڈی (وردھنا بیٹھ)۔ مسٹر اسپیکر۔ جس واقعہ کی بنا پر انجمنٹ موشن پیش ہوا ہے اسکی اطلاع آنے کے ساتھ ہی موضع دھرم ساگر کو میں آنریبل رام نادھن ایم۔ ایل۔ اے۔ اور شری روی نارائن ریڈی۔ ہم تینوں حیدرآباد سے گئے۔ اور بذات خود اس موضع میں جا کر صحیح حالات معلوم کرنے کی کوشش کی۔ وہاں جو واقعات پیش آئے ہیں وہ نہایت ہی درد ناک ہیں اور اگر حکومت اس سلسلہ میں کافی توجہ سے غور نہ کرے اور اس پر اسٹیس نہ لے تو حالات اور بھی بدتر ہو جائینگے۔ وہاں گانہہ می۔ پتی منائے کے لئے ۳۔ اکتوبر کو مقامی لوگوں نے ایک جلوس نکالا جس میں بچے اور بڑے ملا کر پندرہ بیس آدمی تھے۔ اس وقت جلوس نے اشتہارات بھی

تقسیم کئے کہ آج شام میں میٹنگ ہونے والی ہے۔ مختلف قسم کے نعرہ کسان سبھا کے آفس کے سامنے آکر لگے گئے۔ ”کمیونسٹ پارٹی مردہ باد“، ”رشین ایجنٹس مردہ باد“، ”اسٹارین ایجنٹس کو ہم ختم کر کے بھینگے“۔ اس کے بعد مزید کشمکش کے بغیر جلوس چلا گیا۔ اس کے بعد دوپہر میں دو بجے اس گاؤں پر دھاوا کرنے کی منصوبہ بندی تھی چنانچہ کانگریس کے نیتوں سے موضع منی کنتھ سے پرچھوں، بنالوں اور ہتیاروں کے ساتھ کانگریس کا جینہ بکرا آئے ہیں۔ گاؤں والوں کو خبر ہوئی ہے۔ پندرہ بس گاؤں والے جا کر انکو استقبال کر کے لاتے ہیں۔ کسی نہ کسی طرح لوگوں کو مشتعل کر کے ان پر حملہ کیا جائے اس نیت سے پروسیشن آگے بڑھتا ہے گاؤں کو میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ اس گاؤں میں کانگریس کی ان دس پندرہ لوگوں کے سوا اور کوئی تائید کرنے والا نہیں ہے۔ وہاں کمیونسٹ پارٹی اور کسان سبھا کا اسٹراٹج ہولڈ ہے۔ لوگوں کو ٹررائز (Terrorise) کرنے کے لئے یہ پووا پلان بنایا گیا تھا۔ لوگوں کو برووک (Provoke) کر کے زدوکوب کرنے کا سب انتظام پہلے سے کر لیا گیا تھا۔ چنانچہ لوگوں کو برووک کرنے کے لئے ہر قسم کی کوشش کی گئی۔ پروسیشن جب آ رہا تھا تو بونچاپت کا معتمد لکشمیا ریڈی ہنمکنٹھ سے سیکل پر آ رہا تھا۔ وہ اپنی سیکل سے اتر کر بازو کھڑا ہو جاتا ہے لیکن یہ پروسیشن والے لائٹیوں سے اس پر ہوس پڑتے ہیں۔ کچھ لوگ آگے سے حملہ کرتے ہیں اور کچھ لوگ پیچھے سے حملہ کرتے ہیں۔ جنوسیوں کو ایک ہریجن آدمی آکر بولتا ہے کہ ان پر حملہ کرنا مجھ پر حملہ کرنے کے مساوی ہے۔ میں ان پر حملہ کرنے نہیں دیتا۔ ہمارے ورکرس کا یہ احترام ہے۔ لوگوں کو معلوم ہے کہ وہی انکی صحیح خدمت کرنے والے ہیں۔ اس لئے وہ بیچ میں آڑے آتا ہے تو وہ لوگ کچھ نہیں کر سکتے۔

* شری گوپال راؤ اکبوتے (چادر گھاٹ)۔ پوائنٹ آف آرڈر ریز کرنا ہے۔ اڈجرنمنٹ موٹن پر جو تقریر آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے کی اور اب ایک معزز ممبر بھی فرما رہے ہیں وہ میری ناقص رائے میں قواعد کی خلاف ورزی میں ہو رہی ہے۔ میں اسمبلی رولس کے دو دفعات کی طرف عالی جناب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ رول ۳۳ اور رول ۱۰۱۔ رول ۳۳ لمیٹیشنز آن ڈیٹ (Limitations on Debate) پر اس طرح سے ہے۔

(1) The matter of every speech must be relevant to the motion on which it is made.

(2) A member while speaking shall not---

(i) refer to any matter of fact which is under adjudication by a Court of Law having jurisdiction in any part of India ;

یہ ایک ریلیونٹ رول (Relevant Rule) ہے اور اسی طرح رول ۱۰۱ کی طرف اپنی میں عالی جناب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اس میں سب کلاز (۷) خاص توجہ کا محتاج ہے۔

101 (vii) A motion shall not deal with any matter which is under adjudication by a Court of Law having jurisdiction any part of India.

(Mays Parliamentary Practice اس سلسلہ میں میں میز پارلیمنٹری پراکٹس سے دو ریفرنسس دینا چاہتا ہوں۔

Pages 380 and 437

“ A matter, whilst under adjudication by a court of law, should not be brought before the House by a motion or otherwise, This rule does not apply to bills. ”

شری گوپالی گنگا ریڈی - ہندی میں فرمائیے -

شری گوپال راؤ اکبوتے - یہ انگریزی کتاب ہے ہندی میں کیسے پڑھوں -
(Laughter)

شریمتی شاہ جہاں بیگم - ہندی میں ترجمہ کیجئے -

ایک آنریبل ممبر - آپ تو انگریزی نہیں ہیں -

شری گوپال راؤ اکبوتے - اسکا ترجمہ اسی طرح پر کیا جاسکتا ہے کہ ایسا معاملہ جو کسی عدالت کے زیر غور ہو وہ ہاؤز میں موشن یا کسی اور طرح پر زیر غور نہیں لایا جاسکتا - اس عام قاعدہ کا صرف ایک ہی استثناء ہے -

This rule does not apply to Bills.

یہ قاعدہ بلس سے متعلق نہیں ہے - دوسرے خاص طور پر میں عالی جناب کی توجہ میں لانا چاہتا ہوں

“ Matters awaiting the adjudication of a Court of Law should not be brought forward in debate (except by means of a bill). This rule was observed by Sir Robert Peel and Lord John Russell both by the wording of the speech from the throne and by their procedure in the House, regarding Mr. O. Connell's case, and has been maintained by rulings from the Chair”

یہ دو چیزیں ہیں اور پیج ۳۳۲ پر

شری کے - وینکٹ رام راؤ (چنا کنڈور) - آنریبل ممبر اس پر مداخلت نہ فرمائیں -

شری گوپال راؤ اکبوتے - میں سمجھتا ہوں کہ آپ بھی میری طرح ایک آنریبل ممبر ہیں آپ ایک فیصلہ مجھ پر ٹھونس رہے ہیں یہ مناسب نہیں ہے - آپ اسپیکر صاحب سے کہیئے -

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ۔ میں اسپیکر صاحب سے یہ کہہ رہا ہوں کہ اس پر بحث کی ضرورت نہیں ہے۔

Shri Gopal Rao Ekbote :--“The discussion of the former is activated (former means debate) further by the established rules of debate.”

انجریمنٹ موشن پر جو ڈیٹ ہوئی ہے جسکی طرف میں نے اپنی توجہ مبذول کرائی ہے۔ ان تمام ریفرنس (References) کے نتیجہ یہ ہے کہ انجریمنٹ موشن لانے پر کوئی مہمت نہیں ہے اور جیسا کہ آپ نے اجازت دی وہ بھی بالکل صحیح ہے۔ لیکن اس معاملہ پر تبصرہ چاہے وہ آزادانہ ہو یا کنٹریٹ وہ معاملہ جو عدالت کے زیر غور ہے یا آنے والا ہے تو ہونا چاہئے۔ میں تو یہ تصور کرتا ہوں کہ وہ کنٹریٹ آف کورٹ تک پہنچ سکتا ہے۔ اس وقت میں معزز ایوان کی توجہ میں ایک ہی چیز لانا چاہتا ہوں۔ یہ ایسا معاملہ ہے جس پر بہت ممکن ہے کہ پی۔ ڈی۔ ایف کے معزز اراکین یہ سمجھتے ہونگے کہ ادھر کے لوگوں نے زیادتی کی۔ اور ادھر کے لوگ یہ سمجھتے ہونگے کہ اودھر کے لوگوں نے زیادتی کی۔ یہ ایک تعزیری اور فوجداری نوعیت کا معاملہ ہے۔ انجریمنٹ موشن اس وقت آسکتا ہے جبکہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی کارروائی نہ ہو۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ اسپیکر۔ جو طے شدہ بات ہے اسکو پھر اٹھایا جا رہا ہے۔

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ میرا جو اعتراض ہے وہ سمجھنے کی کوشش کریں۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ سمجھ سب لوگوں میں ہے۔ آنریبل ممبر ہی سمجھ نہیں رکھتے۔

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ میں شخصیت پر اعتراض نہیں کر رہا ہوں۔ پرچہ چاک ہونے کا خود لیڈر آف دی اپوزیشن نے اعتراف کیا ہے۔ اس سائیڈ سے کہا گیا ہے کہ بعض لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے اور بعض لوگ اس میں انوالو (Involve) ہیں۔ اگر اس پر رائے زنی کریں تو یقیناً مقدمہ متاثر ہوگا۔ اسلئے ایسا معاملہ ہے جس میں عدالت کا وقار متاثر ہوتا ہے۔ اگر فیئر ٹرائل (Fair trial) نہ ہوتا تو ایسا ہو سکتا تھا۔ اس معاملہ میں ہلدی کنونشنس (Healthy Conventions) ڈالنا چاہئے جبکہ عدالت میں فیئر ٹرائل ہو رہا ہے اس طرف بھی ہاؤز کو توجہ کرنی چاہئے کہ اسٹابلسڈ پارلیمنٹری پرائکٹس (Established Parliamentary Practice) کو قائم کیا جائے۔ ان ہلدی ٹریڈیشنس (Unhealthy traditions) یا کنونشنس سے ایک طرف تو ہمارا وقار متاثر ہوگا اور دوسری طرف لوگوں کو جو فیئر ٹرائل ملنا چاہئے وہ نہیں ملے گا۔

شری جی۔ ہنمنت راؤ (ملک) - یہ اسپیکر سے یا پوائنٹ آف آرڈر۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - یہ صحیح ہے کہ آئندہ کورٹ کی تحقیقات ہونگی اسٹری فیکس میں نہ جائے ہوئے گورنمنٹ کو کیا اسٹپس لینا چاہئے ٹکشن کریں تو مناسب ہوگا۔

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ - یہ معاملہ انجودیکشن میں نہیں ہے۔ صرف پرچہ چاک ہوا ہے۔ تاوقتیکہ چالان عدالت میں پیش نہو پولیس یہ کرسکتی ہے پولیس مختتم رپورٹ بھی دے سکتی ہے۔ میرے فاضل دوست غلط فہمی میں ہیں کہ محض پرچہ چاک ہونے سے عدالت کو اختیار سہاقت ہوتا ہے۔

شری سری نواس راؤ اکھیلیکر (ہمناباد - عام) - پرچہ چاک ہونے کے بعد ہی عدالت کا جوریڈکشن ہو جاتا ہے۔

شری اناجی راؤ گوانے - ابھی آپ نے فرمایا ہے کہ - (It will come under adjudication. If it is under adjudication, then it cannot be referred.) یہ الفاظ سکشن ۳۳ میں آئے ہیں۔ اسکے ساتھ ۱۰۱ میں بھی وہی آتے ہیں۔ اس وقت انجودیکشن میں ہوتو یہاں غور نہیں کیا جاسکتا۔ پرچہ چاک ہونا انڈر انجودیکشن نہیں ہے۔ اگر کوئی آنریبل ممبر ایسا کہتے ہیں تو وہ غلط کہتے ہیں۔ میں صاف طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں۔ جیتک چالان نہو پولیس تفتیش کرتی ہے۔ عدالت کے سامنے کوئی چیز نہیں ہے۔ اس رول کے تحت ریفر کیا جاسکتا ہے۔

شری سری نواس راؤ اکھیلیکر - اسپیکر.....

Mr. Deputy Speaker :- No more discussion. We will continue the debate.

شری یل۔ یں۔ ریڈی - اسپیکر - وہاں اس طریقہ سے گاندھی جی کے نام پر گاندھی جیتی منائی جاتی ہے۔ اس کے لئے برجھے لائھی تلواروں اور ہتھاروں کا جلوس نکالا جاتا ہے۔ لکشا ریڈی پولس والوں سے درخواست کرتے ہیں کہ زبردست حملہ ہو رہا ہے۔ سیریس سر بتلائی جانے کے باوجود بھی پولس کاکوئی کافی انتظام نہیں ہوتا۔ صرف چار کانسٹبل آتے ہیں۔ شام کے چھ ساڑھے چھ بجے یہ لوگ شراب کی بوتلیں اور سیندھی کے گھڑے ختم کر کے مست ہو کر جلوس نکالتے ہیں۔ اور پھر یہ شرارت کی جاتی ہے۔ ایک آدمی کو مکرر پیٹا جاتا ہے۔ اسکے باوجود کوئی روک تھام نہیں ہونی ہے۔ کانگریس کے نیتا لوگوں کو بیسفل رہنے کے لئے کہتے ہیں اور یہ بتلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہماری جانب سے جو حرکت ہوئی ہے وہ نہونی چاہئے تھی۔ اس طرح وہ اپنی غلطی قبول کرتے ہیں لوگ یہ ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ ہم پر جو غنہ گری

ہوئی ہے ہم اس کے خلاف پروٹسٹ ظاہر کرنا چاہتے ہیں ہم آپ کے کاروبار میں
مخر ہونا نہیں چاہتے۔ اور ہم پروٹسٹ کے طور پر جموں نکلنا چاہتے ہیں۔ آپ اس
کے لئے راضی ہیں یا نہیں۔ انہیں یقین دلایا جاتا ہے کہ ہماری جانب سے کسی قسم
کی مداخلت نہ ہوگی۔ انہیں یہ بتلایا جاتا ہے ان کے لوگ یہاں پرچہ بندوق تنوار وغیرہ
رکھتے ہیں۔ اگر وہ کچھ گڑبڑ کریں نو حالات اور بدتر ہو جائیں گے۔ اس کے متعلق آپ
کیا فرماتے ہیں۔ اس کے متعلق یقین دلایا جاتا ہے کہ ہمارے لوگوں کو کنٹرول کرنے
کی ذمہ داری ہماری ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ ہماری میٹنگ پولیس کے سامنے نہ آئیں
بلکہ دوسرے مقام سے جائیں۔ اسکا اطمینان دلایا جاتا ہے اس کے ان لوگوں کو جن پر
مار پیٹ ہوئی تھی بندی میں کھڑا کر کے گاؤں میں دوسرے مقامات پر میٹنگ سے ایک
فرلانگ دوری کے فاصلے کی گلی میں سے گزرتے ہیں۔ اچانک تین چار لوگ بندوقیں لیکھتے
ان کے ساتھ ۱۔ ۱۔ آدھی لاکھوں سے مسلح رہتے ہیں اور اس بندی میں جو لکشا ریڈی
رہتے ہیں ان پر بندوق سے نشانہ لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح جلوس پر تین
فائر کرنے جاتے ہیں جس کے نتیجہ کے طور پر دو آدمی مر گئے۔ یہ ان کانگریسی نیتاؤں
کا رویہ ہے جو ہمیں یقین دلاتے تھے کہ ہماری جانب سے کسی قسم کی گڑبڑ ہونے
دینگے۔ حالانکہ ہم لوگوں کی جانب سے اس وعدہ کی پابندی کی جاتی ہے کہ ہم آپ
کی میٹنگ پولیس کے سامنے سے نہیں گزریں گے۔ اس کے باوجود بھی اس طرح کا ہنگامہ مچایا
جاتا ہے جس کی وجہ سے دو آدمیوں کی جان چلی گئی۔ ان میں سے ایک ہمارے ایکٹیو
کارکن تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ جلوس پر بھی حملہ کیا جا کر لوگوں کو زد و کوب کیا جانا
ہے۔ پولس والے دو تین گھنٹے کے بعد آتے ہیں۔ آج تک وہ گاؤں میں مقیم ہیں۔ لیکن
آج تک حقیقت میں جو کارروائی کرنا چاہئے تھا نہیں کئے۔ لوگوں کے پاس سے ہتھیار
نہیں لئے گئے۔ جن شریر النفس اور بدنام لوگوں نے گاؤں میں یہ ہنگامہ برپا کیا انہیں
گرفتار نہیں کیا جاتا۔ برسوں جو واقعہ ہوا وہ کوئی اچانک واقعہ نہیں تھا۔ بلکہ گشتہ
ایک سال سے تلنگانہ میں ایسے حالات جاری ہیں۔ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ اس کی
تائید کی جائے۔ پچھلے الکشن کے زمانہ میں بھی یہی غنہ گردی کی گئی۔ حضورنگر
میں تو ہمیں یہاں تک مجبور کیا گیا کہ اپنی میٹنگ میں بلڈنگ کے اوپر لاؤڈ اسپیکر
لگا کر تقریر کرنی پڑی۔ کیونکہ اگر ہم نیچے جا کر جلسہ کرتے تو اس کا اندیشہ
تھا کہ ہم پر حملہ ہو جاتا۔ اس طرح سیول لبرٹیز کا خون کیا جا رہا ہے۔ یہ ایک واقعہ
نہیں سیکڑوں واقعات ہیں جنہیں منسٹر صاحب متعلقہ کے علم میں لایا جا چکا ہے۔
کئی ریپریزنٹیشنس کئے جا چکے ہیں۔ حکومت کے پاس تفصیلی معلومات ہم پہونچانے کے
باوجود بھی دو الفاظ زبان سے نکلتے ہیں کہ ”آپ کے لئے عدالت کھلی ہے۔ آپ عدالت
میں دعویٰ کیجئے۔ استغاثہ پیش کیجئے اور واقعہ حقیقی ہو تو سزا دلائے،“۔ بس۔ میں
ہوم منسٹر سے پوچھنا چاہتا ہوں آپ ہوم منسٹر ہونے سے پہلے بھی ایسے ظلم و ستم کے
واقعات ہوئے تھے۔ نظام کے زمانے میں بھی ایسے تشدد کے واقعات ہوئے تھے۔

کتنے لوگوں نے عدالتوں میں جا کر استغاثہ پیش کر کے انصاف حاصل کیا - استغاثہ نہیں ہوئے - لوگ نہیں کرتے - اسکے یہ معنی نہیں کہ آپ کے لئے کوئی انسدادی کارروائی اپنی جانب سے نہ کریں - کیا واقعات ہوئے ہیں آپ یہ دیکھنا ہی نہیں چاہتے - آپ کی اسی نظر اندازی کا نتیجہ ہے جسکے بنا پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ اپوزیشن پارٹیز اور عوامی تحریکات کو کچلا جائے

شری شیش راؤ واگھارے - اسپیکر - نائیم کی طرف میں توجہ دلاتا ہوں -

شری ایل - این - ریڈی - مسٹر اسپیکر دیکھ رہے ہیں - اس قسم کا کوئی واقعہ اگر ہماری جانب سے ہوتا تو اس تعقل یا ضمیر یا گواہ کے تمام لوگوں کو گرفتار کر کے جیلوں میں بھر دیا جاتا - میں ایک حالیہ واقعہ کی جانب توجہ دلا رہا ہوں جس کی توجہ مبذول کرانا خون جو جنگاؤں میں ہوا - وہاں زمین کی نسبت جھگڑا ہوا - تعقل کمیٹی کے صدر اس مقام تک بھی نہیں پہنچے تھے کہ انہیں گرفتار کر لیا گیا اور ان پر مقدمہ چلایا گیا - وہ ضمانت پر رہا کئے گئے - اسکے بعد اپریل دفعہ (۱۱ = ۱۰) لنگر مقدمہ چلایا گیا اور ایک مہینہ کی انہیں سزا ہو گئی وہ ایک مہینے تک جیل میں رکھے گئے - غرض اپوزیشن کے ارکان اور عوامی کارکنوں کو کسی نہ کسی حیلے سے اس طرح پریشان کیا جاتا ہے - ہم ریپریزنٹیشن کرتے ہیں تو کوئی شنوائی نہیں ہوتی - ایسے متعدد حالات ہیں - اور گورنمنٹ کا یہی رویہ ہے جس سے غنڈوں کی عمت افزائی ہو رہی ہے اور وہ لوگوں کی جانوں پر بھی حملہ کر رہے ہیں - لوگوں کے حقوق نامال کرنے جا رہے ہیں غنڈہ گردی کرنے والوں پر مقدمہ چلانے اور انکی پشت پناہی کرنے کی وجہ سے نوبت یہاں تک آ گئی ہے - سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ ان حالات کو اور کہاں تک بڑھانے والے ہیں - لیکن میں صاف کہہ سکتا ہوں کہ آپ کی ایسی کوشش کے باوجود آپ کے تشدد سے عوام ڈرنے والے نہیں ہیں اور عوامی تحریکات رکنے والی نہیں ہے - اگر آپ ایسی ہی حرکات کرتے رہیں گے اور آپ کی یہی پالیسی رہیگی تو عوام آپ کو ایک دن منہ کی دینگے - اور اپنے اندولن کو پراپر آگے بڑھائیں گے - اسلئے میں کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم اس انجمنٹ موشن پر آئریبل منسٹر اور حکومت کافی توجہ دیں - ورنہ ان کے واقعہ کو آئسولیٹڈ (Isolated) دیکھنا نہیں ہے - بلکہ نلگنڈہ کریم نگر اور مختلف اضلاع میں عوام کے ساتھ ایسے واقعات ہو رہے ہیں - نہ صرف نلگنڈہ بلکہ مرہواڑہ میں ایسا عمل جاری ہے - رپورٹیں ہیں - ان سب کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی پالیسی پر آپ کو غور کرنا چاہئے - اور عوامی تحریکوں کو کچلنے کی پالیسی پر کافی تنجیدگی سے غور کریں - اگر ایسے واقعات دن بدن ہوتے رہیں اور آپ غنڈوں کی حمایت کرتے رہیں اور اس طرح اپنا وجود برقرار رکھنا چاہیں تو یہ پالیسی غلط ہے - حکومت کو اس پر کافی سیریسلی (Seriously) غور کرنا چاہئے - میں سمجھتا ہوں کہ حکومت ایسے واقعات آئندہ نہ ہونے دیگی -

انتخابات کے لیے تقریر ختم کرنا ہو۔

श्री. नरेंद्र (कांग्रान) :—अध्याध्यक्ष महोदय, दरंगल में जंगल धर्मसंग्रह नाम के एक रात्र में ३ अक्टूबर को एक घटना हुई और अगले घटना में कहा यह जाता है कि दो व्यक्तियों की मृत्यु हुई और कुछ लोग जखमी हुए। इस वाक्य को लेकर अपोजीशन पार्टी की तरफ से कहा एक मोशन पेश किया गया है। काम रोको प्रस्ताव के रूप में यह प्रस्ताव आज विधान सभा के सामने विचारार्थ है। मैं इस समय इस हुई घटना के अगले तमाम नुकसान पर अिनलिये नहीं जाऊंगा कि जैसा कि अभी एक अनरेबल मेंबर ने इस वाक्य के कहने की निम्न में जो हद है अगले तरफ आपका ध्यान आकर्षित कराया और श्रीमान जी ने भी अगले बात को सुन कर स्वीकार किया और मेंबरों को भी इस बात की हिदायत की। लेकिन मुझे अफसोस है कि अिन हिदायत के बावजूद भी कुछ वाक्य की बातें अँवान के सामने रखी गयीं जिसने यह कहा गया कि हिदायत अभी है, बरामद नहीं हुई, वगैरा वगैरा। मैं अगले तमाम बातों की तरफ न जाकर निरन्तर विरोध बात की तरफ जाना चाहता हूँ और अँवान का ध्यान आकर्षित करना चाहता हूँ। इस काम रोको प्रस्ताव में दो बातें हैं, जैसा मैं समझता हूँ। एक यह कि इस घटना से कॉंग्रेसियों पर एक आरोप लगाया जा रहा है। दूसरा अुद्देश यह है कि पहले जो कांग्रामा अपोजीशन पार्टी के रहे हैं अगले पर पर्दा डाला जा कर हमारे मुँह की बात अपने मुँह से अुगल देने की कोशिश करना है। मसलत अपोजीशन पार्टी के लीडर ने यह कहा कि इस तरह की घटनाओं से जमहूरियत की तरक्की नहीं होती, जनतंत्र नहीं पतनपा और ऐसे वाक्यात से कोअी मनायल हल नहीं होते। आज अुस तरफ के बेंचेस को इस वाक्य के बाद और पिछले तमाम घटनाओं के बाद और दूसरी समस्याओं को जिनका आज हमारे जीवन के साथ संबंध है अगले हल करने का वास्तव में अहिंसात्मक रूप ही एक हल हो सकता है यह चीज आज मनस में आ गयी असलिये अपोजीशन पार्टी के लीडर माने प्रस्ताव का को मुबारकबाद देना चाहता हूँ। यही तो हमारा भी अुद्देश है और हम अिमी पथ पर चले आ रहे हैं और अिसी पथ पर चलकर कॉंग्रेस की आज बहुत सारी हुकूमतें चली गयी हैं। (विरोधी दल के सदस्यों की तरफ से कुछ आवाजें) तो मैं यह अर्ज कर रहा था कि जिन दो अुद्देशों को रखकर जो प्रस्ताव लाया गया है अुसका मैं अुत्तर दूंगा। जिसके सिवा वहाँ क्या बातें हुईं, किके पास क्या था, क्या नहीं था, किस तरह नारे लगाये गये और नहीं लगाये गये, अिन तमाम बातों पर नहीं जाना चाहता वरना मैं आपके रुझान की खिलाफत की कलंगा जैसे कि अपोजीशन आनरेबल मेंबर ने अभी की। (विरोधी दल के सदस्यों की तरफ से फिर से आवाजें)

श्री. अम्बाजीराव गव्हाणे :—आपको कोअी कहने का अस्तियार नहीं है, स्पीकर साहब कह सकते हैं।

श्री. नरेंद्र :—जिससे इस बात का पता चलता है कि आपने वहाँ पर भी कितनी बेसब्री का होगी जब कि बेसब्री आप जिस वक्त बता रहे हैं। और जितनी तरह की बेसब्री का यह नतीजा होता है। जिस तरह की बेसब्री न अुधर होनी चाहिये न बिधर होनी चाहिये। जिसलिये मैं यह निवेदन कर रहा था कि जिस वाक्य को बेक राबनैतिक रंग देकर यह मताना कि कुछ कॉंग्रेसी

है त्रिकुल गलन है। और अस्का कुछ मकसद है—मैं कहता हूं मकसद कुछ भी नहीं है। सिर्फ हमारा मकसद नहीं है, मकसद आपका था। जैसा कि अक साहब ने कहा कि हमारा वहां स्ट्रांग होल्ड (Strong hold) था। वहां गांधी जयंती हो गयी। यह हमारे लिये बड़ी मुश्किल की बात हुई। अखिलगन के पहले जहां अक कॉंग्रेसी नहीं जा सकता था वहां पांच हजार का मजमा गांधी जयंती के लिये जमा होना है यह बहुत बुरी बात है क्यों कि वहां हमारा स्ट्रांग होल्ड था: (विरोध: इल को नगर में तरह तरह की आवाजें:—भाले और बछियों के साथ, बंदूकों के साथ।) जरा मन्न को जिये और अपने साथियों को भी मन्न में रहने के लिये कहिये। असलिये मैं कह रहा हूं कि चूंकि अब अन्न मैदान से आपका स्ट्रांग होल्ड निकल गया असलिये अब अन्होंने इस घटना को अक रंग आमेज देकर अन्न तरह की बातें कही। हुजुरनगर और हुजुराबाद में जो किया गया अन्न पर मैं अब रोगमन नहीं डालना चाहता। मैं अतना ही आखिर में अर्ज करना चाहता हूं कि अक वाक्या चल रहा है, मैं अन्नरेवल मेंबर फार होम से प्रार्थना करूंगा कि जहां तक हो सके—अन्नमें कोअं शक नहीं कि आन्न कॉंग्रेसी हुकूमन है लेकिन कॉंग्रेसी हुकूमत होते हुअे भी मुझे पूरा पूरा यकीन है कि अन्न मुकदमे में कानून के तहत जिस हद तक कड़ी सजा दी जा सकती है अतनी दी जाय, जो कुछ का अन्न कार्रवाअी की जा सकती है वह सख्ती से की जाय चाहे वह किसी के खिलाफ हो, चाहे वह कॉंग्रेस के लोग हों, या और कोअं हों, कॉंग्रेस के सामने यह नहीं है कि वह कॉंग्रेसी है या पी.डी.अक. का है या कम्युनिस्ट है या सोशलिस्ट है या किसान मजदूर सभा का है, अन्नके सामने यह होगा कि वह मुन्जिम है। अन्नके मिवा और कोअं बात नहीं होगी और न होनी चाहिये क्योंकि हुकूमत के सामने हमेशा अन्न तरह के वाकये आते रहेंगे अन्नके साथ सख्ती से काम लेना चाहिये। असलिये मैं अर्ज करूंगा अपोजीशन पार्टी के मेंबरों से कि वे अन्न वाकये के साथ जमतों को न मिलायें। यह अक फौजदारी जुर्म है अन्से अक जुर्म की हद तक ही रखिये और अन्नका अन्साफ अन्न तरह की तकरीरों से हासिल करने के बजाय हिंदुस्तान की अदालतों से हासिल कीजिये।

* شری اناجی راؤ گوانے - مسٹر اسپیکر سر - جو اڈجرنمنٹ موشن ہاؤز کے سامنے آیا ہے اوس پر کچھ کہنے سے پہلے میں یہ کہہ دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ نہ میں کمیونسٹ پارٹی سے تعلق رکھتا ہوں اور نہ کانگریس پارٹی سے بلکہ جو واقعات وعام رونما ہوئے وہ اوس لحاظ سے عرض کروں گا۔ ان واقعات کی طرف میں حکومت کا اور خاص طور پر کسرنڈ مسٹر صاحب کا دھیان مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ ان واقعات کے رونما ہونے میں کونسے لوگ ہیں جنہوں نے مدد کی ہے ان کا کیا ریکارڈ ہے کن حالات میں وہ واقعہ ہوا ان باتوں پر غور کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ ابھی ابھی ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ اوس پارٹی نے جو تشدد پسند (وہ کہتے ہیں) ہے ایسی غنڈہ گردی کی۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا ایسی غنڈہ گردی سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ لیکن دراصل اگر یہ غنڈہ گردی رولنگ پارٹی کی جانب سے ہوئی ہے تو کیا محسوس ہوتا ہے اس کو ضرور

سوچئے

[Mr. Speaker in the Chair]

آئریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے یہ بالکل صحیح کہا کہ غنہ گردی اور انقلاب کو سمجھنے کی کوشش کیجئے اگر سمجھ میں نہیں آتا تو

(Laughter)

میں کوئی ان پارلیمنٹری لفظ تو استعمال کرنا نہیں چاہتا۔ مجھے کہنا ہے کہ آپ لوگوں نے یعنی اوس جانب سے لوگوں نے بھی یہ تسلیم کر لیا ہے کہ واقعہ صحیح ہے۔ آئریبل ہوم منسٹر کا ہمیشہ یہ دعویٰ رہا ہے کہ میں کبھی بھی یہ نہیں دیکھوں گا کہ ملزم کس پارٹی سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ دراصل موقع ہے اون کے امتحان کا۔ ہم دیکھینگے کہ اون کی سفید ٹوپی میں کتنا انصاف ہے۔ امتحان کا موقع آگیا ہے اور اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ آپ اپنے الفاظ پر کس حد تک عمل کریں گے۔ کانگریس کے جن لوگوں نے خون کیا ہے اون کو آپ سزا دلائینگے اور نہ صرف اس ہاؤز کو بلکہ پورے حیدرآباد کو یہ بتائینگے کہ دراصل جو غنہ گردی ہو رہی ہے اوس کو جاری نہیں رکھا جائیگا۔

ایک آئریبل ممبر - اگر پی۔ ڈی۔ یف کے ہو تو۔

شری اناجی راؤ گوانے - کوئی بھی ہو کسی پارٹی کا ہو۔ چاہے وہ پی۔ ڈی۔ یف کا ہو یا کانگریس۔ دراصل جو لوگ خونی ہیں اور جو خون کرنے کے عادی ہو چکے ہیں اون کی غنہ گردی کا سرکچلنے کی کوشش کی جائیگی۔ ہیگرواچاری صاحب نے (میں اون کا نام اس واسطے لے رہا ہوں)

ایک آئریبل ممبر - جو یہاں کے ممبر نہیں ہیں اون کا نام نہیں لیا جاسکتا۔

شری اناجی راؤ گوانے - میں اون کا نام لینا نہیں چاہتا لیکن یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کاندھل جیتی کے دن انہوں نے یہ میسج کی۔ میں خود ہیگرواچاری صاحب سے واقف نہیں ہوں لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اون کا جو ریکارڈ ہے اوس کو آئریبل ممبر اپنے سامنے رکھیں وہ رپورٹ بھی ہمارے پاس موجود ہے انکوائری رپورٹ آف حیدرآباد پولیس فائرنک

ایک آئریبل ممبر - میں عرض کروں گا کہ جو ممبر حاضر نہیں ہیں

ایک آئریبل ممبر - ہیگرواچاری اگر ہاؤز کے ممبر ہوں تو اعتراض ہو سکتا ہے۔

شری اناجی راؤ گوانے - میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کے متعلق کیا کہا گیا ہے وہ بھی پڑھ کر بتاؤں گا نہ صرف یہ کہ

Memorandum submitted on behalf of the Congress Workers' Convention.

جو کانگریس کے ممبر ہیں جنہوں نے میمورنڈم پیش کیا ہے

Mr. Speaker :—Is it necessary to refer to all these details? We are here discussing general and not about a particular individual we need not go in to the character of any particular individual because that person is not here.

شری اناجی راؤ گوانے - میں ڈیٹیل میں نہیں جا رہا ہوں - میں یہ چیز اس واسطے ریفر کر رہا ہوں کہ وہاں جو انکی میٹنگ ہوئی اور جس کے سلسلہ میں دو انسانی جائیں ضائع ہوئی یہ کام کسی ہلاٹ کے تحت کیا گیا اور وہاں کے آدمیوں پر حملہ کیا گیا اسی لئے میں اون کا ریکارڈ ہاؤز کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں تاکہ اس لحاظ سے غور کیا جاسکے - کانگریس کے لوگوں نے میمورنڈم

مسٹر اسپیکر - میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ کیس عدالت میں جائیگا اس لئے کوئی ایسی بات نہ ہونی چاہئے جسکی وجہ سے اس کیس پر اثر پڑے - منبر اس چیز کو خیال میں رکھیں -

شری اناجی راؤ گوانے - مسٹر اسپیکر یہ کیس عدالت میں جانے والا ضرور ہے لیکن مجھے عرض کرنا ہے کہ یہ کسی طرح سے انڈراڈ جوڈیکشن (Under adjudication) نہیں ہے -

ایک آدمی مل گیا - آپ وکیل ہیں نظائر دیکھ لیں -

شری اناجی راؤ گوانے - میں یہ نہیں بیان کر رہا ہوں کہ ہیگرواچاری نے حقوق کیا یا کسی نے خون کیا - لیکن ان لوگوں نے وہاں ملحوں جو پیدا کر دیا تھا اوس کو ریفر کرتے ہوئے یہ کہہنا کہ کس طرح واقعات ہوئے - آنریبل منسٹر کسٹرنڈ نے پرسوں یہ کہا تھا کہ جو واقعہ ہوا ہے وہ صحیح ہے ہم نے پولیس بھیجی ہے لیکن کن حالات میں یہ واقعہ ہوا پھر کس طرح وہ میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں - وہاں آج تک گاندھی جیتی اس طرح کبھی نہیں منائی گئی - نہ کبھی کانگریس کا فلیگ برچھوں اور بھیلوں پر لگایا گیا - لیکن اُس دن جیتی گاندھی جیتی کے روز بھالے کا نشان لیکر گاندھی جیتی منائی گئی - آپ اھسا کے پجاری ہو کر گاندھی جیتی مناتے ہیں - اون کی جیتی آپ اس طرح مناتے ہیں جنہوں نے قہر کو ہمیشہ اھسا کا سبق سیکھا ہے - ایسے حالات میں یہ واقعہ ہوا ہے - میں اون کا ریکارڈ تو بتانا نہیں چاہتا وہ آپ سب لوگوں کو معلوم ہے - لیکن جو معلومات مجھے ملی ہیں اون سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود اسکے کہ چار پولیس کے کانسٹیبل موجود تھے اور پھر بھی موجود تھا - جب پنڈی میں لوگ جمع ہوئے تھے تو پچھلے سے چند لوگوں نے جن کے ہاتھوں میں تلواریں - برچھیں اور تلواریں - پولیس کے سامنے ہی حملہ کیا پولیس نے جب روکنے کی کوشش کی تو اس وقت اس وقت سے حملہ کیا گیا اور پولیس والوں کو بازو ہٹا کر فائرنگ کی گئی - میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس طرح اس واقعہ کو جاننا چاہتے ہیں - کیا

طرح کی غنہ گردی اور حملوں کو جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ پولیس کو بھی جو آپ کی نوکر ہے امن قائم کرنے کے لئے

Mr. Speaker : I presume the hon. Member does not mean the chair

Shri Annaaji Rao Gavane : No, Sir (Laughter)

آپ سے مطلب آنریبل ممبر پولیس سے ہے۔ مجھے یہ کہنا ہے کہ اس طرح کے حالات ہیں۔ وہاں اس طرح فائرنگ ہوتی ہے انسان مارے جاتے ہیں۔ وہاں ڈسٹرکٹس نہ ہونے کا یقین دلایا جاتا ہے لیکن اس یقین دلانے کے باوجود بھی برویشن پر حملہ کیا جاتا ہے۔ جب اون لوگوں کو جنہوں نے حملہ کیا تھا ارسٹ کر کے تفتیش کے لئے رکھا جاتا ہے تو کانگریس پارٹی کے چند ممبر اس کو روکتے ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کیا یہی طریقہ حکومت کرنے کا ہے۔ کیا یہ شبہ نہیں ہو سکتا کہ جن لوگوں نے اس ارسٹ کو روکنے کی کوشش کی انہی کا ہاتھ اس واقعہ کے بیچھے تھا۔ باوجودیکہ پولیس شہادت پر ان لوگوں کو گرفتار کرتی ہے لیکن ان کو روکنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مجھے آنریبل منسٹر سے یہ کہنا ہے کہ یہ آپ کے لئے امتحان کا وقت ہے۔ آپ نے کئی مرتبہ فرمایا ہے کہ چاہے کسی پارٹی کے کیوں نہ ہوں اگر وہ گنہگار ہیں تو ان کو سزا دلائی جائیگی۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ امتحان کا وقت آگیا ہے۔

شری تریندور۔ وہ امتحان میں کامیاب ہونگے

شری اتلی راؤ گوانے۔ اگر وہ کامیاب ہونگے تو میں مبارکباد دونگا۔ اگر وہ صحیح طور پر انصاف کی نظر سے دیکھیں گے اور گنہگاروں کو سزا دلائیں گے تو میں مبارکباد دونگا۔ لیکن اگر اسکے خلاف ہوگا تو میں کہہ سکتا ہوں کہ آپ ان غنہ گردوں کو پناہ دینے والے ہیں۔ آپ صحیح معنوں میں امن قائم کرنا نہیں چاہتے۔ میں آنریبل ہوم منسٹر سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ ان واقعات پر غور کریں گے۔ جو واقعات گزریے ہیں وہ شرمناک ہیں۔ سپاہیوں کو چاہئے کہ وہ اس پرستجیدگی سے غور کریں۔ اگر کوئی پارٹی یہ سمجھتی ہے کہ ایسا نہیں ہے تو وہ بے غور ہے۔ میں آنریبل ہوم منسٹر سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ انصافانہ طور پر اس پر غور فرمائیں گے۔

Some hon. members rose

Mr. Speaker : Now the time is 7-40 and I must at least give 20 minutes to the hon. Minister.

Shri M. S. Rajlingam (Warangal):— May I request you, Sir, to give me some time?

Mr. Speaker: No,

Shri M. S. Rajlingam : Please give me some time Sir, as I represent Warangal.

Mr. Speaker : No.

شری ملپا کو لور - مسٹر اسپیکر - دھرم ساگر قتل کے سلسلہ میں جو موشن لایا گیا ہے اوس پر مجھے کچھ کہنا نہیں ہے لیکن اس کو جو کر دیکر بتایا جا رہا ہے کہ کانگریس کے ورکروں نے ایسا کیا ہے - تو میں یہ کہوں گا کہ آپ اس کو سوچئے - ایک آرگنائزیشن پر جارج لگانے کی کوشش کر رہے ہیں - وہ آرگنائزیشن جس نے ہمیشہ اہمسا پر وشواس رکھا ہے اور ۶۰ سال کی اتھاس میں کبھی بھی ہتیار ہاتھ میں نہیں اٹھایا - آج بھی اپنی پالیسی کو اسی طرح قائم رکھے ہوئے ہے - جب گاندھی جینتی کے سلسلہ میں کانگریس ورکرس پر ہتات پھیری نکالتے ہیں تو اون کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہے - اون کو جوئے بتائے جاتے ہیں - جب ورنگل سے اوسی روز لیڈرس پروگرام کے موافق آتے ہیں گاندھی جینتی منانے کے سلسلہ میں - اور گاؤں میں اون کا پرومیشن لایا جاتا ہے تو اون پر اعتراض کیا جاتا اور راستہ روکا جاتا ہے - کانگریس کے لیڈرس اون کے گھروں کو جاتے ہیں اور بات چیت کرتے ہیں - اگر کانگریس اور لیڈروں کی نیتی یہ نہیں رہتی تو وہ لوگ اون کے گھروں کو کیوں جاتے اور بات چیت کرتے اور سمجھانے کی کیوں کوشش کرتے - ہاؤز میں بھی اس چیز کو مان لیا گیا ہے کہ کانگریس کے لیڈرس کمیونسٹوں کے گھروں کو گئے تھے ان کو سمجھائے اس سے اندازہ لگاسکتے ہیں کہ ہماری کیا نیتی تھی - اسکے برعکس آپ کا اور آپکے آرگنائزیشن کا وشواس بھی ہتیار پر ہے - آپ نے کہا کہ ہمارا وہ مومنٹ ختم ہو گیا لیکن حکومت کہتی ہے کہ آپ لوگوں نے ابھی پورے ہتیار واپس نہیں کئے - اس کے تائید میں بتاسکتا ہوں کہ کرناٹک کے اندر حال ہی میں اندرون ایک ماہ تعلقہ الندر کے موضع میں ایسے واقعات ہوئے ہیں آپ کے لوگوں نے وہاں قتل کیا ہے سلازمین کے خلاف پرچہ چاک ہوتا ہے تو معلوم ہوتا ہے خود کنونیشن کے کنوینر نے یہ قتل کیا ہے - جو آپ اور آپکے دوست اس میں شریک تھے تقریریں کر کے آئے تھے جو کنونشن انہوں نے بلایا تھا کیا یہ کانگریس کے لوگ ہیں جو قتل کئے ہیں ؟ یہ آپ سوچئے ابھی دل ٹٹول کر دیکھئے کہ کیا یہ غلط ہے یا نہیں - آپ حکومت پر الزام لگاتے ہیں جو ہو رہا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ کن کی نمائندگی کر رہے ہیں - ہم تو پبلک کی نمائندگی محض الفاظ سے نہیں کر رہے ہیں بلکہ عمل سے کر رہے ہیں - عوام نے اپنا فیصلہ دے دیا ہے کہ کانگریس ہی ہماری نمائندگی کرتی ہے - اسی کا نتیجہ ہے کہ آج آپ اپوزیشن بنچس پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - ابھی تھوڑی دیر میں معلوم ہو جائیگا -

(Laughter)

شری ملہا کولور - میونسپل الیکشن کے واقعات نے بھی بتا دیا ہے کہ پبلک آپ کے ساتھ نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں ٹھٹھ کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ یہ خاص چیزیں اور حالات ہیں آپ اس کو اپنے طور پر سوچئے۔ آپ راستہ بھٹک گئے غین۔ آپ کے ورکروں کے پاس ہتھیار موجودہ ہیں حکومت کو آپ نے اپنے پورے ہتھیار حوالے نہیں کیا۔ علاوہ آپ خود لاچار ہو گئے ہیں ہتھیار دینے سے۔ کیونکہ وہ اگر آپ کو ہتھیار دینے سے انکار کئے پھر بھی آپ ان کو نکال باہر نہیں کرتے۔ ادارہ میں رکھتے ہیں۔ اسی لئے تو پبلک بدظن ہو کر آپ کے لوگوں کو مار رہا ہے تو آپ یہ کہتے ہیں کہ کانگریس کے غندے مارتے ہیں۔ یہ کانگریسی نہیں مارتے بلکہ یہ پبلک کا ری ایکشن ہے۔ اسلئے پہلے آپ اپنی غلطیوں کو درست کیجئے۔ پھر پبلک ضرور آپ کی طرف آئیگی۔ آپ سے کہیگی کہ آپ حکومت کیجئے۔ میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک واقعہ کو لیکر کانگریس پر کیچڑا چھاننے کی کوشش نہ کیجئے۔ اگر کانگریس کا کوئی آدمی بھی ایسی حرکت کرتا ہے تو کانگریس اسکی پیچ نہیں کرتی۔ اسکو نکال باہر کر دیگی مگر آپ ہیں ان سے کاہ لیتے ہیں۔

ایک آنریبل ممبر - اسکے اور طریقہ ہوتے ہیں۔

شری ملہا کولور - آپ اس طرح سوچئے کہ ہم پر کیچڑا چھاننے کی بجائے اپنی غلطیوں کو دور کریں۔ اب تک ہمیں جس طرح چھپانے کی کوشش کی گئی ہے انکو ڈس کولوز کیا جائے۔ تو پھر میں ایک دو تین چار گن کر بتلاتا ہوں کہ وہ ایسے کیسے واقعات ہوتے ہیں سمجھ میں آجائیگا انور تعقلہ اللہ کا جو آپ کا کنوینر ہوتا ہے وہ قتل کے مقدمہ میں انوالو ہوتا ہے تو کس صورت میں آپ کہہ سکتے ہیں ہم بے گناہ ہیں۔ یہی بتلانا میرا مقصد تھا۔

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ۔ آج ہاؤز کے سامنے جو انجیر منٹ موشن آیا ہے۔
سٹر اسپیکر - ہ منٹ کا وقت دیا جاتا ہے۔

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ۔ اس میں ایک ایک چیز غور کرنا ہے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ ہمیں جذبات میں لے جایا جائے یا جذبات کی آڑ میں حقیقی اور ٹھوس واقعات پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی جائے۔ یہ صاف طور پر ظاہر ہے کہ ورنگل میونسپلٹی کے چیرمن صاحب وہاں کیوں جاتے ہیں۔ گاندھی جینتی کس ڈھنگ سے منائی جاتی ہے۔ کیا بندو قوں سے۔ بھالوں سے اور برجھوں سے منا رہے تھے۔ لکشمی ریڈی نامی شخص کو مارتے ہیں۔ کیوں مارتے ہیں اسلئے کہ اس سے مخالفت ہے۔ اور یہ سمجھ کر کہ انکے پیچھے لوگ ہیں۔ یہ اپنے ہی کئے ہوئے کڑوت ہیں یہ اپنا ہی کھا ہوا پاپ ہے۔ لیکن اس سے بچ سکتے ہیں اسلئے آنریبل ممبر چیرمن اجساکے پجاری دھرم ساگر

گئے۔ وہ اسٹیج پر تقریر کرنے کے لئے نہیں گئے۔ میں ان تمام چیزوں میں جانا نہیں چاہتا۔ لیکن میں یہ کہوں گا کہ جو پاپ ہوا اسکا بھانڈا پھوٹ چکا ہے۔ یہ کہنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ اس میں کسی قسم کی سیاست نہیں تھی۔ اس سے بڑھکر اور کیا ہوسکتا ہے یہ حکومت کی موجودہ پالیسی کا ہی نتیجہ ہے۔ ہم ابتدا سے مختلف طریقوں سے اس چیز کو منسٹر صاحب کے سامنے لاتے رہے ہیں لیکن منسٹر صاحب تو ایک ہی رٹ لگاتے ہیں۔ ”یہ صحیح نہیں ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔“ یہ واقعات اسی کا نتیجہ ہیں۔ یہ طوطے کا سبق اب بھی بھولینگے یا نہیں۔ یہ بھی سوال آپکے سامنے ہے کہ آیا آپ قانونی راج چاہتے ہیں یا پولیس راج یا غنڈوں کا راج چاہتے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا امتحان آپکے سامنے ہے۔ اس میں کامیاب ہونا یا ناکام ہونا آپ ہی پر منحصر ہے۔

میں اس چیز کو ہاؤز کے سامنے لانا چاہتا ہوں اور یہ جانا چاہتا ہوں کہ پی۔ ڈی۔ ایف کے ورکرس کہاں رہتے ہیں۔ کیا کرتے ہیں۔ کیا کھاتے ہیں۔ یہ سب دریافت کرنے کی کوشش کیوں کی جاتی ہے۔ ہماری ایک لیگل پارٹی ہے۔ کانستبلوں کے آرٹیکل ۱۹ کے تحت ہمیں اسکا حق ہے۔ اسکے باوجود آپ پولیس کو کہتے ہیں کہ وہ ہمارے بارے میں معلومات رکھیں۔ انتہا یہ ہے کہ ہماری پوری ہسٹری سنگٹی جلتی ہے۔ میں آئریبل منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ڈسکریمنشن کیوں۔ عوام منسٹر کو ایم۔ ایل۔ ایز کی ہسٹری چاہئے لیکن آپکی ہسٹری روز روشن کی طرح آج دنیا کے سامنے آچکی ہے۔ اسکے بعد کسی اور کی ہسٹری جمع کرنے کی آپ کیوں کوشش کرتے ہیں۔ تمام پولیس اسٹیشنس کو ایسے ڈسکریمنشن کا حکم دیا گیا ہے جو فلیسزم اور ہٹلرزم کی حد تک پہنچ گیا ہے۔ آج پولیس اسٹیشنس کو کوٹا دیتے ہیں کہ اتنے مقدمات لیکو عدالت میں جائیں۔ پولیس کو آپ کہتے ہیں کہ ہماری شکایتیں کرے۔ جب ہم اس شکایت پر شکایت کرتے ہیں تو آپکا طریقہ عمل یہ ہوتا اور یہ جواب دیا جاتا ہے کہ ”یہ بھی صحیح نہیں“ یہی رٹ لگائی جاتی ہے۔ پی۔ ڈی۔ ایف کے لوگوں پر ظلم کر کے آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کی ترقی ہو رہی ہے اور یہی ذہیت انٹرنیشنل میں بھی آئی ہے۔ جہاں کہیں دیکھو پولیس کا یہی حال ہے۔ قانون وائون کچھ نہیں۔ میں بتلانا چاہتا ہوں کہ الکشن ہونے کے بعد سے پی۔ ڈی۔ ایف پارٹی نے کسی قسم کا تشدد نہیں کیا۔ کسی کانگریسی وکر پر حملہ نہیں کیا گیا۔ میں یہ چیلنج کرتا ہوں کہ کسی جگہ۔ کسی دیہات۔ کسی موضع میں بھی کانگریسیوں کو جلسہ کرنے سے روکا گیا۔ ہاں تو یہ خیال ہے کہ جس طرح ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے میٹنگس ہوں ویسے ہی دوسروں کے بھی میٹنگس ہونا چاہئے۔ ہم چاہتے ہیں جس طرح ہم اپنی پالیسی کا اظہار کرتے ہیں کانگریس بھی لوگوں کے سامنے اپنے سہاوتوں کا بوجھ کرے نہ کہ بوجھ

آپ کہتے ہیں کہ لوگوں کا ری ایکشن بدلا ہے لیکن میں آپکو حضور نگر اور مریال گوڑہ کا حال بتلاتا ہوں۔ وہاں کوئی بھی کانگریسی ورکر سوائے پولیس کی مدد کے نہیں جاسکتا۔

(کانگریس پنجس سے آوازیں - غلط ہے - غلط ہے - غلط ہے)

شری داجی شنکر - کہیں بھی جاتے ہیں تو پولیس کے ساتھ جاتے ہیں غنڈہ گردی کرتے ہیں۔

Mr. Speaker : Order, order.

شری کے - وینکٹ رام راؤ - حضور نگر کے ایسے واقعات ہیں۔ میں دو تین واقعات بتلا سکتا ہوں۔ یہ حکومت کی پالیسی کا نتیجہ ہے۔ لیکن آج اسکے باپ کا بھانڈا بھوٹ رہا ہے۔

Shri G. Sreeramulu : The hon. Minister can speak at 8 o'clock. I may kindly be given at least five minutes.

منسٹر قارہوم (شری دگمبر راؤ بندو) - جیسا کہ میں نے کہا ہے جو واقعہ ہوا وہ نہایت افسوسناک اور شرمناک واقعہ ہے۔ یہ سترے کے بعد مجھے یاد آگئی اس وقت کی جبکہ گاندھی جی کی ہتیا ہوئی اور اس کے بعد ہی ہم نے سنا کہ بمبئی پریسیڈنسی اور ممبئی میں محض اس خیال سے کہ فاتھورام گوڈے ایک سہارا شترا برہمن تھا کئی لوگوں کے مکان جلانے گئے۔ کئی لوگوں کے مکان لوٹ لئے گئے۔ ایک اہمس کے پجاری کی ہتیا پر اس طرح کا رد عمل ہوا۔ اسکا مطلب صرف یہ ہے کہ جو ہمس دل میں رہتا ہے وہ زبان پر آجاتا ہے۔ پھر عمل میں آجاتا ہے۔ وہ علحدہ علحدہ روپ لیتا ہے۔ جیسا کہ آئریل میمر نے کہا کہ کچھ اشتعال انگیز نعرے لگائے گئے۔ ظاہر ہے کہ اسکا رد عمل کچھ اس طرح کا ہوا، کچھ اس سے بھی بڑھ کر ہوا اور بالآخر قتل و خون ہی اسکی آخری منزل ہوتی ہے۔ میں نے ہاؤس میں مختلف تقریریں سنیں۔ میں نے کل کہا ہے کہ اصل واقعات زیر تفتیش ہیں۔ وہ عدالت کے سامنے ہیں۔ میں نے ہاؤس کو یہ اطمینان دلایا ہے کہ بلا رو رعایت مقدمہ چلایا جائیگا۔ اب تک جو اطلاعات آئی ہیں ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک ملزم گرفتار کر لیا گیا ہے اور کچھ لوگوں کی گرفتاری کا حکم دیا گیا ہے۔ خیر یہ تو ہوتا رہیگا۔ لیکن میں نے اپنے اطمینان کے لئے اس رینک (Rank) میں جو ہائیسٹ آفیسر (Highest Officer) ہو سکتا ہے اور جسکی غیر جانبداری کے بارے میں مجھے یقین ہے ڈی۔ آئی۔ جی۔ تھروا جو نہ کبھی تلنگانہ میں رہے اور نہ تلنگانہ کے پچھلے واقعات سے انکے متاثر ہونے کا اندیشہ ہے انہیں وہاں بھیجا ہے۔ وہ برسر موقع ہیں اور انہیں کے زیر نگرانی تفتیش کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ معاملہ عدالت میں جائیگا۔ لیکن اس سے

پیدا شدہ مسائل پیش کئے گئے ہیں اور یہ بتلانے کی کوشش کی گئی ہے کہ "غندہ گردی چل رہی ہے۔ ہم منسٹر صاحب سے کہتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ عدالت میں جاؤ،" اس بارے میں میں یہ عرض کرونگا کہ ہم اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ رول آف لا (Rule of Law) رہے۔ اگر کوئی کہتے ہیں کہ قانون وانوں کچھ بھی رہے۔ آپ منسٹر ہیں آپکو اس طرح کرنا چاہئے تو میں اپنے آپ کو مجبور بتاتا ہوں۔ اگر یہ سوچنے کا میکینیکل (Mechanical) طریقہ ہے تو میں اسکو سمجھ لینا چاہتا ہوں۔ لیڈر آف دی اپوزیشن میری جگہ ہوتے تو اسکی روک تھام کے لئے کیا طریقہ اختیار کرتے، اگر وہ مجھے سمجھائیں اور اطمینان دلائیں تو میں بھی وہ طریقہ اختیار کرونگا۔ چاہے وہ تلنگانہ میں ہو۔ مرہٹواڑہ میں ہو۔ حضور نگر میں ہو یا مریال گوڑہ میں، برابر اسکی روک تھام کی جائیگی۔ لیکن قانون میں معمولی مار پیٹ کے لئے ضمانت اور چمکے کی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ ضابطہ فوجداری کے لحاظ سے ضمانت اور چمکے لیا جائیگا۔ ورنہ لیڈر آف دی اپوزیشن کیا یہ چاہتے ہیں کہ پولیس برابر گرفتار کرتی رہے۔ وہ مجھے قائل کریں کہ کونسا قانونی راستہ ایسا ہوسکتا ہے جسکے ذریعہ ہم اسکی روک تھام کرسکتے ہیں۔ اگر وہ کوئی پازیشیو (Positive) تجویز بتلا سکتے ہیں تو مناسب ہے۔ میں خود چاہتا ہوں کہ اسکی روک تھام ہو جائے۔

شری وی۔ ڈی۔ دشیانڈے۔ میں نے آپکے سامنے یہ سجیشن پیش کیا تھا کہ سی۔ آئی۔ ڈی برانچ ڈائریکٹ آپکے تحت رہے۔ وہ ڈائریکٹ انوسٹیگیشن (Direct investigation) کر کے آپکو رپورٹ دے۔ آپ ہمیں مشورہ دیتے ہیں کہ ہم عدالت میں جائیو۔ ایسے جو واقعات ہوتے ہیں تو آپ کو اسٹپ (Step) لینا چاہیئے۔

شری دگمبر راؤ بندو۔ اسکا پروپورشن (Proportion) آپ کے سامنے نہیں ہے۔ اسلئے آپ سمجھ رہے ہیں کہ ایسا عمل کیا جاسکتا ہے۔ میں واقعات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ میرے پاس روزانہ دس بیس ایسی شکایات آتی ہیں۔ آپ اندازہ لگائیے کہ ان سب کے بارے میں اس طرح تحقیقات کیسے ہوسکیگی۔ حال ہی میں میں نے ایسا انتظام کیا بھی ہے اور جہاں کوئی سنگین واقعہ پیش آتا ہے تو وہاں خاص طور پر ایک آفیسر کو بھیجا جاتا ہے۔ لیکن کئی شکایات ایسی ہوتی ہیں کہ پولیس پٹیل نے تھپڑ مار دیا۔ کسی نے ڈنڈا مارا۔ کسی نے چھری لگائی ایسے بیسوں واقعات سے متعلق روزانہ کئی شکایتیں میرے پاس وصول ہوتی ہیں۔ ہر ایک واقعہ کے لئے ایک ایک آفیسر کو خاص طور پر تحقیقات کے لئے بھیجا کر رپورٹ طلب کر کے غور کرنا ممکن نہیں۔ یہ بات ایسی نہیں ہے کہ ہاؤس کے سامنے اسپرڈ سکشن کیا جائے۔ لیڈر آف دی اپوزیشن مجھے قائل کریں اور بتلائیں کہ آخر کس طرح عمل کیا جائے۔ غندہ گردی کی روک تھام کے لئے ہیں بالکل متفق ہوں۔ انہوں نے جو یہ رائے دی ہے اس کے لئے میں انکو بدھائی دیتا ہوں۔ میں بھی اسی بات پر یقین رکھتا ہوں کہ جیتک تشدد کا کھیل نہ چھوڑینگے اس بات تک ڈھک کر دیسی پتہ نہیں سکتی۔

میں پھر سے یقین دلاتا ہوں کہ اس سلسلے میں جو بڑی گنہگار ہونگے ان کے
خلاف براہِ کارروائی کی جائیگی اور ان کے خلاف مقدمہ چلایا جا کر انہیں سزا دی جائیگی۔

Prorogation of the Assembly

Mr. Speaker : I shall read to the House a communication received just now from the Rajpramukh, which runs thus :

“In exercise of the powers conferred by sub-clause (a) of clause (2) of Article 174 read with Article 238 of the Constitution, I, Mir Osman Ali Khan, Rajpramukh of Hyderabad, do hereby prorogue the House of the Legislature of the Hyderabad State with effect from the 8th October, 1953.”

The House was accordingly prorogued.

